درُود و سلام

دُرود و سلام

تحریر:

راجا رشید محمود

ایوانِ درُود و سلام

جملہ حقوق حضورِ اکرم ﷺ کی محبت کے نام محفوظ

کتاب	درود و سلام
تحریر	راجا رشید محمود (ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)
مصححہ	شہناز کوثر (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)
نگران طباعت	اظہر محمود (ایڈیٹر ہفت روزہ "اخبارِ عام" لاہور / پروپرائٹر مدنی گرافکس)
خطاط	جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم / غلام رسول منظر / محمد یوسف نگینہ
کمپوزنگ	نعت کمپوزنگ سنٹر، لاہور
طابع	نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور
اشاعت ہشتم	مارچ ۱۹۹۷ (۱۵۰۰)
	(اشاعتِ اول، سوم، چہارم، پنجم اور ششم ایک ایک ہزار، اشاعتِ دوم چار ہزار اور اشاعتِ ہفتم پانچ ہزار تھی)
ہدیہ	دعائے خیر
	(چھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں)

زیرِ نظر اشاعت میں **مؤذن راجا محمد زراعت** اور **آپریٹر محمد معین**
(کیپکو۔ گیس ٹربائن پاور سٹیشن۔ کوٹ ادو) نے مالی تعاون کیا

ناشر:

اختر محمود

ایوانِ درود و سلام

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

(فون: ۷۴۶۳۶۸۴)

ملنے کا پتا: **مدنی گرافکس**۔ ۵۔ حسن چیمبر۔ متصل مزار قطب الدین ایبک۔ انار کلی۔ لاہور

فہرست

آدمی گر چاہتا ہے اپنے مقصد کا حصُول
اس پہ لازِم ہے کہ وہ کوشش کرے، ہمّت کرے
قربتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنّت میں جسے درکار ہو
زندگی میں وہ درودِ پاک کی کثرت کرے

۲۸ جولائی ۱۹۹۳

کی

راہنما اور کرم فرما رات

کے نام

جو وظیفہ کبریا کا بھی' ملائک کا بھی ہے
اور جسے اللہ نے بھی فرض ہم پر کر دیا
وہ پڑھا جائے ریا سے بھی تو ہوتا ہے قبول
ہے درودِ پاک سے بہتر عبادت اور کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود و سلام کا حکم

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۱)

(بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب سلام)

علاّمہ قسطلانی اور علاّمہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ماہِ شعبان میں اتری تھی، اسی وجہ سے اس مہینے کو ماہِ صلوٰۃ کہا جاتا ہے۔ (۲)

اس آیۂ مبارکہ میں اہلِ ایمان کو حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن پہلے اِس کام کی

اہمیت بیان فرمائی ہے ------- کہ مومنوں کو وہ کام کرنے کا فرمان جاری کیا جا رہا ہے جو خالق و مالک خود اور اس کے مقرب فرشتے پہلے سے کرتے ہیں۔

اللہ کریم جل و علا نے ہمیں بہت سے حکم دیے ہیں لیکن اِس ایک کے علاوہ کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کے ساتھ، بلکہ اس سے پہلے یہ فرمایا ہو کہ یہ مَیں بھی کرتا ہوں۔

قرآنِ مجید کے مطالعے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ نے فقط دو مقامات پر یہ اُسلوب اختیار کیا ہے کہ جس کام میں وہ خود مصروف ہے، اس میں بندوں کی مصروفیت کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو یہی درودِ پاک کا مشغلہ ہے کہ اس کے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ محبت کی وجہ سے ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آیاتِ بینات کو چھُپانے والوں سے اظہارِ بیزاری اور اُن پر لعنت کا معاملہ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (۳)

(بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھُپاتے ہیں، بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے، ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت)

زیرِ نظر آیۂ درود میں ایک خاص نکتہ یہ ہے کہ اللہ کریم جل شانہ نے اپنے اور فرشتوں کے، حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ پر درود بھیجنے کا ذکر کرتے ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول نہیں فرمایا، عبدہٗ بھی نہیں کہا، نبی فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو

رسالت کی صفت سامنے آئی اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) معراج کے لیے تشریف لے گئے تو عبدہ' کی صفت کا اعلان ہوا لیکن نبی تو میرے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت بھی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔

کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ (۴)

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم جاری فرمانے سے پہلے یہ بتانا ہی ضروری نہیں سمجھا کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں بلکہ "نبی" کے لفظ کے استعمال سے یہ حقیقت بھی واضح فرمادی ہے کہ وہ یہ کام اُس وقت سے کر رہے ہیں جب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنایا گیا۔ یہاں ایک اور خاص بات یہ سامنے آتی ہے کہ اللہ کریم نے دوسرے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں پر سلام تو بھیجا ہے مثلاً سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ۔ (۵)' سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ۔ (۶) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ۔ (۷) سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ۔ (۸) اور سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ (۹) لیکن درود کے لیے صرف اپنے محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو چنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خود سلام نہیں بھیجا' اس کے لیے اہلِ ایمان کو منتخب فرمایا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ دوسرے انبیاءِ کرام اور برگزیدہ بندوں کو ایک بار سلام کہا ہے' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تواتُر اور تسلسُل کے ساتھ اُس وقت سے درود بھیجنے کی بات کی ہے جب سے انہیں نبی بنایا ہے' اور مسلمانوں کو بھی زیادہ سلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔

دوسرے انبیاءِ کرام علیھم السلام کے حوالے سے دیکھیں تو اللہ کریم نے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کروایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ان سے درود پڑھوایا۔ مگر اس میں ایک بات تو یہ ہے کہ حضرت آدم کو سجدہ
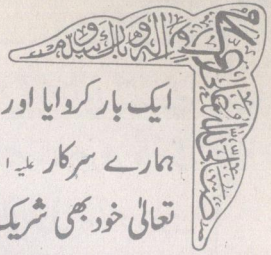
ایک بار کروایا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود مستقلاً" پڑھوا رہا ہے۔ دوسرے، ہمارے سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کا اعزاز یہ ہے کہ ان پر درود کے فعلِ حَسن میں اللہ تعالیٰ خود بھی شریک ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زیرِ نظر آیۂ مبارکہ میں اہلِ ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم پر سلام یوں بھیجنے کا حکم دیا ہے جیسا سلام بھیجنے کا حق ہے۔ یعنی اس پر زیادہ زور دیا ہے۔ اور' واقعہ یہ ہے کہ اس آیۂ مبارکہ کے نازل ہونے سے پہلے ہی صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) سلام عرض کرنا جانتے تھے اور پیش کرتے تھے۔ احادیث کی نو کتابوں میں پندرہ (۱۵) روایتیں ملتی ہیں جن میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثین لکھتے ہیں' صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سلام تو ہم جانتے ہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ"۔ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے۔ (۱۱) (ویسے اب کچھ لوگوں نے اتنی "ترقی" کرلی ہے کہ اِس سلام کو بھی بدل دیا ہے)۔(۱۲)

معلوم ہوا کہ جب سے حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء نبی ہیں' اللہ اور اس کے فرشتے آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اللہ نے قرآنِ پاک میں انبیاءِ کرام اور دوسرے برگزیدہ بندوں کو سلام تو بھیجا ہے' درود کسی اور پر نہیں بھیجا۔ مومنوں کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود' اور زیادہ تاکید کے ساتھ سلام بھیجنے کا حکم جاری ہوا ہے۔ یعنی محض درود تو خالق و مالکِ حقیقی اور اس کی نوری مخلوق بھیجتی ہے' مومن بندہ درود بھیجے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ سلام کا اہتمام زیادہ کرے۔

حواشی

☆ ۱- الاحزاب۔ ۵۶:۳۳

☆ ۲- انوارِ محمدیہ (مترجم غلام ربانی عزیز) ص ۵۱۸

☆ ۳ - البقرہ - ۲: ۱۵۹
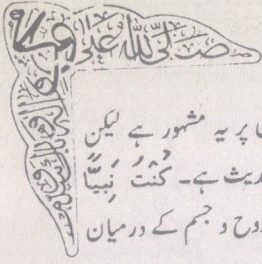
☆ ۴ - شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ لوگوں کی زبان پر یہ مشہور ہے لیکن محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ مرتبۂ صحت کو نہیں پہنچے مگر معنیٰ ایک ہی ہے۔ حدیث ہے۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمَ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح و جسم کے درمیان تھے) مدارج النبوت (اردو ترجمہ) جلد دوم۔ ص ۲

☆ ۵ - الصّٰفّٰت - ۳۷: ۱۰۹

☆ ۶ - الصّٰفّٰت - ۳۷: ۷۹

☆ ۷ - الصّٰفّٰت - ۳۷: ۱۲۰

☆ ۸ - الصّٰفّٰت - ۳۷: ۱۳۰

☆ ۹ - النمل - ۲۷: ۵۹

☆ ۱۰ - صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن دارمی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد، کنز العمال، مسند احمد بن حنبل، مستدرک حاکم

☆ ۱۱ - تفسیر ابن کثیر - جلد چہارم - ص ۲۹۸ / تفہیم القرآن - جلد چہارم - ص ۱۳۵ / محمد سعید شبلی - احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام - ص ۹، ۱۰ / محمد منظور نعمانی - معارف الحدیث - جلد سوم - ص ۲۹۸ / ترجمۂ قرآن از محمود حسن دیوبندی - ص ۵۵۲

☆ ۱۲ - قرآنُ مجید (ترجمہ از شاہ رفیع الدین و نواب وحید الزمان - تفسیری حاشیہ مرتبہ محمد عبدہ، الفلاح، ص ۵۱۰)
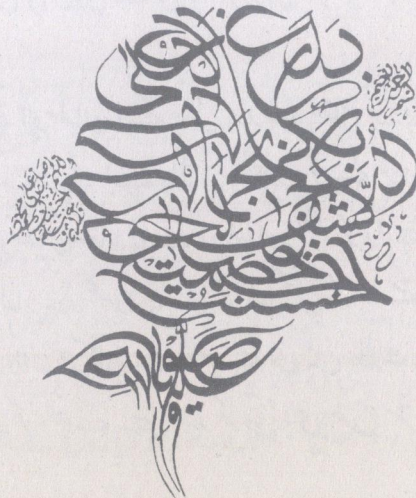
حکمِ درود و سلام کا تاریخی پس منظر

غزوۂ اُحد میں ٹیلے پر متعیّن تیر انداز حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی پوری طرح تعمیل نہ کر پائے اور اپنے مقام سے ہٹ گئے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بھاگنا پڑا۔ حضور سیدِ عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے کچھ جانثار ساتھی ڈٹے رہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بہت سے صحابہ زخمی ہوئے' بہت سے صحابہ شہید ہوئے۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واپس جانے والے لشکرِ کفار کا حمراء الاسد تک تعاقب کیا۔ وہاں تین دن پڑاؤ کیا گیا۔ جنگِ اُحد میں ایک حد تک فتح حاصل کر لینے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتِ تدبُّر وشجاعت اور مسلمانوں کی دلیری کے پیشِ نظر قریش مڑ کر مقابلہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے۔

جاتے جاتے ابو سفیان اگلے سال بدر کے مقام پر مقابلے کی دعوت دے گیا لیکن حضور علیہ التحیہ والثنا اپنے جانثار ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچے اور کئی دن انتظار کیا مگر ابو سفیان مقابلے سے ڈر گیا اور لشکر کو راستے ہی سے واپس لے گیا۔ اصل میں کفار نے محسوس کر لیا تھا کہ کُھل کر سامنے آنے میں خطرہ ہے' سازشوں اور بُزدلانہ حرکتوں سے کام لینے ہی میں عافیت ہے۔ چنانچہ بنو لحیان نے دس صحابہ کو دھوکے سے شہید کر دیا' اسی طرح ستّر صحابہ کو ابو براء

عامری لے گیا اور انہیں شہید کر دیا۔ مدینہ میں یہودِ بنی نُضیر نے منافقانہ سازشیں کیں اور دھوکے سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر پتھر پھینک دینا چاہا اور اس کے نتیجے میں یہود کو مدینے سے بے یار و مددگار نکلنا پڑا۔ بنی غطفان کی سازشوں کے جواب میں ان پر حملہ کیا گیا تو وہ ذات الرقاع کے مقام پر بھاگ کھڑے ہوئے۔ پھر بدرِ موعد میں ابو سفیان اسلامی لشکر کا سامنا نہ کر سکا جس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ دومۃ الجندل کے لوگ قافلوں کو لُوٹ لیتے تھے، ان کی سرکوبی کے لئے حملہ کیا گیا تو وہ بھی بھاگ نکلے۔

اس صورتِ حال میں کفار کے مختلف قبیلوں نے یہ سوچ کر کہ اِکّا دُکّا رہ کر تو وہ مسلمانوں سے مار ہی کھاتے رہیں گے، جمع ہو کر حملہ کیا اور غزوۂ احزاب کی صورت پیش آئی۔ اس میں بارہ ہزار کفار نے اکٹھے ہو کر چاروں طرف سے مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ اندر سے بنو قریظہ نے معاہدہ توڑ دیا اور حملہ آوروں سے مل گئے۔ نعیم بن مسعود اشجعی نے جواباً یہودِ بنو قریظہ، کفارِ قریش اور غطفان کے سرداروں میں پھُوٹ ڈال دی۔ مدینہ کا یہ محاصرہ ۲۵ دن رہا اور آخر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا سے ایک رات زور کی آندھی آئی اور سب حملہ آور صبح سے پہلے بھاگ گئے۔

درودِ پاک کی فرضیت والی آیت سورۂ احزاب کی ہے جو سن ۵ ہجری میں مدینۂ طیبہ میں نازل ہوئی اور اس میں جنگِ احزاب (خندق) کے حالات، اس کی سیاسی اور تاریخی حیثیت کے تناظُر میں احکام نازل کیے گئے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس پاک ہستی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود و سلام بھیجو، جنھوں نے مسلمانوں کو عزت دی، جنھوں نے انھیں امن سے رہنا سکھایا، جنھوں نے جنگی تربیت دی، جنھوں نے صبر کی تلقین کی اور تیاری کے ساتھ ظالموں اور اللہ کے دشمنوں کا قلع قمع کرنے کی راہ سُجھائی، جنھوں نے دھوکا بازوں کے ساتھ کوئی رعایت نہ

کرنے کی تلقین کی اور جنھوں نے اکٹھے ہو کر حملہ کرنے والے دشمنوں سے نبٹنے کی تعلیم دی۔ اس ہستی پر درود و سلام بھیجو جس کا حکم ماننے سے عزت ملتی ہے اور حکم نہ ماننے سے شکست اور ذلت مقدر بن جاتی ہے۔

پہلے مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا احساس دلایا گیا

ویسے تو قرآنِ مجید کی کسی سورہ، کسی آیہ، کسی حکم کا تجزیہ کریں، اللہ کریم جل شانہ العظیم کے محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعریف ہی کی کوئی صورت ملے گی۔ لیکن فی الوقت آیۂ درودِ پاک سے پہلے کی سورہ الاحزاب کی آیات میں سے چند کا تذکرہ اس نقطۂ نظر سے کیا جا رہا ہے کہ آیۂ درودِ پاک کی اہمیت کا احساس ہو جائے۔

آیۂ درود و سلام ۵۶ ویں آیت ہے۔ اس سے پہلے کی آیات میں جنگِ احزاب کا ذکر بھی ہے، منافقوں کی سازشوں کا تذکرہ بھی ہے، ڈرنے والے مسلمانوں کی بات بھی ہے، اُمّہات المؤمنین کا ذکرِ خیر بھی ہے لیکن مختلف آیات میں مقامِ مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والثنا) کا احساس دلانے کی سعی بھی کی گئی ہے۔ مثلاً چھٹی آیہ میں ہے۔ "یہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلمانوں کے اُن کی جان سے زیادہ مالک ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بی بیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں"۔ پھر فرمایا "بے شک اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تم لوگوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔" (آیہ ۲۱) مزید ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ "کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے"۔ (آیہ ۳۶) لوگوں سے خطاب فرمایا۔ "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں"۔ (آیہ ۴۰)

حضور رسولِ انام علیہ الصلوۃ والسلام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ "اے نبی! ہم نے تمھیں گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ہے"۔ (آیہ ۴۵) مومنوں سے فرمایا "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے جایا کرو"۔ (آیہ ۵۳) مقامِ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثنا) کی یہ تمام عظمتیں بیان کرنے کے بعد یہ آخری بات بتائی گئی کہ اب اپنے علم و دانش کی ٹوپیاں تھام کر اُس مقام کا احساس کرو جہاں خالق و مالکِ حقیقی جلّ شانہ، خود اور اس کے مقرب فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ چنانچہ ۵۶ ویں آیہ میں اعلانِ درود اور حکمِ درود کی باری آئی کہ "بے شک اللہ اور فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام"۔

سورۂ احزاب کے حوالے سے دیکھیں تو درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا حکم ان کے لیے دیا گیا ہے، یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ درود و سلام کے عمل میں مشغول ہونے والے ہر مومن کے لیے ضروری ٹھہرتا ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی جان سے زیادہ اپنا مالک مانتا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو اپنی مائیں جانے اور ماؤں کے بارے میں بات کرتے وقت ہمہ تن ادب ہو جایا کرے۔ اپنے ذاتی معاملوں میں بھی کوئی فیصلہ کرتے وقت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام، ارشادات اور عمل و کردار کو پیشِ نظر رکھے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرے۔ حضور علیہ التحیۃ والثنا کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کی حقیقت پر پختہ ایمان رکھے، انھیں اپنے اعمال کا گواہ مانے، ہر بشارت کو انھی کی طرف سے سمجھے اور ان کے احکام و فرمودات کے مطابق بُرائی کے تمام کاموں سے ڈرے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت پر، جو آپ نے اللہ کی اجازت سے دی، جی
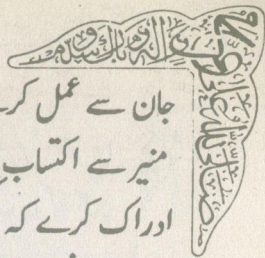
جان سے عمل کرے اور روشنیوں کی تلاش میں کہیں اور نہ بھٹکے، اسی سراجِ منیر سے اکتسابِ نور کرے --- اور اگر آج کا مومن ہے تو اس حقیقت کا ادراک کرے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام امت کے تمام صلحا سے زیادہ بلند ہے اور انھیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں بلااجازت جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اس سے مقامِ مصطفیٰ (علیہ الصلوۃ والثنا) کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد مقام کی تعیین کے لیے یہ فرمادیا گیا کہ خالق و مالکِ حقیقی خود اور اس کی نوری مخلوق (فرشتے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا گیا کہ اے اہلِ ایمان! تم بھی ان کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرو۔ یعنی پہلے مقامِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کا احساس کرو، پھر ادب و احترام اور تکریم و تعظیم کے شدید جذبات کے ساتھ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرو۔ "سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" کا ایک معنیٰ یہ بھی ہے کہ مان کر سلام پیش کرو۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی عظمت کو مان کر، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مقام کو تسلیم کر کے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے احکام کو دل و جان سے مان کر سلام پیش کرو۔ یہ سلام تسلیم و نیاز کا سلام ہو۔

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر تمھارے دل عظمتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احساس کی دولت سے مالا مال نہ ہوئے تو اوپری دل سے درود و سلام پڑھنا تمھیں زیادہ فائدہ نہ دے گا۔

درود کیا ہے؟

درود شریف سُنّتِ الٰہی ہے، یہ فرشتوں کی ہم زبانی کا شرف حاصل کرنا ہے۔ درود شریف صحابۂ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور اولیاءِ کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) کا شعار ہے، اس لیے یہ ان کی تقلید بھی ہے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں درود و سلام پیش کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل بھی ہے۔ یہ مومن کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اللہ نے اُسے اُس کام میں شریک کرلیا جو وہ خود بھی کرتا ہے اور فرشتے بھی کرتے ہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے لیے رؤف و رحیم ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی ولادتِ مبارک کے موقع پر بھی، معراجِ پاک کی عظیم ساعتوں میں بھی اور اللہ تعالیٰ سے مستقل وصال کے وقت بھی اپنی امت ہی کو یاد فرماتے رہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بے پایاں احسانات کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرتے رہیں (۱) اور پھر یہ بھی ہماری ہی بہتری کے لیے ہے۔

ہم درود و سلام میں مشغول ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ ہم اس کے فرمان کی تعمیل میں لگے ہوئے ہیں، اس کا حکم بجا لا رہے ہیں۔ اور، حضور رسولِ انام علیہ الصلوۃ والسلام خوش ہوتے ہیں کہ ہم سنتِ خداوندی اور سنتِ

ملائکہ پر چل رہے ہیں۔

کچھ حضرات صلوٰۃ کا معنیٰ رحمت لکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا، حضور باعثِ ظہورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ پر رحمت بھیجنا کیا معنیٰ؟ اللہ تعالیٰ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر قرآنِ مجید میں صلوٰۃ اور رحمت الگ الگ بتائے گئے ہیں۔

اُولٰئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رَحۡمَةٌ (۲)

ابنِ قیم جوزی لکھتے ہیں "بے شک صلوٰۃ تو ثنا ہے، اللہ کی جانب سے بھی اور ملائکہ کی جانب سے بھی"۔ (۳) اور ظاہر ہے کہ مومن کے لیے بھی اس کو فریضہ کی صورت دی گئی ہے۔

درودِ پاک حضور سیدِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا ہے اور اس کا بنیادی مقصد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ" (۴) کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو آپ کی خوشنودی کی خاطر بلند کرنے کا اعلان فرمایا ہے اور درودِ پاک کی کثرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ پاک کو بلند کرنا ہے۔ اس لیے درود خوانی میں اہلِ ایمان کا مطلوب و مقصود اس کے سوا کچھ نہیں ہونا چاہیئے کہ انھیں اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنا ہے۔

درود کا حقدار صرف وہ ہوتا ہے جس پر کوئی گلہ، شکوہ نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں، اللہ کو ان سے کوئی شکوہ نہیں، اس لیے وہ درود بھیجتا ہے۔ فرشتوں کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی گلہ نہیں، اس لیے وہ بھی اس شغل میں مصروف ہیں۔ اور مومن تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اتنا ممنونِ احسان ہے اور قیامت تک رہے گا کہ اسے اللہ سے شکوہ پیدا ہو جائے تو ہو جائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ شکوہ ہُوا ہے، نہ ہو سکتا

ہے'۔۔۔۔۔۔۔۔(۵) اس لیے اس پر بھی فرض فرما دیا گیا کہ درود پڑھے' پڑھتا رہے۔

پھر صلوٰۃ و سلام کی کثرت سے مومن کو حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کا قرُب حاصل ہوتا ہے۔ حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔(٦)

محترم فیاض حسین چشتی نظامی مؤلف "درود شریف کے فوائد" درود و سلام کے بارے میں لکھتے ہیں۔ "یہ راستہ سراپا رحمت کا راستہ ہے۔ یہ راستہ نظرِ کرم کا راستہ ہے' یہ بحرِ ظلمات سے نکل کر نور کے محل تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ یہ دُوری سے تقرُب کا راستہ ہے۔ یہ راستہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا راستہ ہے۔ یہی راستہ غفورُ رحیم جل جلالہ جی کے دیدار کا راستہ ہے"۔(۷)

الغرض' اگر ہمیں آخرت اچھی چاہیے' وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور قرُب پسند ہو تو بھی' اور یہاں دنیا میں ہر قسم کی پریشانی' مصیبت' دکھ' امتحان سے نجات درکار ہو تو بھی' درود و سلام کو وظیفۂ حیات بنا لینا چاہیے۔ دنیا و عقبیٰ کی تمام بہتریاں اس راہ سے مل جاتی ہیں اور تجربہ و مشاہدہ کہتا ہے کہ جلدی ملتی ہیں۔

یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ ہم عُرفِ عام میں اگرچہ درودِ پاک' درود شریف یا درود کے الفاظ ہی استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے مراد "درود و سلام" ہی ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو درود اور درود سے زیادہ تاکید کے ساتھ سلام پیش کرنے کا حکم دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایمان کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے کوئی ایسا درود شریف نہیں بھیج سکتے جس میں سلام نہ ہو' یا جس کے ساتھ سلام کا زیادہ اہتمام نہ کریں۔

حواشی

☆ ۱ - مفتی محمد شفیع۔ معارفُ القرآن۔ جلد ہفتم۔ ص ۲۲۱ / محمد شریف قاضی۔ اُسوۂ حسنہ۔ ص ۱۵۰ / قدرت اللہ شہاب۔ شہاب نامہ۔ ص ۱۱۵۲

☆ ۲ - البقرہ۔ ۲: ۱۵۷

☆ ۳ - ابنِ قیم الجوزیہ۔ جلاء الافہام (اردو ترجمہ از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری۔ ص ۷۶)

☆ ۴ - الم نشرح۔ ۹۴: ۴

☆ ۵ - ماہنامہ "نعت" لاہور۔ خاص نمبر "درود و سلام" حصہ اول۔ اکتوبر ۱۹۸۸۔ ص ۱۴ (مقالۂ خصوصی از چودھری رفیق احمد باجواہ ایڈووکیٹ)

☆ ۶ - ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح۔ حدیث ۸۶۲ / علامہ نبہانی۔ فضائل درود۔ ص ۳۷ / ماہنامہ "نعت"۔ درود و سلام حصہ دوم۔ نومبر ۱۹۸۸۔ ص ۵۵ / ماہنامہ "نعت"۔ درود و سلام۔ حصہ ہفتم۔ نومبر ۱۹۹۰۔ ص ۲۱، ۲۲

☆ ۷ - ماہنامہ "نعت"۔ درود و سلام۔ حصہ اول۔ ص ۴۸

درود و سلام واجب بھی ہے مستحب بھی

قرآنِ کریم میں مومنوں کو حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی بارگاہِ اقدس میں درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا تو اس کے وجوب میں تو کوئی شک نہیں، لیکن یہ وضاحت کلامِ الٰہی میں نہیں ہے کہ کب اور کن مواقع پر ایسا کرنا ہے۔ یہ رہنمائی ہمیں احادیثِ مبارکہ سے لینا پڑتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے اجرا سے پہلے یہ اعلان کر کے کہ اللہ اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں، ایک تو اپنے حکم کی اہمیت بتادی کہ صرف تمھی کو یہ حکم نہیں دیا جا رہا۔ دوسرے، اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتوں کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے، اس اعلان میں ہیشگی پائی جاتی ہے کہ اللہ کریم جل شانہ ازل سے، اور فرشتے جب سے پیدا کیے گئے ہیں، اُس وقت سے اِس اہم کام میں مشغول ہیں، اِسی طرح اہلِ ایمان بھی درود و سلام پیش کرنے کا کوئی موقع نہ کھوئیں۔۔ اور، اس سلسلے میں احادیثِ مقدسہ میں جس طرح رہنمائی ملے، اس پر عمل کریں۔

درود و سلام کی فرضیت اور وجوب کے بارے میں مختلف نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ کچھ نے کہا، درود و سلام عمر میں ایک بار بھی اگر پڑھ لیا تو فرض ادا ہو گیا۔(۱) لیکن امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ ہم اُن فقہا کی رائے کو صحیح
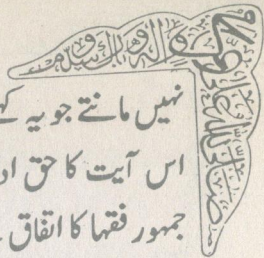
نہیں مانتے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی کوئی درود پڑھ لے تو اس آیت کا حق ادا ہو جائے گا۔(۲) مفتی محمد شفیع قرار دیتے ہیں کہ "اس پر جمہور فقہا کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے یا سُنے تو اس پر درود شریف واجب ہو جاتا ہے"۔ (۳) جسٹس پیر محمد کرم شاہ نے تفسیر میں اس مسئلے کو سرے سے چھیڑا ہی نہیں کہ درود و سلام کے وجوب کی حدیں کہاں تک ہیں اور استحباب کی کیا صورتیں ہیں۔ انھوں نے درودِ پاک کے بارے میں بہت سی حدیثیں بیان کر کے لکھا کہ ایسا کم فہم اور نادان کون ہو گا جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے۔ (۴)

علامہ ابنِ کثیر نے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ان اوقات کا الگ الگ ذکر کیا ہے جن میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ (۵) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی قریباً انھی مقامات کا ذکر کیا ہے جہاں حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا وارد ہے۔ (۶)

مختلف علما نے اپنی تالیف میں وہ مواقع بتائے ہیں جہاں درود و سلام پڑھنا ضروری ہے مثلاً جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہد مفتی عنایت احمد کاکوروی مؤلف "تواریخ حبیبِ الٰہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)" نے ایک موقع یہ لکھا ہے کہ "جب اسمِ مبارک زبان پر لائے یا سُنے"۔ (۷) مولانا اشرف علی تھانوی کہتے ہیں "جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لیا جائے یا سنا جائے"۔ (۸) علامہ سخاوی کا بھی یہی کہنا ہے کہ "جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ مبارک ہو"۔(۹) محمد سعید شبلی ایک موقع یہ لکھتے ہیں "نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام، صفت، ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت" (۱۰)

ایک اور مسئلہ کسی مجلس میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں بعض علما نے یہ قرار دیا ہے کہ ایک مجلس میں
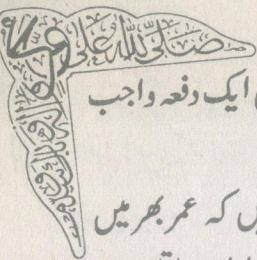
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خواہ کتنی مرتبہ آئے، درود پڑھنا بس ایک دفعہ واجب ہے۔ (۱۱)

اس طرح چند باتیں سامنے آتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ عمر بھر میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پڑھنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ بعض لکھتے ہیں، جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آئے، درود پڑھنا واجب ہے۔ کچھ حضرات نے لکھا ہے کہ مجلس میں خواہ کتنی مرتبہ ذکرِ مبارک آئے، ایک بار درود پڑھنا واجب ہے، پھر ہر بار مستحب ہے۔

مولانا سید محمد ہاشم صلوٰۃ وسلام کی فرضیت کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

"صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا" امر کے صیغے ہیں اور امر ہمیشہ وجوب و فرضیت کے لیے بولا جاتا ہے۔ اِلّا یہ کہ فرضیت کے خلاف کوئی جُداگانہ دلیل یا کوئی قابلِ یقین قرینہ یا دلیل موجود ہو۔ اس آیت میں فرضیت و وجوب کے خلاف کوئی قرینہ یا دلیل موجود نہیں ہے۔ بلکہ جس اہتمام کے ساتھ "صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا" کا حکم دیا گیا ہے اور "تَسْلِيْمًا" سے اس حکم کو موکد و مستحکم کیا گیا ہے اور حکم سے پہلے بطورِ تمہید، اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی صلوٰۃ کا ذکر ہے، ------
عقل و دین اور صورت و معنیٰ کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں امر کو وجوب و فرضیت ہی کے لیے متعین کیا جائے۔ لہٰذا درود و سلام کی مطلق فرضیت کی بحث فضول اور غیر ضروری ہے۔ صلوٰۃ و سلام کی نفسِ فرضیت میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں نکلتی"۔ (۱۲)

اس طرح درود و سلام واجب اور فرض تو لازماً ٹھہرا۔ لیکن قرآنِ پاک میں جو احکام دیئے گئے ہیں، عموماً ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ حکم دے دیا جاتا ہے، یہ بات نہیں بتائی جاتی کہ وہ کس موقع کے لیے ہے۔ یہ بات حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات و فرامین اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اُسوۂ حسنہ
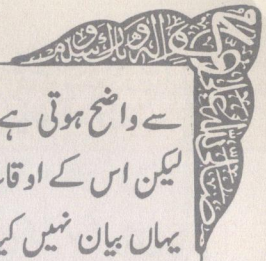
سے واضح ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید میں صلوٰۃ (نماز) کے قیام کا بار بار حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے اوقات کی ممکن تعیین و تفصیل اور اس کو ادا کرنے کا طریق کار یہاں بیان نہیں کیا گیا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اہمیت اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی تعریف قرآن میں موجود ہے لیکن ہمیں اس کی تفصیلات و جزئیات کے لیے آقائے کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے فرمودات سے راہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح روزے فرض کر دیئے گئے، یہ بھی بتا دیا گیا کہ کن کن کو رعایت ہے لیکن بہت سی جزئیات ایسی ہیں جن کے متعلق ضروری ہدایات حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائیں۔

چنانچہ صلوٰۃ و سلام کی فرضیت کے قرآنی حکم کی تشریح و توضیح کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کے ارشادات سے رجوع ہوں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جس کام کو خدا اور رسولِ خدا (جل شانہ و صلی اللہ علیہ وسلم) نے اچھا فرمایا ہے، ہم آپ اُسے نہیں کرتے تو کسی نہ کسی صورت میں نقصان ہی اٹھاتے ہیں لیکن جس کام کو فرض یا واجب فرمایا گیا ہے، وہ اگر نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض کرتے ہیں۔ اور اگر کسی فعل کو واجب قرار دیتے ہوئے اس کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہو اور تاکید بھی کی گئی ہو تو اللہ کی یہ ناراضی اور زیادہ شدید ہو جاتی ہے جب ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔

اللہ کریم نے اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کو مسلمانوں کے لیے واجب فرما دیا۔ اب ہم احادیثِ مقدسہ سے یہ پوچھ لیتے ہیں کہ درود و سلام ہم پر کس صورت میں واجب ہوتا ہے اور اگر ہم اس واجب کو ادا کرنے میں کوتاہی کر بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے کتنا ناراض ہو گا اور ہمیں اپنی اس غلطی کو کیسے بھگتنا ہو گا۔

مختلف احادیثِ مبارکہ میں ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر
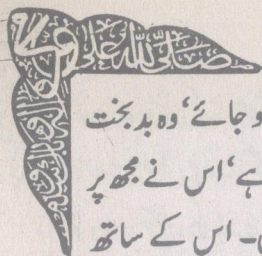
درود نہ بھیجے' وہ بخیل ہے' وہ جہنم رسید ہوا' وہ ذلیل و خوار ہو جائے' وہ بدبخت ہے' وہ قیامت میں میرے دیدار سے سرفراز نہ ہو گا' وہ ظالم ہے' اس نے مجھ پر جفا کی۔ یہ بھی فرمایا کہ ایسے شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ اس کے ساتھ فرمایا' اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے کٹا' تو اس سے منقطع ہو۔ (۱۳)

اس سے واضح ہو گیا کہ جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکرِ مبارک سن کر یا لے کر یا پڑھ کر یا لکھ کر کسی نے درود و سلام پیش نہ کیا تو اس کے لیے اتنی سخت وعیدوں کا اعلان صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ یہی وہ مواقع ہیں جہاں حضور آقا و مولا علیہ الصلوۃ والثنا پر درود و سلام فرض یا واجب ٹھہرتا ہے۔ (۱۴) اور' ------ جب ایسا ہے تو عمر بھر میں ایک بار درود و سلام پڑھ کر مطمئن ہو جانے کی بات کسی طرح درست نہیں ہو سکتی۔ اسی سے یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے کہ کسی ایک محفل میں بیٹھ کر اور میرے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکرِ مبارک کرتے ہوئے یا سنتے ہوئے صرف ایک بار درود شریف پڑھنے کو واجب اور باقی مستحب قرار دینے کا بھی کوئی جواز نہیں۔

اگر حضور حبیبِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکرِ مبارک کرتے یا سنتے ہوئے' اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اسمِ گرامی لکھتے یا پڑھتے وقت کوئی کلمہ گو درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ بدبختی کو آواز دیتا ہے' جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے' ذلت وخواری اس کا مقدر بن جاتی ہے' حضرت جبریلِ امیں (علیہ السلام) اور حضور "بالمؤمنین روفٌ رحیم" (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اس کو ہلاکت کی وعید دیتے ہیں' ایسا شخص قیامت کے دن دیدارِ سیدِ ابرار علیہ الصلوۃ والسلام سے مشرف نہ ہو گا' آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سے اپنے لاتعلق ہونے کا اعلان فرماتے ہیں' اور سب سے بڑھ کر یہ حدیثِ پاک کہ اگر ایسے مواقع پر کوئی مسلمان درود و سلام کا

نذرانہ پیش کرنا بھول گیا تو اس کی بھول کی بھی اُسے سزا ملے گی اور وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ یعنی اپنی باقی حسنات کی وجہ سے جنت کا حق دار بھی ہو گا تو وہاں پہنچنے نہ پائے گا ---- جب یہ سب میرے اور آپ کے مالک و سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات ہیں' آیۂ کریمہ کی تشریح میں درود و سلام کی اہمیت اور اس کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی نشاندہی پر مبنی احادیث مبارکہ ہیں' ---- تو اِن وعیدوں کی موجودگی میں عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھنے کو کافی گرداننا یا کسی ایک محفل میں صرف ایک بار فرض اور باقی مستحب سمجھنا کیا ہے؟ جب کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مستحب چھُوٹ جانے سے کوئی مومن اتنی سخت سزاؤں کا مستحق کسی صورت نہیں ٹھہرتا۔

احادیثِ مقدسہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی لینے یا سُننے پر (اسی طرح لکھنے یا پڑھنے پر) درود و سلام واجب ہو جاتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کے مرتکب کے لیے بھاری وعیدیں موجود ہیں' اس لیے کسی مجلس میں جتنی بار کوئی مومن حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکرِ مبارک کرے گا یا سنے گا' اُس پر اور سُننے والوں پر واجب ہے کہ وہ ہر بار درود و سلام کا نذرانہ پیش کریں۔ پھر یہ بات کیسے رواج پا گئی کہ مومن کے لیے کسی مجلس میں صرف ایک بار درود شریف واجب ہے' باقی مستحب ہے؟ اس سوال کا جواب ایک حدیثِ مبارکہ سے مل جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' نہ حضور سیدِ عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتے ہیں' انھیں قیامت کے دن نقصان ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو اُن کو عذاب دے گا' چاہے تو بخش دے گا۔(۱۵)

اس حدیثِ پاک سے یہ سمجھنا کہ کسی مجلس میں چاہے سیکڑوں مرتبہ
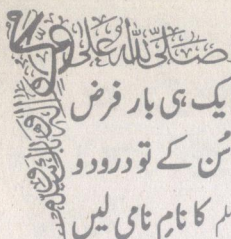
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسمِ گرامی لیا جائے' درود و سلام ایک ہی بار فرض ہے' دُرست نہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکرِ مبارک کر کے یا سُن کے تو درود و سلام فرض ہو جاتا ہے' چاہے آپ جتنی بار سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نامِ نامی لیں یا سُنیں۔ محولہ بالا حدیثِ مبارکہ کا مقصد یہ ہے کہ آپ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جہاں دین کی کوئی بات نہ ہونا ہو' یہ محفل کسی دُنیوی مقصد کی خاطر برپا ہو' جہاں آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک بار بھی ذکر نہ آئے۔۔۔۔ تو بھی ہر مومن کے لیے فرض ہے کہ وہ کم از کم ایک بار وہاں بیٹھے ہوئے درود و سلام کا ہدیہ پیش کرے۔ ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھے تو مستحب ہے۔ لیکن ایک مرتبہ بھی نہ پڑھے گا تو فرض چھُوٹ جائے گا' اور فرض چھُوٹنے سے وہ سخت گناہگار ہو گا۔

مستحب ہونے کی صورت بھی یہ ہے کہ جب آپ پڑھیں گے' ثواب آپ کو مستحب کا نہیں' فرض ہی کا ملے گا کیونکہ آیۂ درودِ پاک میں جس تاکید کے ساتھ یہ حکم دیا گیا ہے' وہ فرض ہی پر دلالت کرتا ہے۔ فرض کا موقع حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرما دیا۔ یعنی اس موقع پر درود و سلام نہ پڑھیں گے تو گناہگار ہوں گے' وعیدوں کا شکار ہوں گے۔ اس موقع کے علاوہ نہ پڑھیں گے تو گناہگار نہیں ہوں گے کہ مستحب ہے لیکن پڑھیں گے تو ثواب فرض ہی کا ملے گا۔(۱۶)

اس ساری گفتگو سے یہ بات صاف ہو گئی کہ درود و سلام واجب کس صورت میں ہے۔ ہمارے لائقِ صد احترام محدثینِ کرام نے کہیں اس فرض سے غفلت نہیں کی۔ اگر کچھ گنجائش ہوتی تو وہ کُتُبِ احادیث کی ضخامت بہت کم کر سکتے تھے۔ لیکن جہاں آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسمِ گرامی آیا ہے' انھوں نے "صلی اللہ علیہ وسلم" ضرور لکھا ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ اربابِ حل
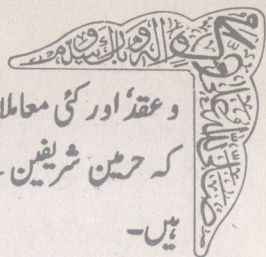
و عقد، اور کئی معاملات میں تو کمزوری دکھا جاتے ہوں گے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے خطیب "قَالَ" کہہ کر بھی "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اہتمام کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا تھا کہ درود شریف واجب بھی ہے اور مستحب بھی۔ ہم میں سے کوئی شخص اکیلا' یا اپنے چند دوستوں عزیزوں میں مل بیٹھ کر درود و سلام پڑھنے لگا --- تسبیح پر یا انگلیوں پر گن کر' یا شمار کیے بغیر' تو وہ پڑھنے کے اعتبار سے مستحب درود و سلام ہے' فرض نہیں ہے۔ فرض تو جب ہو گا جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ مبارک کریں گے یا سنیں گے۔ اب تو آپ محض محبت سے اس وظیفۂ خدا و ملائکہ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ مستحب کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ چند دوست چائے پینے کے لیے اکٹھے بیٹھ گئے یا دوستوں میں صلح کے غرض سے اکٹھے ہوئے یا کسی دُنیوی مقصد کی خاطر جمع ہو گئے اور اس مجلس میں ایک ایک بار درود و سلام پڑھ کر اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو گئے۔ اب جتنی مرتبہ آپ درودِ پاک پڑھیں گے' وہ پڑھنے کے لحاظ سے مستحب ہو گا' صلے کے اعتبار سے فرض سمجھا جائے گا۔

ایک بات یاد رکھیں کہ جب آپ پر درود و سلام فرض ہو گیا اور آپ نے اسے ادا کرنے میں کوتاہی کی تو سخت وعیدیں آپ کی منتظر تھیں۔ آپ درود شریف پڑھنا بھول بھی گئے تو وعید ملی کہ جنت کا راستہ بھول جاؤ گے۔ جب فرض نہیں ہے' آپ مستحب درود و سلام پڑھ رہے ہیں تو محض وعدے آپ کا استقبال کر رہے ہیں' اور ثواب بھی فرض کا مل رہا ہے۔

احادیث و سِیَر کی کتابوں میں بے شمار انعامات کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے کے دنیا و آخرت کے سارے کام اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ فرشتے درود خواں کے
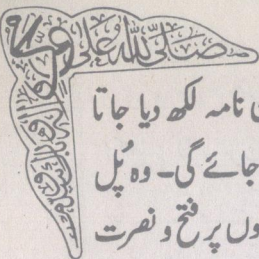
لیے دعائیں کرتے ہیں اس کے لیے اللہ کے غضب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن اُسے عرش الٰہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی۔ وہ پُل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا، اُسے دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہوگی، لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا، اسے جانکنی میں آسانی ہوگی، حضور علیہ الصلوۃ والسلام اُس کی شفاعت فرمائیں گے۔ ایک بار درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرے گا، اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ اور، قیامت کے دن حضور علیہ التحیہ والسلام سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ درود و سلام بھیجتا رہا ہوگا! (۱۷)

اس صورتِ حال میں یہ حقیقت کتنی تکلیف دہ ہے کہ ہمارے بعض علما اپنی تقریروں میں حضور نبیٔ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے محبت کا پیغام دیتے ہیں لیکن بار بار حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی لیتے ہیں تو ہر مرتبہ درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتے۔ اور دُنیوی مجلس میں جہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اسمِ گرامی لینے کا کوئی موقع نہیں ہوتا، وہاں کم از کم ایک بار درود شریف پڑھنے کو فرض اور باقی کو مستحب قرار دینے کے نسخے کو اُس محفل پر استعمال کر لیتے ہیں جہاں بار بار آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی لیا جاتا ہے۔ ایسے میں عامة الناس کے دل و دماغ پر درود و سلام کی اہمیت کیسے واضح ہوگی۔ اِس طرح تو لوگ اس فرض سے کوتاہی کے لیے احادیثِ مبارکہ میں دی گئی وعیدوں کا مصداق بنتے جا رہے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے اگر کوئی مولوی صاحب یہ غلطی کر رہے ہوں تو انھیں چٹ کے ذریعے یاد دلایا جائے کہ وہ ہر بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لیتے ہوئے بلکہ کوئی ضمیر یا اسمِ صفت استعمال کرتے ہوئے

درود و سلام ضرور پڑھیں۔ اگر وہ نہ پڑھنے پر اِصرار کریں تو آیندہ کے لیے انھیں تقریر پر نہ بلایا جائے کہ شاید پیٹ پر زد پڑے تو انھیں غلطی کا احساس ہو جائے۔ کم سے کم یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ اہلِ محبت عوام و خواص اُس وقت اونچی آواز سے "صلی اللہ علیہ وسلم" کہیں جب مولوی صاحب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کریں۔ اس طرح سامعین کو بھی تحریک ہوگی اور شاید غلطی کے مرتکب مولوی صاحب بھی اپنی اصلاح کرلیں۔

حواشی

☆ ۱ - تفسیر عبدالماجد دریابادی۔ ص ۸۵۵ / اشرف علی تھانوی۔ بیانُ القرآن۔ جلد نہم۔ ص ۶۳، ۶۴ / تفہیمُ القرآن۔ جلد چہارم۔ ۱۲۷

☆ ۲ - تدبّر قرآن جلد ششم۔ ص ۲۶۷

☆ ۳ - مفتی محمد شفیع۔ معارف القرآن۔ جلد ہفتم۔ ص ۲۲۴، ۲۲۵

☆ ۴ - ضیاءُ القران۔ جلد چہارم۔ ص ۹۱

☆ ۵ - تفسیر ابنِ کثیر۔ جلد چہارم۔ اردو ترجمہ از ابو محمد جوناگڑھی۔ ص ۳۰۱ تا ۳۰۴

☆ ۶ - مدارج النبوت۔ جلد اول۔ اردو ترجمہ از مفتی غلام معین الدین نعیمی۔ ص ۵۶۳ تا ۵۷۱

☆ ۷ - عنایت احمد کاکوروی۔ فضائِل درود و سلام۔ ص ۲۱

☆ ۸ - زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۲۰، ۲۱

☆ ۹ - بحوالہ "فضائِل درود شریف" از محمد زکریا۔ ص ۶۶ ------ "فضائِل درود شریف" تبلیغی نصاب کا ایک باب تھا۔ لیکن بدقسمتی سے "تبلیغی نصاب" کو اب "فضائل اعمال" یا اور ناموں سے یوں بھی شائع کیا جارہا ہے کہ اس میں سے "فضائل درود شریف" کا باب نکال دیا گیا ہے۔

☆ ۱۰ - محمد سعید شبلی قادری۔ فضائِل درود و سلام۔ ص ۲۶

☆ ۱۱ - خزائن العرفان علیٰ کنز الایمان مطبوعہ چاند کمپنی لاہور۔ ص ۶۳۷ / بیان القرآن۔ جلد نہم۔ ص ۶۳، ۶۴ / تفہیم القرآن۔ جلد چہارم۔ ص ۱۲۷ / معارف القرآن۔ جلد ہفتم۔ ص ۲۲۵

☆ ۱۲ - سید محمد ہاشم۔ فضائِل درود و سلام۔ ص ۹، ۱۰

☆ ۱۳ - مفصل احادیث اور ان کے حوالے باب "جو درود و سلام نہیں پڑھتا" میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ۱۴ - "علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ بعض علما کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا واجب ہے، جب بھی آپ کا ذکر آئے۔ ایک ہی مجلس میں بار بار ذکر آئے، تب بھی ہر بار صلوٰۃ و

سلام واجب ہے"۔ (دلیلِ راہ (ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام نمبر ۱۹۹۳۔ ص ۲۸ مضمون "صلوٰۃ و سلام کی لغوی بحث" از ڈاکٹر ظہور احمد اظہر)

علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ "نامِ پاکِ حضورِ پُر نور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف جلسوں اور نشستوں میں جتنی بار لے، یا سُنے، ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھے گا، گناہگار ہو گا اور سخت وعیدوں میں گرفتار" (موت کا سفر۔ برکاتی پبلشرز، کراچی۔ ۱۹۹۱۔ ص ۳۱)

مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ "اکثر آئمہ فرماتے ہیں، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر آئے تو سننے والے پر اور ذکر کرنے والے پر درود بھیجنا واجب ہے۔" (سیدی ابوالبرکات از سید محمود احمد رضوی۔ ص ۹۲)

"ملفوظاتِ شاہ عبدالعزیز" میں ہے۔ فرمایا کہ جس وقت حضرت سرورِ عالم صلعم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام مبارک صراحتاً "یا کنایتاً" سنا جائے، بعض کے نزدیک تو درود شریف پڑھنا سنت ہے اور امام کرخی رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے۔ (ملفوظاتِ شاہ عبدالعزیز۔ مترجمین محمد علی لطفی و مفتی انتظام اللہ شہابی۔ پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز، کراچی۔ ۱۹۶۰۔ ص ۸۵)

☆ ۱۵- مدارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۵۶۶ / القول البدیع بحوالہ آبِ کوثر۔ ص ۴۷

☆ ۱۶- سید محمد ہاشم شمسی۔ فضائلِ درود و سلام۔ ص ۱۱

☆ ۱۷- تفصیلات باب "درود خوانوں کے لیے تحفے" میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
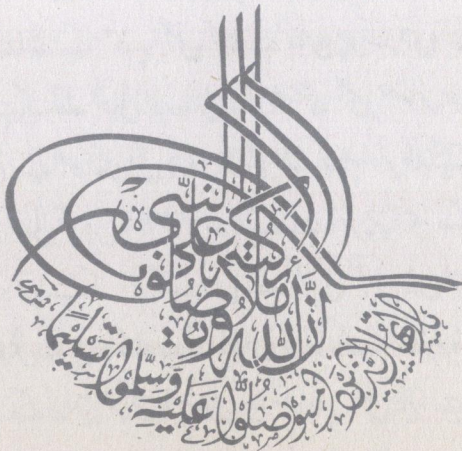
درود شریف کس کس کی سنت

آپ اپنے کسی بزرگ، اپنے کسی افسر کی عادات کو اپنا لیں اور جو کام وہ کرتے ہیں، آپ بھی کرنے لگیں تو آپ یقیناً ان کے محبوب بن جائیں گے اور جس قدر اختیارات انھیں حاصل ہوں گے، وہ آپ کو الطاف و اکرام کا ہدف بنائیں گے اور انعامات عطا کریں گے۔ چنانچہ دیکھنا چاہیئے کہ آپ اپنے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نذرانۂ درود و سلام پیش کر کے کس کس کی سُنت پر عمل کرتے ہیں اور آپ کے اس عمل پر کون کون خوش ہوتے ہوں گے اور آپ پر کیا کیا عنایات نہ کرتے ہوں گے۔

ایک تو حضور رحمتِ ہر عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ہدیۂ درود و سلام پیش کرنا اللہ کے حکم پر عمل کرنا ہے لیکن چونکہ اسی آیت میں یہ اطلاع و اعلان بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اس لیے مومنین کی درود خوانی اللہ کریم اور ملائکۂ مقربین کی سنت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا خالق و مالک ہے، ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے، اس لیے اندازہ فرمائیے کہ ہم آپ اُس کے حکم کی تعمیل میں اس کی سنت پر چلتے ہیں تو وہ کتنا خوش ہوتا ہو گا اور درود خواں کو کیا کچھ نہ عطا فرما دے گا۔ پھر درود پڑھنے والا اللہ کے ساتھ ساتھ فرشتوں کی سُنت پر عمل پیرا ہے، اسی لیے اُس پر
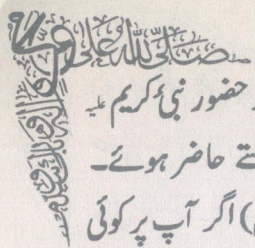
فرشتوں کی طرف سے محبت و شفقت کا یہ تحفہ ہے کہ ایک بار حضور نبیٔ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر آپ پر کوئی دس بار درودِ پاک پڑھے گا تو میں اُسے پُل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزار دوں گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر عرض کی' میں ایسے شخص کو آبِ کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کہنے لگے' میں بارگاہِ ربُ العزت میں اُس وقت تک پڑا رہوں گا' جب تک وہ بخشا نہیں جاتا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی' میں اُس کی رُوح اتنی آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیا علیہم السلام کی روح قبض کی جاتی ہے۔(۱)

درود خوانی جہاں سُنتِ خدا و ملائکہ ہے' وہاں انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بھی سنت ہے۔ معارجُ النبوت' شفاءُ القلوب' زادُ السعید' آبِ کوثر' تبلیغی نصاب اور دوسری کتابوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام (۲) کے نکاح میں درود شریف کو حق مہر قرار دیا۔(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درودِ پاک پڑھنے کے بارے میں بہت سی روایات ملتی ہیں۔(۴) یہ بھی ہے کہ انھوں نے اسی وظیفے کے بل پر دریائے نیل عبُور کیا تھا۔(۵)

درود خوانی کی سعادت حاصل کرنے والے اس کیفیت کے مزے کیوں نہ لوٹیں کہ وہ ربِ کریم اور فرشتوں کی سنت پر عمل کرتے ہیں تو انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سنت پر چلنے کی سعادت بھی انھیں اسی کام سے مل جاتی ہے۔ پھر دیگر انبیاء و رُسُل کے ساتھ ساتھ درود پڑھنا خود سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھی ہے۔(۶)

جس عمل کو اللہ تعالیٰ خود اختیار فرمائے' اس کے فرشتے اور انبیاء و رُسُل اسے وظیفہ سمجھیں اور خود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے کرتے ہوں۔ نیز وہ
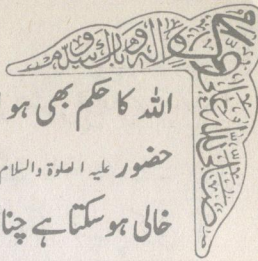
اللہ کا حکم بھی ہو اور اہلِ ایمان پر اس کی بجا آوری فرض بھی ہو، اس سے آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانثار صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) کی زندگیوں کا کوئی لمحہ کیسے خالی ہو سکتا ہے چنانچہ کتابوں میں اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ، (۷) سیدہ فاطمۃ الزہرا، (۸) حضرت صدیقِ اکبر، (۹) حضرت عثمانِ غنی، (۱۰) حضرت علی، (۱۱) حضرت بلال، (۱۲) حضرت اویس قرنی، (۱۳) حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، (۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ (۱۵) (رضی اللہ عنہم) کے درود پڑھنے کا خاص طور پر بھی ذکر ملتا ہے۔ جن زیادہ خوش قسمت صحابۂ کرام کو بارگاہِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں عموماً حاضری نصیب ہوتی تھی، وہ تو حاضر ہو کر بھی درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتے رہتے تھے۔

ان کے بعد امتِ مسلمہ کے اولیاء اللہ بزرگانِ دین (رحمہ اللہ علیہم) کا بھی یہی وتیرہ رہا۔ حضرت امام جعفر صادق، حضرت حسن بصری، حضرت امام شافعی، حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت معروف کرخی، شیخ ابوالمواہب شاذلی، دلائل الخیرات کے مصنف حضرت شیخ جزولی، ابوالفضل قرمسانی، حضرت صاوی، خواجہ غلام حسن، حافظ شمس الدین سخاوی، امام شعرانی، حضرت فریدالدین گنج شکر، حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت میراں حسین زنجانی، حضرت مجددِ الفِ ثانی، ابو سلیمان، علامہ شہاب الدین خفاجی، امام فخرالدین رازی، شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم، عبدالحق محدث دہلوی، علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، اعلحضرت مولانا احمد رضاخاں بریلوی، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی، حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری، بابا تاج الدین ناگپوری (۱۶) وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ) کی درود خوانی کا ذکر تذکروں میں ملتا ہے۔ یوں درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ، ملائکہ، انبیاء و رُسل، خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابۂ کرام اور اولیاء اللہ، سب کی سنت ہے اور ہم اس ایک کام سے
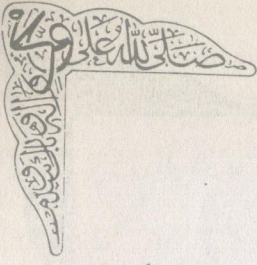
ان سب کی سنت پر عمل کی عظمت بھی حاصل کرتے ہیں۔

حواشی

☆ ۱- نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب۔ ص ۲۳۹

☆ ۲ - مجھے تسنیم الدین احمد کے ہمراہ' ۱۷۔ دسمبر کو ابواء شریف میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ کی زیارت سے پہلے جدہ میں حضرت حوا علیہا السلام کو سلام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ ۳ - مفتی محمد امین۔ آبِ کوثر۔ ص ۹۳' ۹۴ / شفاء القلوب۔ جلد - ص ۱۹۱ / معارج النبوت۔ ص ۲۷۴ / فلاح الدارین۔ ص ۱۲۵ / زاد السعید۔ ص ۱۸ / انوارِ محمدیہؐ۔ ص ۲۷

☆ ۴ - عبد الحق محدث دہلوی۔ جذبُ القلوب۔ ص ۲۶۶ / فضائل و برکاتِ درود شریف۔ ص ۲۵۵ / فضائلِ درود۔ ص ۳۷ / سعادت الدارین۔ ص ۸۷ / شفاء القلوب۔ ص ۲۸۶ / آبِ کوثر۔ ص ۹۲' ۹۳ / معارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۳۰۸' ۳۰۹ / امام غزالی۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کا غلبہ۔ ص ۳

☆ ۵ - شفاء القلوب۔ ص ۲۸۱' ۲۸۲

☆ ۶ - سید محمد ہاشم۔ فضائلِ درود و سلام۔ ص ۷۳ / مدارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۵۶۵ / ایک گمنام عاشقِ رسولِ انام صلی اللہ علیہ وسلم۔ فضائل و برکاتِ درود شریف۔ ص ۲۸۱' ۲۸۲ / شفاء القلوب۔ ص ۲۶۶

☆ ۷ - زاد السعید۔ ص ۴۱

☆ ۸ - محمد ابوالحسن۔ فلاح الدارین۔ ص ۲۲۲

☆ ۹ - فضائل و برکاتِ درود شریف۔ ص ۲۳۵

☆ ۱۰ - آبِ کوثر۔ ص ۱۴۲ / فضائل و برکاتِ درود شریف۔ ص ۲۱۵

☆ ۱۱ - فلاح الدارین۔ ص ۲۲۱

☆ ۱۲ - ایضاً۔ ص ۲۳۱

☆ ۱۳ - سیارہ ڈائجسٹ۔ اولیائے کرام نمبر۔ جلد دوم۔ ص ۲۶۱' ۲۶۲

☆ ۱۴ - آبِ کوثر۔ ص ۹۴' ۹۵

☆ ۱۵ - فلاح الدارین۔ ص ۱۲۵' ۲۲۳

☆ ۱۶ - ماہنامہ "نعت" لاہور۔ درود و سلام حصہ سوم۔ دسمبر ۱۹۸۹ (شہناز کوثر کے مضمون میں ان سب اولیاءِ کرام کا ذکر حوالوں کے ساتھ موجود ہے۔ ص ۳۵ تا ۴۱)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

جو درود و سلام نہیں پڑھتا

یہ بات واضح ہو چکی کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کا نامِ نامی لینے' سننے' لکھنے یا پڑھنے پر درود و سلام واجب ہوتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں۔ کسی ایسی محفل میں بیٹھنے پر بھی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ بھی ہو' ایک بار درود و سلام واجب ہے' باقی مستحب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں' اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ حضور سیدِ عالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتے ہیں' انھیں قیامت کے دن نقصان ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا' چاہے تو بخش دے گا۔ (۱)

جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نامِ نامی پر درود و سلام نہ پڑھنے کے جُرم کا تعلق ہے' اس پر احادیثِ مبارکہ میں بہت وعیدیں ہیں اور سخت وعیدیں ہیں۔ اب یہ قارئینِ کرام کا حق بھی ہے اور ذمہ داری بھی کہ راجا رشید محمود جیسے عامی سے لے کر بڑے سے بڑے جگادری اور نامور مولوی تک کی تحریر و تقریر کو ان احادیث کی روشنی میں پرکھیں اور اگر وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکرِ مبارک کے ساتھ درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتا تو اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق فیصلہ کر لیں۔

حضور نبی بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔(۲) ایک حدیثِ پاک میں اسے سب سے بخیل فرمایا گیا۔(۳) ایک حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اُس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو قیامت میں میرے دیدار سے سرفراز نہ ہو اور وہ شخص ایسا بخیل ہے جو میرا نام سُنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔(۴)

حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جو شخص میرے ذکرِ مبارک کے ساتھ مجھ پر درود و سلام نہ بھیجے' اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر سرکارِ والا تبار علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا' اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا' تو اس کے ساتھ ہو' اور جو مجھ سے کٹا' تو اس سے منقطع ہو۔(۵)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' حضور سیّدُ الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جس آدمی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو اس نے مجھ پر جفا کی۔(۶) ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ مبارک سن کر درود نہ پڑھنے والا ظالم ہے۔(۷)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور محبوبِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا' وہ بدبخت ہے۔(۸) بخاری میں یہی حدیثِ پاک یوں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا جس شخص کے پاس آپ کا ذکرِ پاک ہوا اور اس نے درودِ پاک نہ پڑھا' وہ بدبخت ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا' آمین!(۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے' اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ ذلیل و خوار ہو جائے) جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔(۱۰)

اللہ کریم جل جلالہ' نے اپنے محبوبِ پاک علیہ التحیۃ والتسلیم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (۱۱) اور مومنوں کے لیے رؤف و رحیم (۱۲) فرمایا ہے۔ اہلِ ایمان کا ہر وقت بھلا چاہنے والے' امت کے لیے بارگاہِ خداوندی میں رونے گڑگڑانے والے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شخص کو ذلت و خواری کی خبر دے رہے ہوں' اس کی بدبختی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ حضرت کعب بن عجرہ کی روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے ایسے بدقسمت کی ہلاکت کی دعا کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین فرمایا۔ (۱۳)

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صاحبِ قابَ قوسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو' اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' وہ جہنم رسید ہوا۔ (۱۴)

دُنیوی معاملات میں بھی اور دینی احکام میں بھی اس بات کی گنجائش ہوتی ہے کہ اگر کوئی غلطی بھول چُوک سے ہو جائے تو اس پر گرفت نہ ہو۔ دینِ اسلام میں بھی اس امر کا اہتمام ہے کہ کوئی فرد بھول کر کسی غلطی کا مرتکب ہو تو اسے معافی ہوتی ہے۔ آپ روزے سے ہوں' بھول کر کھا پی لیں تو روزہ برقرار رہتا ہے۔ اسی طرح دوسرے معاملات ہیں------ لیکن درود و سلام کے بارے میں بھول چوک کی بھی معافی نہیں۔ یہاں تو مسلمان کو چاروں چُول چوکس رہنا پڑتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابنِ عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے' حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا' جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا' وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (۱۵)

ہماری کوئی قابلِ احترام شخصیت ہمیں یہ کہے کہ اگر تم نے میرے سامنے فلاں حرکت کی تو میں ناراض ہوں گا' اور ہم بار بار اس کے سامنے وہی حرکت کرتے رہیں تو آدمی سوچ سکتا ہے کہ ہم اس شخصیت کی کتنی ناراضی

مول لے رہے ہیں۔ پھر ہم اس پر غور کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا، جو شخص میرا نام سن کر مجھ پر درود و سلام نہ بھیجے، وہ بخیل ہے، میرا اُس سے کوئی واسطہ نہیں اور اللہ بھی اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھے گا، ایسا شخص ظالم ہے اور مجھ پر جفا کرتا ہے، بدبخت ہے، ذلت و خواری اس کا مقدر ہے اور وہ جہنمی ہے۔ اور، یہ ساری وعیدیں اس صورت میں ہیں کہ کوئی آدمی اسلام کا دم بھی بھرتا ہو، مومن ہونے کا دعٰوی بھی کرے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسمِ گرامی لے کر، سن کر، پڑھ کر یا لکھ کر ان کی بارگاہ میں ہدیۂ درود و سلام پیش نہ کرے۔ درود و سلام کی اہمیت کی انتہا ہے کہ اگر کوئی فرد بھول کر بھی اس فرض سے غافل ہوا تو جتنے بھی نیک اعمال اس کے کھاتے میں ہوں، اسے جنت کا راستہ ہی نہیں ملے گا۔

حواشی

☆ ۱- القول البدیع بحوالہ آبِ کوثر۔ ص ۷۴

☆ ۲- ترمذی جلد دوم۔ ص ۱۹۳ / مشکوٰۃ المصابیح۔ جلد اول۔ باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلہا / مسند امام احمد بن حنبل۔ جز اول۔ ص ۳۰۱ / آبِ کوثر۔ ص ۷۵

☆ ۳- یٰسٓ (ماہنامہ) کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ جولائی ۱۹۹۰۔ ص ۲۰۱ / محمد اقبال کیلانی۔ درود شریف کے مسائل۔ ص ۳۱ / محمد زکریا۔ فضائلِ درود۔ ص ۷۲ / ماہنامہ "نعت"۔ درود و سلام حصہ چہارم۔ مارچ ۱۹۹۰۔ ص ۳۰

☆ ۴- القول البدیع۔ ص ۱۴۸ / یٰس۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۲ / نزہۃ الناظرین۔ ص ۳۱ / آبِ کوثر۔ ص ۷۷ / علامہ نبہانی۔ فضائل درود۔ ص ۵۷

☆ ۵- علامہ نبہانی۔ فضائلِ درود۔ ص ۵۷ / ماہنامہ "نعت"۔ درود و سلام حصہ چہارم۔ ص ۳۲

☆ ۶- مدارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۵۷۹ / آبِ کوثر۔ ص ۷۵

☆ ۷- یٰسٓ۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۳ (مضمون "درود و سلام نہ پڑھنے والوں کی حسرت ناک بدبختیاں")
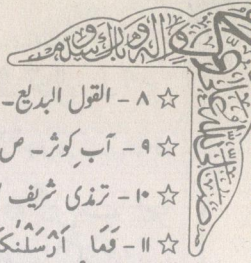
☆ ۸ - القول البدیع۔ ص ۱۴۵ / فضائلِ درود (نبہانی) ص ۵۷

☆ ۹ - آبِ کوثر۔ ص ۷۶

☆ ۱۰ - ترمذی شریف / حصنِ حصین (مترجم محمد ادریس) ص ۳۳۵

☆ ۱۱ - فَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ - الانبیاء۔ ۲۱ : ۱۰۷

☆ ۱۲ - بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ - التوبہ۔ ۹ : ۱۲۸

☆ ۱۳ - مستدرک حاکم۔ بحوالہ "درود شریف کے مسائل"۔ ص ۳۱

☆ ۱۴ - القول البدیع۔ ص ۱۴۶ / یٰسٓ۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۱، ۲۰۲ / نبہانی۔ فضائل درود۔ ص ۵۶

☆ ۱۵ - سننِ ابنِ ماجہ۔ ص ۶۵ / تفسیرِ ابنِ کثیر۔ جلد چہارم۔ ص ۳۰۱ / محمد برکت علی لودھیانوی۔ یصلون علی النبی۔ ص ۱۷

مقرّر، کاتب اور درود و سلام

حضور سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسمِ گرامی لے کر، سن کر، لکھ کر یا پڑھ کر درود و سلام کے سلسلے میں کسی غفلت یا کوتاہی کا مرتکب ہونے والا شخص کتنا بدقسمت ہے، احادیثِ نبوی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی روشنی میں اس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ سب باتیں جانتے ہوئے بھی ہماری بدقسمتی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتی اور ہمارے مقرر، ہمارے ادیب اس معاملے میں احتیاط نہیں کرتے۔

حجازِ مقدس کے حکام اگرچہ زائرین اور حُجّاج کو محبتِ رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) کے مظاہروں سے منع کرتے ہیں، وہاں موجود مطوعے اور شُرطی اہلِ محبت کو روکتے ٹوکتے رہتے ہیں اور شرک و بدعت کے گیت گاتے نظر آتے ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے خطیب اور محبتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بڑی حد تک بے بہرہ یہ لوگ بھی درود و سلام کے سلسلے میں غفلت نہیں برتتے۔ چنانچہ جُمعۃ المبارک کے خطیبوں اور وقتاً فوقتاً حرمین میں تبلیغ کرتے رہنے والوں کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی بار وہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لیتے ہیں یا کوئی خطاب استعمال کرتے ہیں، مختصر ترین صورت میں درود و سلام "صلی اللہ علیہ وسلم" ضرور کہتے ہیں۔ بلکہ صرف "قَالَ" یعنی "فرمایا" کہہ کر بھی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ یہ صورتِ حال ہمارے مقررین اور خطبا کے لیے قابلِ تقلید تو ہے ہی، اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ ہمارے لیے شرمناک بھی ہے۔ کیونکہ جو لوگ محبت کے دعویدار ہوں، انھیں تو اس معاملے میں زیادہ اہتمام کی

ضرورت ہے۔

اسی طرح ہم میں سے جو لوگ حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیہ والثنا کے نامِ نامی کے ساتھ درود و سلام نہیں پڑھتے یا نہیں لکھتے' وہ جہاں ایک نہایت مؤکدہ فرض سے غفلت برتنے کا گناہِ کبیرہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ وعیدوں کا مصداق بنتے ہیں' وہاں محدثینِ کرام کی رَوِش کے بھی خلاف چلتے ہیں۔ آپ احادیثِ مقدسہ کی کتابیں اٹھا کر دیکھیے' جہاں جہاں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی یا خطاب آتا ہے' وہاں "صلی اللہ علیہ وسلم" کہنے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اگر اس میں کسی کوتاہی کی گنجائش ہوتی تو حدیث کی کتابوں کا حجم بہت کم ہو جاتا۔ لیکن چونکہ انھیں اس کام کی اہمیت اور فرضیت کا احساس تھا' وہ کوتاہی نہیں کرتے' ہم کر گزرتے ہیں۔ اللہ ہمیں معاف فرمائے۔

علماءِ کرام نے جب یہ لکھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ درود و سلام پورا لکھا جائے، صلعم، صللم یا "ؐ" نہ لکھا جائے تو معنٰی یہ تھا کہ لکھنے والا بھی درود و سلام نہ لکھنے کے گناہ کا مرتکب نہ ہو' پڑھنے والا بھی یہ گناہ نہ کرے۔ لیکن ہم نے یہ وتیرہ تو اختیار کر لیا ہے کہ جہاں کوئی "ؐ" لکھے' اس پر فتوٰی لگا دیتے ہیں لیکن جہاں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا ہے' وہاں خود پورا درود و سلام لکھنے میں بھی کوتاہی کر جاتے ہیں اور پڑھنے اور بولنے میں تو عام طور پر غفلت برتتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں جہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکرِ مبارک آئے' مختصر درود و سلام "صلی اللہ علیہ وسلم" یا "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یا "صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم" لکھا جائے۔ لیکن جہاں' مثلاً شعر میں یہ ممکن نہ ہو' وہاں لکھنے والا پورا درود و سلام خود پڑھے اور قاری کے لیے "ؐ" کا نشان ڈال دے تاکہ قاری یہاں غفلت کا شکار نہ ہو سکے۔ شعر پڑھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پورا شعر یا ایک مصرع پڑھنے کے بعد "صلی اللہ علیہ وسلم" کہے۔ "ؐ" نہ
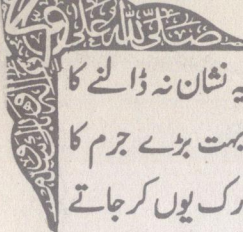
لکھنے کے فتوے پر عمل کرنے والوں میں سے کئی ایسے ہیں جو یہ نشان نہ ڈالنے کا حکم بھی مانتے ہیں اور درود شریف نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کے بہت بڑے جرم کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔ یعنی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک یوں کر جاتے ہیں جیسے نعوذ باللہ کسی عام آدمی کا ذکر ہو۔ میری اس بات سے فتووں کا رُخ تو میری جانب ہو سکتا ہے لیکن قارئینِ محترم سے التماس ہے کہ ایسے فتوے جاری کرنے والوں کے عمل پر ضرور نگاہ رکھیں کہ ان میں سے کتنے ہر بار حضور رسولِ کریم علیہ التحیہ والتسلیم کے ذکرِ مبارک کے ساتھ تحریر اور تقریر میں درود و سلام کا اہتمام کرتے ہیں' یا احادیثِ مبارکہ کی وعیدوں کا مصداق بنتے ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں' میں نے حضور حبیبِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈالا جائے گا۔ بہت جلد دوزخ میں اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے ارد گرد چکر لگاتا ہے۔ اہلِ دوزخ اس کے گرد جمع ہو کر اس سے پوچھیں گے کہ اے فلاں! یہ تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا۔ وہ جواب میں کہے گا' میں تمھیں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تمھیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس برائی سے نہیں رُکتا تھا۔ (۱) مطلب یہ ہے کہ آپ درودِ پاک کی اہمیت پر بیان دینے اور مضمون لکھنے والوں پر نگاہ بھی رکھیں کہ ان میں سے کون اللہ اور اس کے محبوبِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام و ارشادات پر عمل پیرا ہے اور کون بے عمل مُبلّغ بن کر جہنم میں تماشا بننے کی راہ پر چل رہا ہے۔

حاشیہ

☆ ۱- بخاری- کتاب بدء الخلق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود وسلام سماعت فرماتے ہیں

حضور محبوبِ خالقِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ علامہ احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے چار باتیں لازم بتائی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ رحمت کرنے والا زندہ ہو' دوسری یہ ہے کہ جس پر رحمت مطلوب ہے' اس کے حال سے باخبر ہو' تیسری بات یہ ہے کہ اس تک اپنی رحمت پہنچانے کی قدرت اور اختیار بھی رکھتا ہو اور چوتھی بات یہ ہے کہ اس کے قریب بھی ہو۔ جب حضور سرورِ عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ضروری ہے کہ وہ ہر عالم کی ہر شے سے قریب بھی ہیں' اس کی ضرورتوں سے بھی واقف ہیں' اسے رحمت پہنچانے کی قدرت بھی رکھتے ہیں اور زندہ بھی ہیں۔ (۱)

پھر میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے لیے رؤف ورحیم بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود بھی رؤف ورحیم ہے لیکن وہ سب کے لیے ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رؤف و رحیم ہیں مسلمانوں کے لیے۔ یعنی اگر اُودھے سنگھ یا گنیش داس یا رابرٹ جان ہو تو وہ رافت اور رحیمی اللہ سے مانگے گا لیکن اگر مومن ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر جھولی پھیلائے گا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مجھے رافت اور رحم کی ضرورت ہو اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حال سے

آگاہ نہ ہوں۔ یا میں ان سے رافت اور رحم طلب کروں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میری گزارش ہی سماعت نہ فرماتے ہوں۔

اللہ کریم جل شانہ نے میرے آقا و مولا علیہ التحیہ والثنا کو گواہ بھی بنا کر بھیجا ہے۔(۲) ہم جو جو کچھ کرتے ہیں، وہ خالق و مالکِ حقیقی جل جلالہ کی نگاہ میں بھی ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھی سامنے ہے۔ گواہ تو چشم دید ہی ہوتا ہے۔ اس لیے جب ہم درود و سلام پڑھتے ہیں، ہمارے سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہمیں ملاحظہ بھی فرما رہے ہوتے ہیں، اور ہمارے ہدیۂ درود و سلام کو سماعت بھی فرما رہے ہوتے ہیں۔ ہاں، ہمارے درود و سلام کو ان کی بارگاہ میں پہنچانے کا اہتمام فرشتوں کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔ جس طرح خالق و مالکِ حقیقی جل وعلا خود اپنی ساری مخلوق کو دیکھ رہا ہے اور اس کی نیکیاں، برائیاں، کچھ اُس سے چھُپا ہوا نہیں ہے مگر اس نے فرشتوں کو بھی حساب کتاب پر مامور کر رکھا ہے۔ کراماً کاتبین کا ہمارے اعمال پر نظر رکھنا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں نہیں دیکھ رہا ہے۔--------- اسی طرح فرشتوں کا درودِ پاک پہنچانے پر مامور ہونا اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ حضور علیہ التحیہ والسلام ہمارے حال کے گواہ نہیں ہیں، ہم پر رؤف و رحیم نہیں ہیں یا ہمارا نذرانۂ درود و سلام سماعت نہیں فرماتے۔ البتہ فرشتے اس ڈیوٹی پر ضرور متعین ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا کہ ملائکہ خطہ زمین پر گھومتے رہتے ہیں تاکہ میرے امتیوں کے پیش کردہ سلام مجھے پہنچائیں۔(۳) حضرت عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہما) اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس مفہوم کی ایک حدیثِ پاک مروی ہے، سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرمائی گئی

ہے۔ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا، وہ فرشتہ مجھ سے کہے گا کہ فلاں کے بیٹے فلاں نے آپ کی بارگاہ میں اتنی مرتبہ درود بھیجا ہے۔(۴) جب میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر متعین فرشتہ ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت و صلاحیت سے بہرہ ور کیا گیا ہے تو ہمارے احوال کی گواہ اور ہمارے لیے رؤف و رحیم ہستی کیسے ہمارا ہدیۂ درود و سلام خود سماعت نہ فرماتی ہو گی۔

جلاءُ الافہام (ابنِ قیم جوزی) القول البدیع، نسیم الریاض، سعادتُ الدارین، جواہر البحار، دلائل الخیرات، نزہۃ المجالس اور درّۃ الناصحین میں اس مفہوم کی بہت سی احادیث مرقوم ہیں کہ اپنے امتیوں کا ہدیۂ درود و سلام حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس سماعت فرماتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔

حواشی

☆ ۱- علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی۔ مقالاتِ کاظمی۔ جلد اول۔ ص ۱۰۰ - ۱۰۲

☆ ۲- اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا - الاحزاب۔ ۳۳:۴۵

☆ ۳- سننِ نسائی / سننِ دارمی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا۔ حدیث نمبر۶

☆ ۴- امام سخاوی علیہ الرحمہ نے "القول البدیع" میں، علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے "نسیم الریاض" میں، امام بیہقی رحمہ اللہ نے "حیات الانبیاء" میں اور علامہ اصبہانی علیہ الرحمہ نے "ترغیب" میں یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے (ماہنامہ یٰسٓ۔ کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۱۵۴)

*****
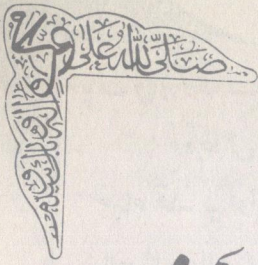
حیوانات و نباتات اور درود و سلام

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور انسانوں میں سے جن کو حضور رسولِ انام علیہ الصلوۃ والسلام کا امتی ہونے کا شرف ملا ہے' ان کی خوش بختی کا کوئی جواب نہیں۔ لیکن حضور محبوبِ کبریا علیہ الصلوۃ والثناء تو عالمین کے لیے رحمت ہیں۔ وہ عالم جو ہمارے علم ہیں اور وہ عالم جو انسان کے علم میں ابھی نہیں آئے' سب کے لیے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ہر جہان اور اس میں پیدا کی گئی ہر مخلوق جب حضور علیہ السلام والثنا کی رحمت سے مستفید ہوتی ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحمت کے گُن کیوں نہ گاتی ہوگی۔ یہ بات ہمارے علم میں آئے یا ہمارا ناقص علم اس کا احاطہ نہ کر سکے' حضور محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر ہدیۂ تشکر تو ہر جہان پیش کرتا ہوگا اور ہر جہان کی ہر مخلوق اس کام میں مصروف ہوگی۔

حیوانات کی بعض مثالیں لوگوں کے سامنے آئیں مثلاً ایک دن حضور نبیٔ کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی بارگاہ میں ایک اعرابی مچھلی لایا جسے وہ تین دن تک پکاتا رہا تھا مگر اس پر آگ کا اثر نہیں ہوا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر مچھلی نے فصیح زبان میں حقیقتِ واقعہ بیان کی کہ شکاری مجھے جال میں رکھ کر اپنے گھر لے جا رہا تھا کہ میں نے آپ پر درود پڑھنا شروع کر دیا۔ اس درودِ

پاک کی برکت سے میرے بدن پر آگ کا اثر نہیں ہوا۔(۱)

وہ خاص اونٹ جس پر آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سواری فرماتے تھے' عضباء تھا۔ یہ اونٹ جب بارگاہِ آقا و مولا علیہ التحیہ والثنا میں حاضر ہوا تو فصیح عربی زبان میں سلام عرض کیا۔ پھر بتایا کہ جنگل کے جانور رات کے وقت میرے اردگرد جمع ہو جاتے اور کہتے تھے۔ "اسے نہ چھیڑنا' یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ہے"۔ اس نے اللہ کے اس احسان پر شکر ادا کیا کہ وہ منزلِ مقصود پر پہنچ گیا ہے۔ پھر اس نے درخواست کی کہ مجھے جنت میں آپ کی سواری بنایا جائے اور میری پشت پر کوئی دوسرا کبھی سواری نہ کر سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور پھر وہ آپ کی سواری میں رہا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے چند دن بعد اس نے جان دے دی۔(۲)

محمد بن اسمٰعیل انطاکی نے اپنی کتاب "مطلع الانوار فی الصلوٰۃ علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم" میں نقل کیا ہے کہ عبداللہ الروزبادی کہتے ہیں' میں جنگل میں تھا۔ میرا اونٹ پھسلا تو میرے منہ سے لفظ "اللہ" نکلا۔ اس پر اونٹ نے کہا۔ "اَللّٰہُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ"۔(۳)

کتابوں میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جنگی سفر پر تھے' راستے میں قیام فرمایا تو شہد کی ایک مکھی حاضر ہوئی اور گزارش کی کہ ہمارے پاس بہت سا شہد ہے لیکن ہم اٹھا کر لا نہیں سکتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا' وہ شہد لے آئے۔ مکھی پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قریب آئی۔ صحابہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اب کیا کہتی ہے۔ فرمایا میں نے اس سے دریافت کیا ہے کہ شہد کس طرح اکٹھا کرتی ہو؟ اس نے بتایا ہے کہ ہم میں ایک سردار مکھی ہوتی ہے۔ اس کے حکم سے ہم پھلوں پھولوں سے رس

چوس چوس کر چھتے میں لاتی ہیں اور وہ اس پر درودِ پاک پڑھتی ہے۔ اس درودِ پاک کی برکت سے تمام پھلوں اور پھولوں کی تاثیر بدل کر شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ (۴)

"شفاء القلوب" ہی میں ہے کہ جب حضور فخرِ موجودات سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوۃ نے ایک ہرنی کو صحرا میں بندھا ہُوا پایا اور اس ہرنی نے عرض کی کہ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے کھول دیں' میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آجاؤں گی۔ حضور علیہ السلام والصلوۃ نے فرمایا کیا تو واقعی ایسا کرے گی؟ تو ہرنی نے کہا' اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو مجھے قیامت کے دن اُن لوگوں میں سے اٹھایا جائے جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام سن کر دُرود نہیں پڑھتے۔ (۵) ------------

اِس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اسمِ گرامی سن کر درود و سلام پیش نہیں کرتے' ان کا حشر تو حیوانات کو بھی قبول نہیں۔ (۶)

جہاں تک نباتات کا تعلق ہے' اس نوع کے سیکڑوں واقعات' حیوانات ہی کی طرح نباتات کے بھی ملتے ہیں کہ اس عالم کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت اور آپ کے مقام کی خبر تھی' اسی لیے زندہ درخت بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے پر چل کر اکٹھے ہو جاتے اور پھر جُدا ہو جاتے تھے۔ (۷) اور پیڑ بچپن ہی سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر سجدے کرنے لگتے تھے۔ (۴) اور اُستنِ حنانہ کی صورت میں خشک لکڑی' آپ کے فراق میں رونے لگتی تھی۔ (۹) جہاں تک درود خوانی کا تعلق ہے' نباتات و جمادات کے حوالے سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ کے اطراف میں گیا۔ راستے میں کوئی پہاڑ اور کوئی درخت ایسا سامنے نظر نہ آیا جس نے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ!" نہ کہا ہو۔ (۱۰)

ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ جو جو عالم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی

رحمت سے مستفید ہوتا ہے، اس کے باسی آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ پھر عالمِ انسانیت تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا زیادہ سزا وار رہا اور اب تک ہے، اور انسانوں میں سے چنے گئے لوگوں (اہلِ ایمان) پر تو درود و سلام فرض ہی کر دیا گیا۔ چنانچہ مسلمانوں کا اس راہ پر ثابت قدمی سے متواتر چلنا تو ان کی زندگی کا ساتھی ہونا چاہیے۔

حواشی

☆ ۱- نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب۔ ص ۲۵۵، ۲۵۶

☆ ۲ - معین واعظ کاشفی۔ معارج النبوت فی مدارج الفتوت۔ جلد سوم۔ ص ۶۰۱

☆ ۳ - یُوسُف بن اسمٰعیل نبہانی۔ سعادت الدارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم (اردو ترجمہ) ص ۱۰۵، ۱۰۶

☆ ۴ - نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب۔ ص ۲۳۶ / مفتی محمد امین۔ آبِ کوثر۔ ص ۱۷۸، ۱۷۹

☆ ۵ - شفاء القلوب۔ ص ۲۸۷

☆ ۶ - نعت (ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام حصہ سوم۔ دسمبر ۱۹۸۹۔ ص ۵۵ (مضمون از اظہر محمود)

☆ ۷ - ملا معین واعظ کاشفی۔ معارج النبوت۔ جلد سوم (اردو ترجمہ) ص ۵۹۷ / شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اردو ترجمہ) ص ۱۶۲

☆ ۸ - سیرتِ ابنِ ہشام (عربی) جلد اول مطبوعہ مصر۔ ص ۶۲ / ابنِ حجر بحوالہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از شبلی۔ جلد اول۔ ص ۲۰۵، ۲۰۶ / اسوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جلد دوم۔ ص ۵۹ / علامہ جلال الدین سیوطی۔ خصائص الکبریٰ۔ جلد اول (اردو ترجمہ) ص ۱۵۲

☆ ۹ - شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۱۶۱ / سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد سوم از سید سلیمان ندوی۔ ص ۳۴۰

☆ ۱۰ - محمد زمان نقشبندی۔ فضائلِ صلوٰۃ و سلام۔ ص ۱۱۶

درود خوانوں کے لیے تحفے

جب ہم اپنے آقا و مولا علیہ السلام والثنا کی بارگاہِ بیکس پناہ میں درود و سلام کا تحفہ پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی سنت بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں بھی مصروف ہوتے ہیں اور ایک باادب امتی ہونے کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔ پھر ہمارا پروردگار ہم سے کیوں خوش نہ ہو گا اور حضور مختارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہم سے راضی کیسے نہ ہو جائیں گے۔ احادیث وسِیَر کی کتابوں میں ان بے شمار تحائف کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ملائکہ مقربین کی طرف سے ملیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے سارے کے سارے کام اپنے ذمے لے لیتا ہے، فرشتے درود خواں کے لیے دعائیں کرتے ہیں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن اسے عرشِ الٰہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی، حوضِ کوثر پر اس پر خصوصی عنایت ہو گی، وہ پُل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا، اسے دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہو گی، لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے، اس کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا، اسے جانکنی میں آسانی ہو گی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کی شفاعت فرمائیں گے ------ اور بہت سے دوسرے تحائف و فوائد۔
ہم یہاں صرف سُنن نسائی اور جامع ترمذی کی دو احادیثِ مبارکہ کے حوالے سے درود خوانوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دو ایسے تحفوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں دنیا و آخرت کے سب فوائد سمٹ آئے ہیں۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔ (۱)

دس رحمتوں کا نزول

یہ حدیثِ پاک ہم اکثر سُنتے اور پڑھتے ہیں لیکن اس کے الفاظ اور ان الفاظ کے معانی پر توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک کام کا حکم دیا ہے اور پہلے اس کی اہمیت بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں۔ پھر اس کا یہ وعدہ سامنے آتا ہے کہ ہم ایک بار حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے گا ------ تو ہمیں اندازہ کرنا چاہیے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ سورۃ الاعراف میں ہے۔ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ۔ (۲) (اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے)
غور فرمائیے کہ اللہ کی ایک رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، ہر شے پر محیط ہے، ہر چیز سے وسیع ہے تو اس کی دس رحمتیں کیا ہوں گی اور وہ جس پر دس رحمتیں نازل کرنے کا ارشاد فرماتا ہے، اُسے کیا کچھ نہیں مل جائے گا۔ اس

آیۂ مبارکہ کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ آپ ایک بار درود و سلام کا نذرانہ پیش کر کے کتنی کمائی کر رہے ہیں۔

دس گناہوں کی معافی

ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھنے والا دس رحمتیں ہی نہیں کما رہا ہے' اپنے دس گناہوں کی معافی کا اعلان بھی سن رہا ہے۔ ہم اگر اپنے گریبانوں میں جھانکیں تو کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم بعض ایسے ایسے گناہ بھی کر گزرتے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک ہمیں جہنم رسید کرنے کے لیے کافی ہو۔ پھر ایک دفعہ درودِ پاک پڑھنے سے اللہ کریم جل شانہ نے دس گناہوں کی معافی کا جو وعدہ فرمایا ہے' ہو سکتا ہے یہ ایسے ہی گناہ ہوں کہ اگر معاف نہ ہوتے تو ہمیں دوزخ کی کسی گہری کھائی کے حوالے کر دیتے۔

دس درجات کی بلندی

درجے کے بارے میں بھی ہم اندازہ نہیں کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا کیسا مقام ہے۔ حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے حضور خیرُ الانام علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم لوگ تیر اندازی کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ کے کسی دشمن کو لگ گیا' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔ حضرت عبدالرحمان بن نحام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم! درجہ کیا ہے؟ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' درجہ تمھاری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے۔ ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔(۳)

مطلب یہ ہے کہ ماں کی چوکھٹ پر تو آدمی جس وقت چاہے' چڑھ سکتا ہے' درجہ حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کے لیے آدمی کو اللہ کی راہ میں

جہاد کرنا پڑتا ہے۔ پھر جہاد میں کسی دشمن خدا کو قتل کرنا شرط ہے' پھر کہیں جا کر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اِس رحمت کے قربان جائیے' اپنے آقا و مولا حضور سرورِ کائنات علیہ الثناء والصلوۃ کی بارگاہ میں ایک بار درود و سلام کا ہدیہ پیش کر کے آپ دس درجوں کی بلندی پا لیتے ہیں' ہزار برس کا فاصلہ طے کر جاتے ہیں۔ غور کیجیے کہ ایک بار یہ وظیفۂ خداوندی ادا کرنے پر آپ کتنا فاصلہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اور' دوسری صورت بھی سامنے رکھیے کہ آپ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لے کر' سن کر' لکھ کر یا پڑھ کر درود و سلام کے فرض سے غافل رہتے ہیں تو کتنا گھاٹے کا سودا کرتے ہیں۔

قیامت میں قُربِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر مسلمان اپنے اعمالِ حسنہ سے' پھر دعاؤں کے ذریعے بارگاہِ خداوندی میں گزارش کرتا رہتا ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرما دے' اسے میزانِ حشر پر کامیاب قرار دے' اسے پُل صراط سے آسانی سے گزار دے' اسے جنت میں جگہ عطا فرما دے۔ اور' اگر کوئی آدمی یہ تمنا دل میں رکھے' یہ دعا کرے کہ قیامت کے دن اسے قُرب و حضوریٔ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو جائے تو سب دعائیں اسی ایک دعا میں سمٹ آتی ہیں۔ اور' اگر وہ کوئی ایسا وظیفہ اختیار کر لے جس کے نتیجے میں اسے یہ مقام حاصل ہو جائے تو اسے اور کیا چاہیے۔ جامع ترمذی میں ہے۔ حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' حضور رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا' قیامت کے دن میری بارگاہ میں کثرت سے درود پڑھنے والے میرے زیادہ نزدیک ہوں گے (۴)۔ چنانچہ جو جو جس درجے کا درود خواں ہے' اسی حساب سے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گا' یہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعدہ ہے (۵)۔

ہم کتنے خوش قسمت ہوں کہ درود و سلام کو وظیفہ زندگی بنا کر اللہ کی رحمتوں کے حقدار ہوتے جائیں' اپنے گناہ معاف کراتے جائیں' درجوں کی بلندی سے فاصلوں پہ فاصلے طے کرتے رہیں اور قیامت کے دن اللہ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب کی وجہ سے بہت بڑا مقام پالیں۔ اللہ کریم توفیق عطا فرمائے!

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

جن نفوسِ قدسیہ نے اپنے آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایمان کی آنکھ سے دیکھا' وہ صحابی کہلائے اور ان کے مقام کو کوئی ولی' غوث' قطب' ابدال نہیں پاسکتا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ محبت کی نظر سے سرکارِ والا تبار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا کیا اثر رکھتا ہے' اور خواب میں آقا و مولا علیہ التحیہ والثنا کی زیارت ایسی ہے جیسے واقعی کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔(۶)

اہلِ محبت امتی اکثر سوچتے ہیں کہ اگر وہ آقائے کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے زمانے میں ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے اظہار میں کیا کیا نہ کرتے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خواہش انسان کو کیا کیا خواب نہیں دکھاتی اور اب انسان کی اس سے زیادہ کیا خوش بختی ہوسکتی ہے کہ وہ سویا ہوا ہو اور اس کے بخت جاگ اٹھیں۔ خواب میں حضور محبوبِ خداوندِ کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی زیارت نصیب ہو جائے---------- اور' اس خواہش کی تکمیل کا قریب ترین راستہ بھی درودِ پاک کی کثرت ہے۔

بعض بزرگ اس مقصد کے حصول کی خاطر وظائف بتاتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ ایسے ہر وظیفے میں کسی صورت میں درودِ پاک کی کوئی خاص تعداد مقرر ہوتی ہے۔ لیکن میرے خیال کے مطابق یہ کرتے ہوئے اور

اس تمنا کو زبان بخشنے کے لیے چند بنیادی باتیں ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ نعوذُ باللہ کسی معمول کو حاضر کرنے کی بات نہیں ہے۔ آپ اپنی تمنا کی تکمیل کے لیے درخواست کرتے ہیں' اس گزارش کو شرفِ قبولیت نصیب ہو جائے تو کیا کہنے لیکن خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لانا محض ان کا کرم ہے' نوازش و عنایت ہے۔

اس عنایت کے لیے کشکولِ گدائی پھیلاتے وقت نیت یہ ہونی چاہیے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم کا متمنی ہوں۔ اس کے لیے ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر سوئے' زیادہ سے زیادہ درود و سلام پیش کرے اور دیدار کی اس خواہش کو حق نہ سمجھے۔ اگر زیارت نصیب نہ ہو تو دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اعمال میں ابھی کوئی خامی ہے جس کی وجہ سے وہ اس سعادت کو ابھی تک پا نہیں سکا۔ دوسری بات یہ ہے کہ بعض اوقات تڑپ کا انداز اور محبت کا معیار بھی پرکھا جاتا ہے۔

اب دیکھیے نا' علامہ عبدالرحمان جامؔی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضری کے لیے گئے تو سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینۂ طیّبہ کے نگران کے خواب میں تشریف لا کر جامؔی کا چہرہ دکھایا اور فرمایا کہ اِس شخص کو مدینۂ پاک میں داخل نہ ہونے دیا جائے' ایسا ہی ہوا۔ "نسیما جانبِ بطحا گزر کُن" والے جامؔی کی کیفیتِ محبت کا احساس کرنا مشکل ہے' البتہ کچھ اندازہ تو کیا ہی جا سکتا ہے کہ اُن پر کیا بیتی ہوگی۔ پھر انھوں نے صندوق میں بند ہو کر جانا چاہا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق روک لیا گیا۔ جانوروں میں شامل ہو کر گزرنے کی کوشش کی تو اس میں بھی ناکامی ہوئی۔ نگرانِ طیبہ نے خواب میں اس کی وجہ دریافت کرنا چاہی تو آقا و مولا علیہ السلام والثنا نے فرمایا کہ جامؔی محبت کی جس کیفیت میں حاضر ہونا چاہتا ہے' اس کی تڑپ میں کمی مطلوب

ہے۔ اگر یہ اسی کیفیت میں حاضر ہوا تو میں باہر نکل کر اس سے ملنا چاہوں گا اور یہ ابھی مناسب نہیں ہے۔

خواب میں حضورِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی خواہش کے سلسلے میں ایک ضروری بات یہ ہے کہ آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود کرم فرمائیں اور کسی کے خواب میں آکر اس کا مقدر جگا دیں تو اور بات ہے۔ جب آدمی خود یہ کوشش کرتا ہے تو اس کا اہم پہلو یہ ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک محبت کی انتہا کی وجہ سے یہ خواہش اور اس کے لیے کوشش نامناسب نہیں۔۔۔۔۔ لیکن ہر آدمی کا یہ تمنا کرنا جسارت لگتی ہے۔ مثلاً مَیں جب اپنے اعمال پر نگاہ دوڑاتا ہوں تو یہ تمنا میرے دل ہی میں دم توڑ جاتی ہے۔

بہر حال'۔۔ بہت سے بُزرگانِ محترم نے اس مقصد کے حصول کے لیے کئی وظائف بتائے ہیں اور خواہش مند حضرات مختلف کتابوں سے اس سلسلے میں استفادہ کر سکتے ہیں۔ میری پوچھیں تو درود و سلام زیادہ پڑھنا معمول بنالیں اور سات دن' دس دن' اور چالیس دن میں یہ سعادت حاصل کرنے کی خواہش کرنے کے بجائے روزانہ نہا دھو کر' صاف ستھرے کپڑے پہن کر' درود و سلام کی کثرت کر کے باوضو سویا کریں'۔۔۔ اس نیت کے ساتھ کہ جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کرم فرمائیں گے' میں اس کرم کے لیے ہمہ تن انتظار ہوں۔

بیداری میں زیارتِ آقا و مولا (علیہ التحیۃ والثنا)

میرے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم محبت کرنے والوں کے خواب میں تشریف لے آتے ہیں۔ کبھی وہ اپنے کسی امتی کو یہ اعزاز اس لیے عطا فرماتے ہیں کہ وہ اس کرم کا احساس کر کے اپنے اعمال کو درست کر لے۔ کبھی کسی گناہگار کی کسی ایک نیکی کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اسے دیدار کی دولت سے نوازا جاتا ہے۔
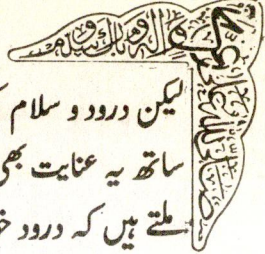
لیکن درود و سلام کی کثرت کرنے والوں پر، اور بہت سی نوازشوں کے ساتھ ساتھ یہ عنایت بھی فرمائی جاتی ہے۔ بلکہ کتابوں میں بہت سے واقعات ایسے ملتے ہیں کہ درود خوانی کی عبادت کے نتیجے میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالتِ بیداری میں بھی زیارت کی عظمت سے سرفراز فرما دیتے ہیں۔ "ظاہر ہے کہ اس مقامِ بلند تک پہنچنے کے لیے نِرا زبانی جمع خرچ کافی نہیں۔ دل میں مکینِ گنبدِ خضرا حضرت محمدِ مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے گہری محبت، اتباعِ سنت، ظاہری و باطنی گناہوں سے اجتناب اور بدرجۂ اتم زیارت کا شوق ---- جب یہ سب چیزیں جمع ہوں، تب کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے"۔ (۷)

حضرت علامہ جلال الدین عبدالرحمان سیوطی علیہ الرحمہ کو ۳۵ بار یہ سعادت نصیب ہوئی کہ عالمِ بیداری میں اپنی آنکھوں سے افضل الانبیا خاتم الانبیا مُنتہی النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ درود شریف کی کثرت کے باعث یہ دولتِ عظمیٰ حاصل ہوئی۔ (۸)

شیخ نور الدین شعرانی ہر روز دس ہزار اور شیخ احمد رواوی ہر روز چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس کا اثر یہ تھا کہ بیداری میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھتے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھتے۔ (۹)

کہتے ہیں، ایک بار حضرت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری مدینۂ طیبہ سے واپسی کے وقت مواجہہ شریف کے سامنے طلوعِ آفتاب کے بعد ہدیۂ صلوٰۃ و سلام پیش کر کے اجازتِ رخصت کی استدعا کر رہے تھے کہ انھیں عالمِ بیداری میں حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف ملا۔ (۱۰)

چودھری مظفر حسین کے والد ڈاکٹر نواب الدین روزانہ تین ہزار مرتبہ درود و سلام پڑھتے تھے۔ (۱۱) وہ باغبانپورہ لاہور کی ایک مسجد میں بعدِ نمازِ عشا چاندنی رات میں نہایت ذوق و شوق اور انہماک سے درود شریف پڑھنے میں
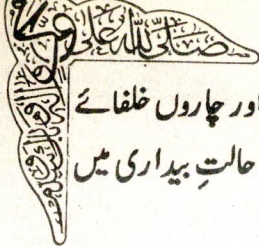
مشغول و منہمک تھے کہ حضور سیدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چاروں خلفائے راشدین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تشریف لائے اور ڈاکٹر صاحب نے حالتِ بیداری میں زیارت کا شرف پایا۔ (۱۲)

"گلشنِ ابرار" اور "آثارِ احمدی" میں ہے کہ ایک صاحب نے سید حمزہ شاہ قادری برکاتی کو ایک درودِ پاک دیا۔ انھوں نے رکھ لیا۔ اُسی رات خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ یہ بیدار ہوئے، غسل کیا، عطر ملا اور درود شریف پڑھنا شروع کیا، ابھی پڑھ ہی رہے تھے کہ حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا نے اپنے جمالِ جہاں آرا سے مشرّف فرمایا اور شاہ صاحب نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیدار کیا۔ (۱۳)

محترمہ رضیہ لال شاہ صاحبہ درود و سلام کی کثرت کیا کرتی تھیں۔ انھیں تین مرتبہ حالتِ بیداری میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ تیسری دفعہ جنوری ۱۹۸۱ میں جب محترمہ حسبِ معمول گنگ محل گلبرگ لاہور کے لیکچر ہال میں بیٹھی مطالعہ کر رہی تھیں، آقا و مولا حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ تشریف لائے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جلدی میں تھے اور محترمہ کو بھی جلدی چلنے کو فرمایا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑیں لیکن چند قدم چلنے کے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے۔ اس واقعے کے تین دن بعد، ۳۰ جنوری کو جمعہ کی نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے محترمہ نے رحلت فرمائی۔ (۱۴)

حواشی

☆ ۱۔ سُننِ نسائی۔ مشکوٰۃ شریف

☆ ۲۔ الاعراف۔ ۷: ۱۵۶

☆ ۳۔ ابنِ اثیر۔ اُسُد الغابہ فی معرفت الصحابہ۔ جلد ششم (مترجم محمد عبدالشکور فاروقی) ص ۱۴۲

☆ ۴۔ جامع ترمذی / مشکوٰۃ شریف۔ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا۔ فصل دوم۔ حدیث

نمبر ۵

☆ ۵ - نعت (ماہنامہ) لاہور- درود و سلام حصہ اول- اکتوبر ۱۹۸۹- ص ۵۰ "مضمون حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرب کا ذریعہ" از فیاض حسین چشتی نظامی)

☆ ۶ - بخاری شریف- کتاب التعبیر- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیثِ پاک

☆ ۷ - محمد شفیع، مفتی- ذکر اللہ اور درود و سلام کے فضائل و مسائل- ص ۵۹

☆ ۸ - محمد عبدالمجید صدیقی- زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحالتِ بیداری- ص ۵۷

☆ ۹ - یوسف بن اسمٰعیل نبہانی- فضائلِ درود- ص ۴۰، ۴۱ (مترجم حکیم محمد اصغر فاروقی)

☆ ۱۰ - تذکرہ شاہ جماعت- ص ۲۴۲ بحوالہ زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحالتِ بیداری- ص ۶۷

☆ ۱۱ - سلسبیل (ماہنامہ) لاہور- سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمبر- ۱۹۸۱- ص ۳۷

☆ ۱۲ - زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحالتِ بیداری- ص ۱۰۲

☆ ۱۳ - طفیل احمد صدیقی- برکاتِ مارہرہ- ص ۵۷

☆ ۱۴ - درود شریف کے فوائد- ص ۶۵، ۶۶ (کتاب محترم فیاض حسین چشتی نظامی نے مرتب کی ہے لیکن اس پر ان کا نام پتا نہیں ہوتا)

درود و سلام

ہر بیماری کی شفا

دوسری بہت سی خصوصیات، فوائد اور فضائل و برکات کے ساتھ درود و سلام کی کثرت انسان کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔ جہاں اس ذریعے سے مسلمان روحانی مدارج و منازل طے کرتا ہے، وہاں ہر جسمانی تکلیف یا خامی کا انسداد بھی خالقِ حقیقی اور ملائکۂ مقربین کی اس سنت میں مضمر ہے ------ درودِ پاک سے جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہوتا ہے، شافی و کافی علاج۔ (۱)

بزرگوں نے خاص صیغوں کے بعض درود شریف کے بارے میں لکھا ہے کہ کسی خاص تعداد میں پڑھا جائے تو فلاں مرض اِن شاء اللہ دور ہو جائے گا، اور عام طور پر یہی ہوتا ہے۔ لیکن پڑھنے والے کو اپنی غلطیوں خامیوں کا بھی احساس ہونا چاہیے۔ ان خامیوں کی وجہ سے حصولِ شفا میں کچھ تھوڑی بہت دیر بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اپنا مقصد حاصل کر لینے کے بعد درودِ پاک پڑھنا ختم کر دینا بھی سخت نامناسب ہو گا۔ ایسا ہو تو بددل نہیں ہونا چاہیے اور درودِ پاک کا ورد چھوڑ نہیں دینا چاہیے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات ہو گی کہ آپ کو ضرورت پڑے تو درود و سلام پڑھنا شروع کر دیں اور حاجت فوری طور پر پوری نہ ہو، یا اس میں کچھ تاخیر ہو جائے یا حاجت پوری ہو جائے تو

اس وظیفۂ خداوندی سے قطع تعلق کرلیں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ سرزد کرائے جس سے اس کی ناراضی کا خدشہ ہو۔ آمین!

دل' آنکھوں اور بدن کے ہر مرض کا علاج

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دل' آنکھوں اور بدن کے کسی مرض میں مبتلا نہ ہوں تو "درودِ شفا" کا وظیفہ اختیار کرلیں۔ اگر خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں تو فجر کی نماز کے بعد اور سونے سے پہلے "درودِ شفا" کی ایک ایک تسبیح پڑھ لیں' اِن شاء اللہ چند دنوں میں شفا پائیں گے۔

آج کل دل کا مرض عام ہے۔ دل دھڑکنے' دل بڑھنے' دل بیٹھنے' دل ڈوبنے کے کئی قسم کے اَمراض آج کی دنیا کو لاحق ہیں۔ مولانا نبی بخش حلوائی لکھتے ہیں کہ دل کے مریض کے لیے درودِ شفا ۳۱۵ بار پڑھنا ضروری ہے' اللہ تعالیٰ شفا دے گا(۲)

بعض صورتوں میں درود خوانی میں عدد کی بھی بہت اہمیت نظر آتی ہے۔ ایک جوان جو بدقسمتی سے نابینا ہوگیا تھا' حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا' میاں! درود شریف پڑھا کرو۔ کہنے لگا' درودِ پاک تو میں پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا' یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تو درود شریف بھی پڑھے اور تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ جب اس نے نو لاکھ پورے کیے تو خداوندِ کریم نے اسے بینائی عطا فرما دی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادگانِ مہاروی کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہوگیا تھا' اس نے بھی درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کیا۔ ایک ماہ میں بینائی مل گئی۔(۳)

آنکھوں میں سُرمہ ڈالتے وقت "درودِ کمالیہ" پڑھنے سے آنکھیں ہر

قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں (۴)۔ صاحبزادہ محمد ابوالحسن کہتے ہیں، صلوٰۃِ کمالیہ تمام امراض میں پڑھ کر دم کریں۔ مفید اور مجرب ہے۔(۵)

جس کی آنکھیں دُکھتی ہوں، وہ سات بار یہ درودِ پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۶)

(ترجمہ۔ یا اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، جو ہمارے آقا و مولا ہیں اور نبیٔ امی ہیں، درود، برکتیں اور سلام بھیج)۔

چنبل کا علاج

"درودِ ہزارہ" ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر مٹی کے پاک ڈھیلے پر یا پتھر پر پھونک کر چنبل یا کسی بھی لاعلاج پھوڑے پر لگا دیں تو درودِ پاک کی برکت سے شفا ہو جائے گی (۷)۔

وبا یا آسمانی آفت سے بچاؤ

کسی علاقے میں کوئی وبا یا آفت آجائے، سیلاب یا کسی اور اجتماعی مصیبت کا عمل دخل ہو تو درجِ ذیل درودِ پاک علاقے بھر کو محفوظ کردے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَّدَوَآءٍ وَّبِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَّشِفَآء (۸)

(ترجمہ۔ اے اللہ! درود اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر، ہر بیماری پر اور اس کی دوا کی

تعداد کے برابر اور ہر علت اور اس کی شفا کے برابر)

ہر بیماری سے شفا

مختلف کتابوں میں تحریر ہے کہ بیماریوں سے شفا کے لیے درودِ قدسی' درودِ شفا' درودِ مقدس' درودِ اول اور درودِ طیب تیر بہدف ہیں ------- اور ہمارے تجربے میں ہے کہ اگر مریض یا اس کا ایک آدھ عزیز پڑھنا چاہے تو درودِ شفا پڑھے اور اگر خوش قسمتی سے تمام اہلِ خانہ درود خواں ہوں یا مریض سے اتنی محبت کرتے ہوں کہ اس کے لیے تندرستی کے خواہش مند ہوں تو حلقے کی صورت میں بالعموم بعدِ نمازِ عشا اور بالخصوص جمعۃ المبارک کو بعدِ نمازِ عصر کوئی بھی درودِ پاک اس مقصد کے لیے پڑھیں تو مریض شفایاب ہو جائے گا۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام اہلِ خانہ ایک ہی درودِ پاک پڑھیں۔

میرے دوست پروفیسر خلیل احمد نوری (وارث کالونی' لاہور) کا چھوٹا بچہ ٹی بی کی بڑی تکلیف دہ سٹیج پر تھا' حلقۂ درودِ پاک کی برکت سے صحت یاب ہو گیا۔ **فَلِلّٰہِ الْحَمْد!**

اگر سب اہلِ خانہ درودِ شفا پڑھ سکیں تو سُبحان اللہ' ورنہ کوئی ایسا درود جس میں درود بھی ہو' سلام بھی' پڑھا جائے۔ بچوں اور بچیوں کی حلقۂ درودِ پاک میں شرکت مریض کو بہت جلد صحت کی وادی میں پہنچا دیتی ہے۔

امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری قدس سرہ العزیز کو فالج ہو گیا جس سے آدھا دھڑ بیکار ہو کر رہ گیا۔ آپ نے قصیدۂ بردہ لکھا۔ خواب میں حضور شافیٔ بیمارانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ قصیدہ سماعت فرمایا اور مفلوج بدن پر ہاتھ پھیرا تو بیداری پر بالکل تندرست تھے (۹)

مدینۂ طیبہ میں میلادِ پاک اور نعتِ پاک کی جتنی محفلیں ہوتی ہیں' ان کا آغاز قصیدۂ بردہ کے چند اشعار سے ہوتا ہے جو سب مل کر پڑھتے ہیں۔ سب
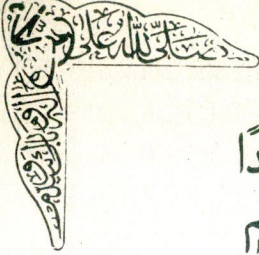
سے پہلے یہ شعر پڑھا جاتا ہے:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(ترجمہ۔ اے میرے مالک! ہمیشہ ہمیشہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود اور سلام بھیج جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں)۔ (۱۰)

قصیدۂ بردہ کے آخری دو شعر یہ ہیں:

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ
وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰی وَالنَّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

(ترجمہ۔ اور' یا اللہ! تو اپنے پاس سے اپنے خاص درود کے بادلوں کو اجازت دے کہ ہمیشہ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر برستے رہا کریں اور حضورِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آل' صحابۂ کرام اور تابعینِ عظام پر کہ وہ سب کے سب اہلِ تقویٰ و طہارت اور اصحابِ حلم و کرم تھے)۔ (۱۱)

اب دنیا بھر میں قصیدہ بُردہ شریف کو شفائے امراض کے لیے بھی پڑھا جاتا ہے۔ ہر لاعلاج مرض کے لیے اس قصیدۂ مبارکہ کو پڑھنا تیر بہدف علاج ہے۔ قصیدۂ بُردہ پڑھنے سے پہلے اور قصیدۂ مبارکہ پڑھنے کے بعد سترہ سترہ مرتبہ یہ درود و سلام پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ۔ یا اللہ! درود' برکت اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو نبی

امی ہیں اور ان کی آل پر)

حکیمُ الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو گلے کی تکلیف تھی۔ آواز تک نہیں نکلتی تھی' پروفیسر سلاح الدین محمد الیاس برنی (۱۲) کے نام ۱۳ جون ۱۹۳۶ کے ایک خط میں (۱۳) اپنی صحت کا راز یہ بتایا کہ ۳۰۔ اپریل کی رات تین بجے سرسید احمد خاں نے خواب میں علاج بتایا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گزارش کرو۔ علامہ اقبال نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں فارسی نظم میں عرض داشت پیش کی جس میں امام بصیری کے حوالے سے (۱۴) گزارش کی تو انھیں صحت مل گئی۔

تنگیٔ معاش کا علاج

امام سخاوی رحمہ اللہ نے "القول البدیع" میں ایک حدیث شریف نقل کی ہے کہ ایک شخص نے فقر و فاقہ اور تنگیٔ معاش کی شکایت کی تو حضور رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو کوئی گھر میں موجود ہو یا نہ ہو' "اَلسَّلام علیکم" کہو اور پھر مجھ پر سلام عرض کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اور ایک مرتبہ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" پڑھو۔ اس شخص نے یہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کشادہ کر دیا حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے فائدہ پہنچا۔ (۱۵)

اور '------ میں اور میرے وہ احباب جو باالالتزام ہر چاند کی بارھویں تاریخ کو کسی گھر میں اکھٹے ہو کر بھی حلقۂ درودِ پاک قائم کرتے ہیں اور اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ بھی حلقے کی صورت میں بیٹھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا اہتمام کرتے ہیں' ------ دوسری بہت سی مصیبتوں' مشکلوں' پریشانیوں سے بھی نکل آتے ہیں اور رزق کی فراخی سے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ ہمارے جاننے والے اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ میں جنوری ۱۹۸۸ سے ماہنامہ "نعت"
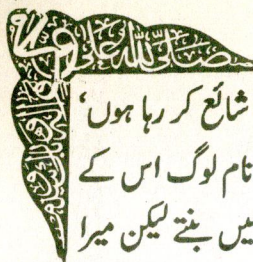
کا ۱۱۲ صفحات کا ہر شمارہ پوری باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ شائع کر رہا ہوں' اس کے لیے کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ اشتہار دے' برائے نام لوگ اس کے خریدار ہیں' میرے بہت قریبی دوست تک اس کے خریدار نہیں بنتے لیکن میرا ایمان ہے کہ درودِ پاک سے تعلق مجھے دیگر بہت سے کاموں کے ساتھ اس کام میں بھی پریشانیوں سے بچائے ہوئے ہے۔ درود و سلام ایسا ہی وظیفہ ہے۔ جس کا جی چاہے' آزما کر دیکھ لے۔

حواشی

☆ ۱ - نعت (ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام حصہ سوم۔ دسمبر ۱۹۸۹ (مضمون از شمیم اختر)

☆ ۲ - نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب۔ ص ۲۶۰

☆ ۳ - خاتمِ سلیمانی۔ ص ۱۳۹

☆ ۴ - شفاء القلوب۔ ص ۱۹۲

☆ ۵ - فلاح الدارین۔ ص ۲۵۹

☆ ۶ - شفاء القلوب۔ ص ۲۴۸ (اور تجربات و مشاہدات)

☆ ۷ - شفاء القلوب۔ ص ۲۴۵

☆ ۸ - شفاء القلوب۔ ص ۱۹۵ (اور مشاہدات)

☆ ۹ - فضل احمد عارف۔ برکاتِ بردہ۔ ص ۴۷'۴۸

☆ ۱۰ - قصیدۂ بُردہ شریف مترجم۔ مطبوعہ تاج کمپنی۔ ص ۱ / طفیل احمد اسلامی۔ تسکین القلوب۔ ص ۶ / برکات بردہ۔ ص ۱۰۰ / مبارک علی شاہین۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۳۶

☆ ۱۱ - برکاتِ بردہ۔ ص ۲۱۰'۲۱۱

☆ ۱۲ - معرکۃ الآرا کتاب "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" کے مؤلف جن کا مجموعۂ نعت "معروضہ" کے نام سے چھپ چکا ہے۔

☆ ۱۳ - عطاء اللہ' شیخ۔ اقبال نامہ۔ حصہ اول۔ ص ۴۱۴ / راجا رشید محمود۔ اقبال و احمد رضا۔ ص ۸۳

☆ ۱۴ - محمد اقبال۔ مثنوی پس چہ باید کرد۔ ص ۷۱

☆ ۱۵ - آبِ کوثر۔ ص ۵۵

درود و سلام حسنِ آخرت کا ذریعہ

ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اس کی آخرت اچھی ہو' اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کی سَند حاصل ہو جائے' قیامت کے دن سُرخروئی اور کامیابی اس کا مقدر ٹھہرے' وہ جنت کا حقدار بن جائے۔ اِسی مقصد کی خاطر وہ اُن کاموں کا اہتمام کرتا ہے جن کا حکم دیا گیا ہے' اور اُن کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے جن سے منع کیا گیا ہے۔ ترمذی شریف کی ایک حدیثِ مبارکہ میں حُسنِ آخرت کی خواہش کی تکمیل کا ذریعہ درودِ پاک کو کہا گیا ہے۔ جب ہمارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر زیادہ درود و سلام بھیجتا رہا ہو گا' (۱) تو اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ اُخروی کامیابی کی ضمانت یہ نسخۂ کیمیا ہے۔

معارج النبوت فی مدارج الفتوت' القول البدیع' سعادت الدارین اور دوسری بہت سی کتابوں میں ایسے کئی واقعات موجود ہیں جن میں درودِ پاک پڑھنے والے مکرم حضرات کسی نہ کسی شخص کو خواب میں ملے اور اپنے حُسنِ آخرت کا ذریعہ درود و سلام بتایا۔ یہ واقعات ایمان افروز ہیں اور پڑھنے سُننے والوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن میرے نزدیک یہی بات کافی ہے کہ میرے
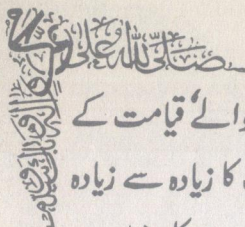
سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے خود فرما دیا ہے کہ درود شریف پڑھنے والے' قیامت کے دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قریب ہوں گے اور درودِ پاک کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنے والا زیادہ قریب ہو گا۔ حُسنِ آخرت کی انتہا تو قُربِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے' جب اس کی نوید مل گئی تو اور کیا کسر رہ گئی۔

حاشیہ

☆ ١- مشکوۃ المصابیح- باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلها- فصل دوم

انور گناہگاروں کی بخشش کے واسطے
حق نے عجب ذریعہ نکالا درود کا

انور فیروزپوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود و سلام — قبولیتِ دُعا کا واحد وسیلہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی اور دُعا مانگی۔ حضور رسولِ کریم علیہ والتحیۃ والتسلیم نے اسے فرمایا، تو نے عجلت سے کام لیا۔ جب نماز پڑھ لی تھی تو بیٹھ کر اللہ کی تعریف بیان کرتا، مجھ پر درود بھیجتا اور پھر دُعا مانگتا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا، اس نے پہلے نماز پڑھی، پھر اللہ کی حمد کی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دعا کر، تیری دعا قبول ہو گی۔ (۱) ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر حضور آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والثنا پر درود بھیجا، پھر اپنے لیے دعا مانگی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مانگ تجھے دیا جائے گا، مانگ تجھے دیا جائے گا (۲)

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے جب تک حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے (۳) اسی لیے علماءِ متقدمین نے لکھا ہے کہ دُعا کے آغاز میں اور دعا کے آخر میں درود شریف پڑھیں۔ درود شریف کی قبولیت میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی سے بعید ہے کہ وہ پہلا اور آخری حصہ تو قبول فرمالے اور درمیانی حصہ چھوڑ دے۔

دُعا کے سلسلے میں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو دُعا درود و سلام کی معیت میں کی جائے' اس کے منظور و مقبول نہ ہونے کا تو کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ البتہ بعض پہلو قابلِ لحاظ ہیں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دعا کب قبول ہو گی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس کی فوری قبولیت کے خواہش مند ہوں لیکن اُس کا کچھ عرصے کے بعد قبول ہونا ہمارے لیے زیادہ فائدہ مند ہو۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم نادانستگی میں کوئی ایسی دعا کر بیٹھتے ہیں جس کا قبول ہونا بظاہر ہمارے لیے سُود مند نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا'اِس صورت میں اللہ کریم اس دعا کو اس صورت میں قبول فرماتا ہے جو ہمارے لیے کسی طرح نقصان رساں نہ رہے' ہر حیثیت سے فائدہ مند ہو۔

اصل میں کوئی بھی دعا مانگتے وقت اول و آخر درود و سلام پڑھنے کے بعد وہ معاملہ پورے یقین و اعتماد کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر چھوڑ دینا چاہیے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ کے مطلوبہ معاملے میں آپ کی بہتری کا نتیجہ سامنے نہ آئے۔ آزمائش شرط ہے۔

حواشی

☆ ۱ - جامع الترمذی۔ الجلد الثانی۔ ص ۱۸۶ / سنن النسائی۔ الجلد الاول۔ ص ۱۳۹ / سنن ابی داؤد۔ الجلد الاول۔ ص ۳۰۸

☆ ۲ - جامع الترمذی۔ الجلد الاول۔ ص ۷۶

☆ ۳ - ماہنامہ یٰسٓ کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۸

درود خوانی میں عدد کی اہمیت

اسلامی تعلیمات میں عدد کی اپنی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک دن کو ہزار سال کے برابر فرمایا ہے (۱) اور ایسے دن کا ذکر فرمایا ہے جو ہمارے پچاس ہزار سال کے برابر ہے (۲) اللہ کریم نے ایک رات کو ہزار مہینے سے بہتر ارشاد فرمایا ہے (۳) احادیثِ مبارکہ میں بھی عدد کی بڑی اہمیت ہے۔ مختلف احکام میں، مختلف معاملات میں عدد کی کوئی نہ کوئی صورت نظر آتی ہے اور جہاں جو عدد فرمایا گیا ہے، اسی کی اہمیت ہے۔

درودِ پاک کے حوالے سے دیکھیں تو بھی عدد کی بڑی اہمیت نظر آتی ہے کہ ایک بار درود شریف پڑھنے سے کس تعداد میں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (اسی کے پیشِ نظر بزرگانِ دین نے کسی خاص تعداد میں درود شریف پڑھنے کے بعض فوائد نقل کیے ہیں)

نسائی شریف کی ایک حدیثِ مبارکہ کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے کہ جو شخص ایک بار درود و سلام پیش کرتا ہے، اس کے کھاتے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں(۴) اس میں ایک اور دس کے اعداد خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

ایک روایت میں ہے، جو مومن جمعہ کے دن ایک بار درودِ پاک پڑھے گا، اللہ

تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہزار ہزار بار اس پر رحمت نازل فرمائیں گے' ایک ایک ہزار نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی اور اس کے ایک ایک ہزار گناہ معاف فرمائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس شخص کے ہزار درجات بلند کیے جائیں۔(۵)

ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اَسّی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔(۶)

امام طبرانی نے حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نورِ مجسم رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص صبح شام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا' قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہو گی(۷)

طبرانی میں یہ مرفوع حدیث بیان کی گئی ہے کہ جو شخص محبت سے

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدً وَّمَا ھُوَ اَھْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ پکارے گا'۔۔ اس کے لیے ستر فرشتے

ثواب لکھتے رہیں گے اور یہ عمل ایک ہزار صبح تک جاری رہے گا(۸)

اس نوجوان کا جو بد قسمتی سے نابینا ہو گیا تھا' پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے' وہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۵۰ء) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت! میں نابینا ہوں' میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ کریم مجھے روشنیٔ چشم عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا' میاں! درود شریف پڑھا کرو۔ اس نے عرض کیا' درود شریف تو میں پڑھتا رہتا ہوں۔ فرمایا! درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ جب نو لاکھ پورا کیا تو اللہ
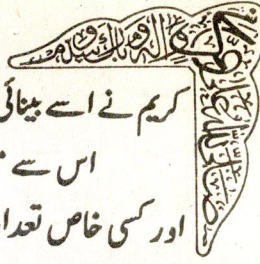
کریم نے اسے بینائی عطا فرمادی۔(۹)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود خوانی میں بھی عدد کی بڑی اہمیت ہے اور کسی خاص تعداد میں کوئی خاص درود شریف پڑھنے سے محیّر العقول واقعات سامنے آتے ہیں۔اس لیے گن کر درود و سلام پڑھنے کی عادت نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔

میں خود بھی پہلے گنے بغیر پڑھا کرتا تھا' بعض دوست اب تک گننے کو تردُّد خیال کرتے ہیں لیکن ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ گن کر درود و سلام پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں۔سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ گنے بغیر پڑھا جائے تو اتنا نہیں پڑھا جا سکتا جتنا گن کر پڑھا جا سکتا ہے۔ آپ نے پندرہ' بیس' پچاس مرتبہ پڑھا اور آپ کو کوئی ضروری کام آن پڑا۔ اگر آپ گن کر پڑھ رہے ہیں تو جو تسبیح آپ کے ہاتھ میں ہے' کم از کم اسے تو آپ ضرور مکمل کر ہی لیں گے۔ دوسری صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔ پھر درودِ پاک پڑھنے کا صِلہ بھی احادیثِ مبارکہ کی رُو سے تعداد کے لحاظ سے ملتا ہے' اس لیے کوشش کرنا چاہیے کہ گن کر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پیش کیا جائے۔

حواشی

☆ ۱۔ حج۔ ۲۲ : ۷۷

☆ ۲۔ معارج۔ ۷۰ : ۴

☆ ۳۔ سورہ القدر۔ ۹۷ : ۳

☆ ۴۔ سنن نسائی / مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا۔ فصل دوم

☆ ۵۔ محمد نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب (اردو ترجمہ) ص ۱۶۵

☆ ۶۔ محمد سعید شبلی۔ فضائل الصلوٰۃ والسلام۔ ص ۲۴

☆ ۷۔ ماہنامہ نیّس کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۹۱

☆ ۸۔ حافظ محمد زکریا سہارنپوری۔ فضائلِ درود شریف۔ ص ۴۳ / اشرف علی تھانوی۔ زاد السعید۔ ص ۱۰

☆ ۹۔ خلیل احمد رانا۔ انعاماتِ درود شریف۔ ص ۱۰' ۱۱
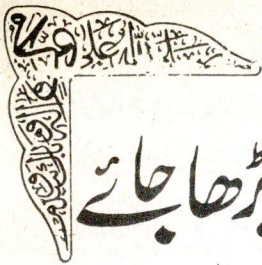
درودِ پاک کون سا پڑھا جائے

" اللہ کریم جل شانہ العظیم نے آیۂ درود میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا حضور حبیبِ خدا علیہ السلام والثنا کے دربار میں ہدیۂ درود بھی پیش کریں اور ہدیۂ سلام بھی۔ سلام پیش کرنے کے حکم کے ساتھ تاکید بھی ہے جس کا یہ معنیٰ بھی ہے کہ خوب سلام پیش کرو' یہ بھی ہے کہ یوں سلام پیش کرو جیسے سلام کرنے کا حق ہے۔ اور یہ مطلب بھی ہے کہ تسلیم ورِضا کی معیت میں سلام پیش کرو۔ اس طرح درود و سلام دونوں ضروری ہیں۔ چنانچہ کوئی بھی درود جس میں درود کے ساتھ ساتھ سلام کا اہتمام بھی ہو' پڑھا جا سکتا ہے۔ عُرفِ عام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود بھیجنے ہی کی بات کی جاتی ہے مگر دراصل اس سے مطلوب درود و سلام ہی ہوتا ہے۔ سلام کے بغیر درودِ پاک بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہیں ہوتی۔

یعنی ہر وہ درود شریف جس میں صلوٰۃ و سلام کے الفاظ ہوں' پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

درودِ ابراہیمی

کہا جاتا ہے کہ درودِ ابراہیمی درودِ پاک کے تمام صیغوں سے افضل ہے۔ اس درودِ پاک کے افضل ہونے کے بارے میں یہی دلیل نہایت مضبوط

ہے کہ سرکارِ والا تبار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے متعدد احادیث میں اس کی نسبت ارشاد فرمایا ہے۔ یہ درست ہے کہ مختلف احادیثِ پاک میں درودِ ابراہیمی کے ۲۱ مختلف صیغے ملتے ہیں۔ (۱) بہر حال، جو درودِ پاک ہم نماز میں پڑھتے ہیں، اس کے الفاظ بھی آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا فرمودہ ہیں لیکن اس درودِ پاک میں سلام نہیں ہے۔ اور سلام اس لیے نہیں ہے کہ سلام کی تعلیم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پہلے دی جا چکی تھی۔

آیۂ درودِ پاک کے نزول سے پہلے صحابہ سلام عرض کرنا جانتے تھے اور سلام عرض کیا کرتے تھے، نماز میں بھی، ویسے بھی۔ احادیث کی نو کتابوں (۲) میں پندرہ روایتیں ملتی ہیں جن میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثینِ کرام لکھتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سلام تو ہم جانتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ (۳) صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجیے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درودِ ابراہیمی ارشاد فرما دیا۔

آیۂ درودِ پاک کے واضح حکم کے ساتھ ساتھ ان احادیثِ مبارکہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ درودِ ابراہیمی بھی سلام کے بغیر نہیں پڑھنا چاہیے۔ صحابۂ کرام پہلے سلام پڑھتے تھے، پھر انھیں درودِ ابراہیمی تعلیم کیا گیا۔ یہی صورت نماز میں ہوتی ہے۔ پہلے ہم تشہّد میں سلام پیش کرتے ہیں، درودِ ابرہیمی کی باری بعد میں آتی ہے۔ اس لیے درود خوانی کے عمل میں درودِ ابراہیمی پڑھنا ہو تو ضروری ہے کہ شروع میں یا آخر میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

پڑھا جائے۔

پھر، ---- درودِ ابراہیمی کے الفاظ چونکہ آقا و مولا حضور سرورِ کائنات
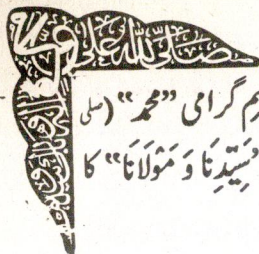
علیہ السلام والصلوٰۃ نے خود ارشاد فرمائے، اس لیے اس میں صرف اسمِ گرامی "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمایا۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ اس میں "سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا" کا اضافہ کرلیں (۴)۔

ان تمام حقائق کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ درودِ ابراہیمی یوں پڑھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کتبہ قریشی

(ترجمہ۔ یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ بے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ و برتر ہے۔ یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت بھیجی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ و برتر ہے۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو)

درودِ تاج

درودِ تاج کے الفاظ محبت و عقیدت کی زبان سے ادا ہوئے ہیں۔ اس کی مقبولیت میں شک شُبہے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قاری سلیمان پھلواروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی قدس سرہ العزیز نے درودِ تاج حضور علیہ السلام والثنا کی بارگاہ میں پیش کیا اور قبولیت اور منظوری کی سند پائی۔(۵) علما لکھتے ہیں کہ اس درودِ پاک کے پڑھنے والے کو حضور جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ بابرکت میسر آئے گی۔ (۶) یہ درودِ پاک ایصالِ ثواب کے لیے بھی پڑھا جاتا ہے۔

درودِ تاج کی جو عبارت معروف ہے' اس میں "وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی مَقَامُہٗ" ہے۔ میرا خیال ہے' کہیں نقل کرنے میں ایسا ہو گیا ہے کیونکہ سدرۃ المنتہی میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام نہیں ہے۔ اس لیے درودِ تاج کو یوں پڑھنا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ○
دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ
وَالْاَلَمِ ○ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ
مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ○ سَيِّدِ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ ○ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ
مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ○ شَمْسِ الضُّحٰى
بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ
الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ○ جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط
شَفِيْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ○
وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ
مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَفَوْقَ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ
وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ
الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ
رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ
الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ

مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ○ يٰٓاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(ترجمہ۔ یا اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تاج والے ہیں، معراج والے ہیں، براق والے ہیں، علم والے ہیں، بلا، وبا، قحط، مرض اور غم دور کرنے والے ہیں۔ ان کا نام لکھا ہوا اور بلند کیا ہوا ہے، لوح و قلم میں مشفوع، منقوش ہے۔ عرب و عجم کے سردار ہیں، ان کا جسم بیت و حرم میں مقدس، معطر، مطہر اور منور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے ہیں۔ چودھویں کے ماہِ منیر، بلندی کے صدر اور ہدایت کے نور ہیں۔ مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ ہیں۔ اچھی عادات والے اور تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جُود و کرم ہیں۔ اللہ کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم ہے۔ براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر ہے۔ سدرۃ المنتہٰی سے بلند تر اُن کا مقام ہے۔ قابَ قوسین (قربِ الٰہی) ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود ہے۔ تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے اور غربا سے اُنس رکھنے والے ہیں۔ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ عاشقوں کی راحت ہیں۔ مشتاقوں کی مراد ہیں، عارفوں کے آفتاب ہیں۔ اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لیے چراغ ہیں، مقربین کے لیے شمع فروزاں ہیں، فقیروں، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے ہیں۔ ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی ہیں۔ دونوں قبلوں کے امام اور دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ قابَ قوسین والے، دونوں
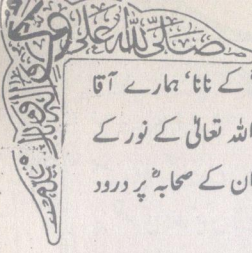
مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے نانا' ہمارے آقا اور ثقلین کے والی ابوالقاسم حضرت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور کے نور ہیں۔ اے اُن کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! ان پر' ان کی آل پر' ان کے صحابہؓ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے)

درودِ تنجینا

شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سب کتابوں میں مرقوم ہے کہ ان کا جہاز ڈوبنے لگا تو حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں انھیں یہ درودِ پاک سکھایا کہ جہاز والے پڑھیں۔ انھوں نے تین سو بار پڑھا تو جہاز چل پڑا۔ ہر قسم کی دُنیوی یا اُخروی حاجت کے لیے اسے پڑھنے سے مراد پوری ہو جاتی ہے۔ قبولیتِ دُعا کے لیے اکسیر ہے۔ درودِ تنجینا کو درجِ ذیل صورت میں پڑھنا زیادہ مناسب ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يَا اِلٰهِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔

(ترجمہ۔ یا اللہ! درود اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے

آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آل پر۔ ایسا درود جو ہمیں تمام ہولناکیوں اور آفات سے نجات عطا فرمائے اور اس کے ذریعے تُو ہماری تمام حاجتیں پوری فرما دے۔ اور اس کے ذریعے تو ہمیں تمام بُرائیوں سے پاک فرما دے۔ اور اس کے ذریعے تو ہمیں انتہائی بلند مقاصد تک پہنچا دے جو ہر قسم کی بھلائیوں سے متعلق ہوں' زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔ بے شک تو دعاؤں کو مقبول فرمانے والا' اور درجات کو بلند کرنے والا ہے۔ اور اے حاجتوں کو پورا کرنے والے اور سخت مشکلات میں پوری مدد فرمانے والے' اور اے بلاؤں کو دور کرنے والے اور اے مشکلات کو حل کرنے والے! میری فریاد سن' میری مدد فرما اور میری عرض قبول فرما۔ یا الٰہی! تحقیق تو ہی ہر چیز پر قادر ہے)۔

اگر مل بیٹھ کر یا اجتماعی دعا میں پڑھیں تو آخر میں یوں پڑھیں۔ "**اَغِثْنَا اَغِثْنَا اَغِثْنَا یَا اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر**"۔

درودِ شفا

دل کے اَمراض' بدن کے ہر قسم کے مرض اور آنکھوں کے سب اَمراض سے شفایابی کے لیے درودِ شفا تیر بہدف ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْأَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْأَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا.
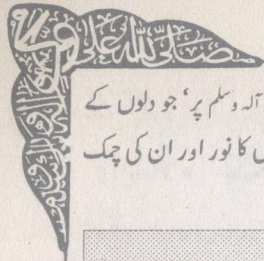
(ترجمہ۔ یا اللہ درود اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر' جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں' اور جسموں کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں' اور ان کی آل پر' اور اصحاب پر)

ندائیہ درود و سلام

ہم جب "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کہتے ہیں تو اپنے ربِّ جلیل کی بارگاہ میں گزارش کرتے ہیں کہ وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے'۔۔۔۔۔ اور یہ صورت ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند بھی فرمائی ہے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درودِ ابراہیمی تعلیم فرمایا تو اس سے پہلے جو سلام آتا ہے' اس میں ندائیہ صیغہ استعمال ہوتا تھا' اور اب تک ہو رہا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

(اے نبی' آپ پر سلام' رحمت اور برکت ہو)

میرے خیال کے مطابق ہمیں حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے ہدیۂ درود و سلام ضرور پیش کرنا چاہیے۔ اس سے ایک تو حاضری اور حضوری کی کیفیتوں سے سرشاری نصیب ہوتی ہے۔ دوسرے' یہ اللہ کریم جل جلالہ کے حکم کی سیدھی سیدھی تعمیل ہے۔ اگر ہم کبھی ندائیہ درودِ پاک نہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں پوچھ سکتا ہے کہ میں نے تو درود و سلام کا حکم جاری کرنے سے پہلے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھا تھا کہ میں اور فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ لیکن تم ہر بار گزارش کرتے ہو کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ کبھی تو خود بھی درود و سلام پیش کر لیا کرو۔ چنانچہ اگر ہم ندائیہ صیغہ میں درود و سلام کا ہدیہ بارگاہِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پیش کرتے ہیں تو اللہ کریم کے حکم کی ٹھیک ٹھیک تعمیل میں لگے ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں ذاتی تجربہ یہ ہے کہ جب میں پہلی بار اپنے اور آپ

کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کے دربار میں حاضر ہوا تو دو تین دن تک "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" پڑھتا رہا۔ پھر مجھے القا ہوا کہ میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنے کی سیدھی راہ پر گامزن نہیں ہوں۔ اگر آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ "تمہیں میرے پہلو میں سوئے ہوئے میرے دو ساتھی نظر نہیں آئے کیا؟ اور وہ سامنے جنتُ البقیع میں آرام فرما اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہؓ کرام (رضی اللہ عنہم) دکھائی نہیں دیتے" تم اُن پر سلام کیوں نہیں بھیجتے؟ تو میرے پاس کوئی جواب نہیں ہو گا۔ چنانچہ میں نے اُس دن سے یہاں بھی اور وہاں بھی یہ وظیفہ بنا لیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ پڑھتا ہوں۔ ہم سب کو یہی اہتمام کرنا چاہیے۔

مختلف سلاسل کے درود شریف

صلوٰۃِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سرچشمۂ جُود و کرم ہیں اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج)

صلوٰۃِ چشتیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
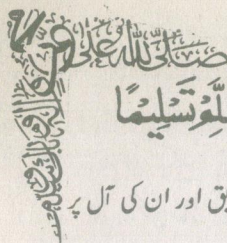
كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّ اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر ذرہ کی گنتی کے مطابق اور ان کی آل پر درود اور سلام اور برکت بھیج)

صلوٰۃِ نقشبندیہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نِّبْرَاسِ الْاَنْبِيَآءِ وَنَيِّرِ الْاَوْلِيَآءِ وَزِبْرِقَانِ الْاَصْفِيَآءِ وَيُوْحِ الثَّقَلَيْنِ وَضِيَآءِ الْخَافِقَيْنِ

(یا اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمارے آقا و مولا' انبیا کے چراغ' اولیا کے آفتاب تاباں' برگزیدہ بندوں کے ماہِ درخشاں' ثقلین کے سورج' مشرق و مغرب کی ضیا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیج)

صلوٰۃِ خضریہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

(اللہ تعالیٰ اپنے حبیب' ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود' برکت اور سلام بھیج)

صلوٰۃِ کمالیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَمَا لَانِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ۔
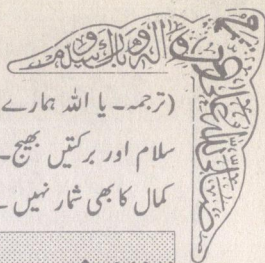
(ترجمہ۔ یا اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نبیٔ کامل پر اور آپ کی آل پر درود و سلام اور برکتیں بھیج۔ ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہا نہیں کہ اس نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کمال کا بھی شمار نہیں ہے)

درودِ مدینہ

میرے محترم دوست تسنیم الدین احمد فریدی نے یہ درودِ پاک ترتیب دیا اور نومبر ۱۹۸۹ میں جب مجھے پہلی بار مدینۂ طیبہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، تو میری ڈیوٹی لگائی کہ میں آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں یہ درود شریف پیش کروں۔ میں وارفتگیٔ شوق میں اسے ساتھ لے جانا بھول گیا۔ ۱۴ نومبر کو مدینۂ طیبہ پہنچا تو اپنی طرف سے دو نفل پڑھنے کے بعد دو نفل تسنیم الدین احمد کی طرف سے پڑھے اور گزارش کی کہ یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مَیں درودِ مدینہ ساتھ لانا بھول گیا ہوں لیکن انھوں نے محبت و عقیدت کے جن جذبات کے ساتھ یہ درود لکھا اور جس ذوق سے آپ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہا ہے، وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ اسے قبول فرمالیں تو اُن کی عاقبت سنور جائے گی اور میرا بھرم رہ جائے گا۔۔۔۔۔۔ اسی رات تسنیم الدین احمد کو خواب میں مدینۂ طیبہ سے درودِ مدینہ کی قبولیت کا اشارہ مل گیا۔

درودِ مدینہ پڑھنے والے نو حضرات کو دسمبر ۱۹۹۲ میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور کیا گیا۔ میرا اعتقاد ہے کہ درودِ مدینہ کا وظیفہ مدینۂ معظمہ میں حاضری کی سعادت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّیْتَ عَلَیْہِ اَنْتَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَالْاَنْبِیَآءُ وَالصَّحَابَۃُ وَالْاَوْلِیَآءُ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ وَجَمِیْعُ

الْمَخْلُوْقَاتِ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَمِثْلَمَا صُلِّيَ عَلَيْهِ حَتّٰى الْاٰنِ وَيُصَلّٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَبَعْدَ هَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ط

(ترجمہ۔ اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اتنا درود بھیج جتنا تو نے اور ملائکہ' انبیاءِ کرام علیہم السلام' صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' اولیاءِ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اور تمام مسلمان مردوں' عورتوں اور تمام مخلوقات نے اور مدینۂ طیبہ کے رہنے والوں نے اب تک بھیجا اور قیامت تک اور اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر بھیجا جائے گا۔ اور برکت اور خوب سلام بھیج۔ آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی آل پر اور اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پر بھی۔

قصیدۂ بُردہ شریف

یہ امام شرف الدین محمد بن سعید البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا نعتیہ قصیدہ ہے۔ وہ ناقابلِ علاج مَرَض میں گرفتار تھے' خواب میں ان کی قسمت جاگی' سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے' قصیدہ سنا اور اپنی چادر مبارک عطا فرمادی۔ یہ اٹھے تو بسترِ علالت سے بھی اٹھ گئے۔ اب یہ قصیدہ دنیا بھر میں شفائے اَمراض کے لیے بھی پڑھا جاتا ہے اور حصُولِ برکت اور منفعتِ دین و دنیا کے لیے بھی۔

سب سے پہلے یہ شعر پڑھا جاتا ہے اور یوں اِس قصیدے کی ابتدا درودِ پاک سے ہوتی ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(اے میرے مالک! ہمیشہ ہمیشہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود اور سلام بھیج جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں) یہ موزوں الفاظ میں درودِ پاک ہے۔ ویسے بھی کتابوں میں لکھا ہے کہ شفائے اَمراض کے لیے یہ قصیدۂ مبارکہ پڑھنے سے پہلے

اور قصیدہ پڑھنے کے بعد سترہ مرتبہ درودِ پاک پڑھا جائے۔ (۷) میں نے مدینۂ طیبہ میں ہونے والی محافلِ میلاد میں دیکھا ہے کہ پہلے قصیدۂ بردہ کے پانچ سات اشعار مل کر پڑھے جاتے ہیں، پھر نعت خوانی یا گفتگو ہوتی ہے۔

مختصر ترین درُود شریف

عام طور سے درودِ پاک کی کتابوں میں اس درود شریف کا ذکر نہیں ہوتا حالانکہ یہ مکمل درودِ پاک ہے اور سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

یا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

جب ہم آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسمِ گرامی لیتے ہیں یا سُنتے ہیں یا لکھتے ہیں یا پڑھتے ہیں تو ہم پر درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے اور عام طور پر ہم یہی درودِ پاک پڑھتے ہیں۔ اس لیے اگر مستحب درودِ پاک پڑھنا ہو تو بھی یہ درودِ پاک پڑھا جا سکتا ہے۔ اہلِ سُنّت و جماعت عموماً "صلی اللہ علیہ وسلم" کہتے ہیں جبکہ علّامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ "ارشادِ باری کی تعمیل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود کے جو الفاظ امت کو تلقین فرمائے، ان میں "علیٰ آلِ محمد" کے الفاظ بھی شامل ہیں جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان وارد ہے۔ "قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ"۔ اگر کسی روایت میں "آلِ محمد" کے الفاظ نہیں تو اس کی بجائے ذُرِّیَّتِہٖ کے الفاظ موجود ہیں اور ابوداوٗد کی روایت میں تو ذُرِّیَّتِہٖ کے ساتھ اَھْلِ بَیْتِہٖ کے الفاظ بھی وارد ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کے درود کا اختصار "صلی اللہ علیہ وسلم" نہیں

بلکہ اس کا اختصار "صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" ہے۔ (۸)

جو مومن زیادہ سے زیادہ اور بڑے بڑے محبت کے صیغوں والے درود شریف پڑھنا چاہیں، ان کے لیے کئی کتابیں موجود ہیں۔ پیر عبدالغفار شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر درودِ پاک اکٹھے کرتے اور چھپواتے رہے۔ خواجہ عبد الرحمٰن چھوہردی علیہ الرحمہ نے درودِ پاک کے تیس پارے مرتب کیے جو چھپے ہوئے ہیں۔ اب صاحبزادہ طیبُ الرحمٰن انھیں حُسنِ کتابت و طباعت کے اہتمام کے ساتھ شائع کرنے والے ہیں۔ لیکن عام آدمی کے لیے درود و سلام کے جو صیغے ہم نے نقل کیے ہیں، وہ کافی ہیں۔

حواشی

☆ ۱ - ماہنامہ "نعت" لاہور۔ درود و سلام حصہ اول۔ اکتوبر ۱۹۸۹۔ ص ۷۴ - ۷۹

☆ ۲ - صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن دارمی۔ سنن نسائی۔ سننِ ابنِ ماجہ۔ سننِ ابوداؤد۔ کنز العمال۔ مسندِ احمد بن حنبل۔ مستدرک حاکم

☆ ۳ - ویسے اب بعض اہلِ حدیث حضرات نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اس سلام کو بھی یوں بدل دیا ہے۔ "السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ"۔ (قرآن مجید۔ ترجمہ از شاہ رفیع الدین و نواب وحید الزمان۔ تفسیری حاشیہ از محمد عبدہ، الفلاح۔ ص ۵۱۰)

☆ ۴ - پروفیسر ابوبکر غزنوی (اہلِ حدیث) کا مضمون "درود شریف۔ فوائد و فضائل" (ماہنامہ "نعت"۔ نومبر ۱۹۸۹۔ ص ۳۸)

☆ ۵ - درود شریف کے فوائد۔ ص ۳۲، ۳۳

☆ ۶ - یٰسٓ کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۱۹۰

☆ ۷ - فضل احمد عارف۔ برکاتِ بردہ۔ ص ۱۰۰ / قصیدہ بردہ شریف مترجم مطبوعہ تاج کمپنی لاہور۔ ص ۱

☆ ۸ - احمد سعید کاظمی، علامہ۔ درودِ تاج پر اعتراضات کے جوابات۔ ص ۹۲، ۹۳

ہر درود میں سیّدنا و مولانا کا اضافہ

ابنِ ماجہ میں حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب تم حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجا کرو تو اسے سنوار لیا کرو۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ ویسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

ہم اپنے کسی بُزرگ کا ذکر کریں تو کبھی ان کے نام سے نہیں کرتے۔ "بھائی جان نے یہ کہا" اور "قبلہ والد صاحب فرمایا کرتے تھے" کہتے ہیں۔ پھر یہ کیسے مناسب ہے کہ دو جہاں کے مالک و مختار و مطاع صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ احترام و تکریم کے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔

ترمذی شریف میں حضرت ابُو سعید خُدری رضی اللہ عنہ کی اور بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، حضور سیدُ الکونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر فخر نہیں کرتا۔ مُلّا علی قاری رحمہ اللہ علیہ نے سَیّد کے معنیٰ میں لکھا ہے، سیّد وہ ہے جس کی بارگاہ میں لوگ اپنی حاجتیں پیش کریں۔ (۱) علامہ خفاجی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور سیدُ العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیادت دنیا و آخرت میں تمام لوگوں کے لیے ہے بلکہ ساری مخلوقات کے لیے ہے۔ (۲) اسی طرح بقول پروفیسر ابوبکر
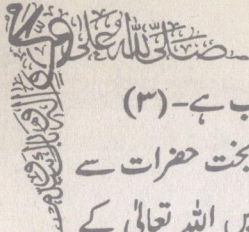
غزنوی مرحوم، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو "مولانا" کہنا عین حُسنِ ادب ہے۔ (۳)

چنانچہ درود و سلام کی اہمیت سمجھ لینے والے خوش بخت حضرات سے گزارش ہے کہ درود و سلام کا جو صیغہ بھی پڑھیں، اس میں اللہ تعالیٰ کے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نامِ نامی سے پہلے "سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا" کہیں۔ یقیناً یہ کام خدا و رسولِ خدا (جل شانہ، و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خوشنودی کا باعث ہو گا اور آپ اس کے فیوض و برکات کو دیکھتی آنکھوں دیکھیں گے۔

حواشی

☆ ۱- شرح شفا بحوالہ نیس کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۳۹

☆ ۲- نسیم الریاض۔ جلد دوم۔ ص ۳۲۰

☆ ۳- نعت (ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام حصہ دوم۔ نومبر ۱۹۸۹۔ ص ۴۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
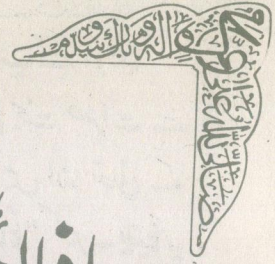
اذان کے ساتھ درود و سلام

بعض لوگ اذان کے آغاز میں یا اس کے بعد درود و سلام پڑھے جانے پر اعتراض کرتے ہیں' اسے اذان میں اضافہ گردانتے ہیں۔ بعض حضرات وضاحتی جواب میں کہتے ہیں کہ وہ اذان اور درود پاک کے درمیان وقفہ دیتے ہیں۔ میرے نزدیک نہ یہ اعتراض درست ہے' نہ جواب۔

درود و سلام پڑھنے کے سلسلے میں کوئی وقت مقرر ہے' نہ کوئی خاص طریقہ۔ اذان اور درود پاک میں فرق بھی ہے اور اس کی اقدار مشترک بھی ہیں۔ اذان سنت موکدہ ہے' بعض کے نزدیک واجب ہے اور درود و سلام کہیں فرض ہے' کہیں مستحب۔ لیکن مستحب بھی پڑھنے کے لحاظ سے ہے' ثواب کے اعتبار سے فرض ہی ہے۔ اذان کے الفاظ مقرر ہیں' درود پاک کے الفاظ مقرر نہیں ہیں' یہ کسی صیغے میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اذان کے اوقات مقرر ہیں' درود و سلام کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ معنی یہ ہے کہ اذان کے ساتھ پڑھنے بھی میں کوئی حرج نہیں۔ اذان کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے دی جاتی ہے' درود شریف کے لیے کوئی سمت مقرر نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اذان دینے والا عاقل ہونا چاہیے' درود و سلام پڑھنے والا عاقل و بالغ نہ بھی ہو تو پڑھ سکتا ہے۔ لیکن مفہوم یہ ہے کہ جو اذان دے سکتا ہے' وہ بھی درود و سلام پڑھ سکتا ہے۔ اذان کے وقت موذن کانوں
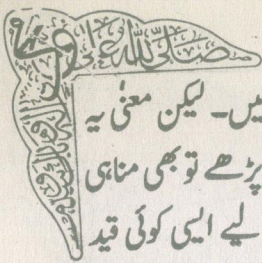
میں انگلیاں دیتا ہے' درود و سلام کے لیے ایسی کوئی قدغن نہیں۔ لیکن معنٰی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کانوں میں انگلیاں دے کر درود شریف پڑھے تو بھی مناہی نہیں ہے۔ اذان کھڑے ہو کر دی جاتی ہے' درود خوانی کے لیے ایسی کوئی قید نہیں۔ یعنی درودِ پاک بیٹھ کر بھی پڑھا جا سکتا ہے' کھڑے ہو کر بھی۔

اذان اور درود و سلام میں فرق یہ ہے کہ اذان کے سلسلے میں کچھ قیود ہیں' درود و سلام کے معاملے میں نہیں۔ اور ان میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ جس صورت میں' جس وقت' جس کیفیت و حالت میں اور جس طرح اذان دی جا سکتی ہے' اس طرح بھی درود و سلام پڑھا جا سکتا ہے۔

اب درود و سلام کے حکم اور اذان کے حکم کی حیثیت بھی دیکھ لینا چاہیے۔ درود و سلام کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اس حقیقت کے اعلان کے بعد دیا ہے کہ وہ خود اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں۔ اذان کا حکم قرآنِ پاک میں نہیں ہے۔ اس بارے میں تو صلاح مشورہ کیا گیا' مختلف صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) نے اپنی اپنی رائے دی کہ نماز کا وقت ہو جائے تو مسلمانوں کو اس کی اطلاع دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے'۔ پھر اذان کے الفاظ بھی صحابی ہی کے تجویز کردہ ہیں (یہ درست ہے کہ آقا و مولائے کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے ان کی منظوری عطا فرمائی)۔ اذان ایک فرض کی طرف بلانے کا طریقہ ہے اور درود و سلام ثواب کے لحاظ سے فرض ہے اور اللہ کریم جل و علا کے حکم کی تعمیل ہے اور سنتِ خداوندی ہے ۔۔۔ اس لیے اگر اذان سے پہلے یا بعد میں درودِ پاک پڑھ لیا جائے تو ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اذان میں یہ اضافہ خوش آیند ہے' اس سے اذان کو چار چاند لگ جائیں گے' اس کی تنقیص کا کوئی موقع نہیں۔

پھر' درود و سلام تو نماز میں پڑھا جاتا ہے' وہ نماز کا حصہ ہے۔ اگر اذان کا حصہ بن جائے تو کیا حرج ہے!
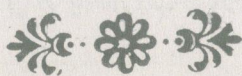
زیارتِ حرمین کے موقع پر درود و سلام

حرمِ مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضری کے دوران تو محض عقیدت وارادت کے جذبات اور درود و سلام کا ہدیہ درکار ہوتا ہے جو بارگاہ نبوی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں پیش کیا جاتا رہے۔ حرمِ کعبۂ معظمہ میں ہر قدم پر راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے' یہاں کیسے چلنا ہے' یہاں کیا کرنا ہے' یہاں کیا پڑھنا ہے۔ لوگ حج و زیارات میں رہنمائی کے لیے شائع کردہ کتابیں پڑھتے ہیں' دعائیں یاد کرتے ہیں یا وہاں کتاب کھولے دعائیں پڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ میں جب پہلی بار زیارتِ حرمینِ شریفین کی غرض سے گیا تو کچھ دعائیں مجھے آتی تھیں لیکن دل کہتا تھا' درود و سلام ہی پڑھتے رہنا۔ میں نے دل میں سوچا کہ مکہ مکرمہ میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی" والا درود و سلام اور مدینۂ طیبہ میں "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" پڑھوں گا۔ وہاں گیا تو یہ التزام بھی نہ رکھ سکا۔ کبھی کعبۃ اللہ میں کوئی دعا پڑھنا شروع کر بھی دیتا تو تھوڑی دیر بعد معلوم ہوتا کہ درودپاک پڑھ رہا ہوں۔ پھر میں نے یہ تردُّد بھی چھوڑ دیا اور درود و سلام کے مختلف صیغے ہی پڑھتا رہا۔ مزا تو میں لیتا رہا لیکن کبھی کبھی یہ خیال بھی آتا کہ پتا نہیں' عمرہ قبول بھی ہوا یا نہیں۔ پھر میں نے بعض کتابوں میں یہ واقعہ دیکھا تو مطمئن ہو گیا' اور اب ہر بار ہر قدم پر یہی وظیفۂ خدا و ملائکہ زبان

پر جاری رہتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت سُفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ طوافِ کعبہ میں مشغول تھے کہ ایک شخص کو دیکھا جو اس وقت تک زمین سے قدم نہیں اٹھاتا تھا جب تک حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھ لیتا تھا۔ حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے پایا، منیٰ میں، عرفات میں ہر جگہ دیکھا، وہ قدم اٹھاتا ہے تو درودِ پاک پڑھتا ہے، قدم رکھتا ہے تو اسی وظیفے میں مشغول ہے۔ حضرت سُفیان ثوری علیہ الرحمہ کہتے ہیں، میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم اللہ کی حمد وثنا کے بجائے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھ رہے ہو حالانکہ ہر وِرد کے لیے اپنا اپنا مقام مقرر ہے۔ اس شخص نے ان کا نام پوچھ کر واقعہ بتایا کہ میں اور میرا والد حج کے لیے نکلے۔ راستے میں والد فوت ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے، آنکھیں نیلی اور سر خنزیر (یا گدھے) کے سر کی طرح ہو گیا ہے۔ میں سخت گھبرایا اور مغموم و پریشان ہو کر سر زانو میں دے کر بیٹھ گیا تو اونگھ آ گئی۔ دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت حسین و جمیل اور پاکیزہ صُورت تشریف لائے۔ انہوں نے میرے باپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ میں نے ان کا دامن تھام کر عرض کیا کہ آپ کون ہیں جو مجھے اس رنج و غم سے نجات دے رہے ہیں۔ انھوں نے اپنا اسمِ گرامی بتایا تو معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا، اور بھی بہت سی عاداتِ بد میں گرفتار تھا لیکن اس کے باوجود یہ درود و سلام ضرور پڑھتا تھا۔ اس لیے میں اس کی مدد کو پہنچا ہوں۔ (۱)

مدارج النبوت میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں کہ جب مجھے حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نے مدینۂ طیبہ کے مبارک سفر

کے لیے رخصت کیا تو ارشاد فرمایا کہ یاد رکھو' اس سفر میں فرائض کو ادا کرنے کے بعد نبیُ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے سے بلند تر کوئی عبادت نہیں ہے۔ میں نے درودِ پاک کی تعداد دریافت کی تو فرمایا' یہاں کوئی تعداد معیّن ہی نہیں ہے۔ جتنا ہو سکے' پڑھو۔ اسی میں رطبُ اللّسان رہو اور اسی رنگ میں رنگے جاؤ۔ (۲)

شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ حج و عمرہ' تلبیہ' صفا و مروہ پر' احرام کی حالت میں درود و سلام کو ضروری گردانتے ہیں۔ (۳)

میں نے ستمبر ۱۹۸۹ میں ایک نعت کہی جس میں کہا تھا:

گیا جو عمُرے کو مجھ سا عاصی' تو مکہ میں بھی' مدینہ میں بھی
ادا کرے گا یہی فریضہ' صلوٰۃ کافی' سلام زیادہ

اور خدا کا شکر ہے کہ میں اس فریضے میں کسی لمحے غافل نہ رہا۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ کریم جل جلالہ' نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اپنے تعلق محبت کی خاطر میرا یہ عمل قبول فرمالیا ہو گا۔

حواشی

☆ ۱- تنبیہ الغافلین۔ ص ۱۶۱ بحوالہ معارج النبوت (اردو ترجمہ)۔ جلد اول۔ ص ۳۲۸ (امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی اس واقعے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شیخ جفص بن حسن سمرقندی نے اپنے استاذ کی زبانی ان کے باپ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے۔ اردو ترجمہ۔ سعادت الدارین۔ جلد اول۔ ص ۳۴۶) نزہۃ الناظرین ۳۲ و رونق المجالس صفحہ ۱۰ بحوالہ آب کوثر از مفتی محمد امین۔ ص ۱۵۴/ القول البدیع۔ ص ۲۴۰

☆ ۲- مدارج النبوت۔ حصہ اول (اردو ترجمہ) ص ۵۷۵

☆ ۳- ایضاً۔ ص ۵۶۶

جمعہ اور پیر کو درود بھیجنے کی فضیلت

مشکوٰۃ شریف میں حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ نے ارشاد فرمایا، تمہارے لیے دنوں میں جمعہ کا دن بہترین ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا۔ اسی دن پہلا صُور ہو گا، اسی دن دُوسرا صُور پھنکے گا۔ پس جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا کرو۔ (۱)

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے کہ جس نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی، تیس دنیا کی (۲) آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی بھی منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار (یا اسی بار) درود شریف بھیجے، اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (۳)

جمعۃ المبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن اُن کا وصال ہوا تو میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن درود بھیجنے کو فضیلت عطا فرما دی ــــــــــــ اور، جس دن میرے آقا، کائنات کے آقا و مولا علیہ التحیہ والثنا نے اس دنیائے آب و گِل میں تشریف ارزانی فرمائی تھی اور اسی دن

اپنے محب و محبوبؐ خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے' اس دن کا کیا مقام ہو گا اور اس دن درود خوانی کی کس قدر فضیلت ہو گی۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "پیر کے دن میری ولادت ہوئی تھی اور اسی دن مجھ پر وحی کا نزول ہوا تھا"۔ (۴)

پیر کا یہی شرف بہت بڑا ہے لیکن اسی شرف کی نسبت سے پیر کے دن کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس دن سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی' (۵) حضور سیدِ آدم و بنی آدم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح بھی پیر کے دن ہوا۔ نزولِ وحی کے تین برس بعد اعلانِ نبوت بھی پیر کے دن ہوا۔ معراج پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیر کے دن بلایا' ہجرتِ مدینہ میں بھی پیر کو خاص اہمیت حاصل رہی' تحویلِ قبلہ بھی پیر ہی کا واقعہ ہے' حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح پیر ہی کو ہوا' بہت سے غزوے پیر کے دن لڑے گئے یا پیر کو فتح ہوئی۔ صلح حدیبیہ' عمرۃ القضا' فتح مکہ' حجۃ الوداع سب پیر ہی کو ہوئے۔ آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مستقل قیام کے لیے پیر ہی کو تشریف لے گئے اور پیر ہی کو وہاں سے اپنے خالقِ حقیقی کے پاس تشریف لے گئے۔ (۶)

ان حالات میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم جمعۃ المبارک کو بھی اور پیر کے دن بھی درود و سلام کی کثرت کریں اور اس طرح خوشنودیٔ خُدا و رسولِ خدا (جل شانہ' وصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا مقصد حاصل کر لیں۔

حواشی

☆ ۱- سُننِ ابو داؤد- سنن نسائی- سنن دارمی- بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح- باب الجمعہ- فصل دوم

☆ ۲- نسیم الریاض- الجلد الثالث- ص ۵۰۱
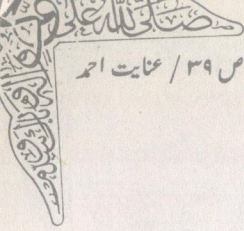
☆ ٣ - یصلون علی النبی۔ ص ١٢٧ / تبلیغی نصاب۔ فضائلِ درود شریف۔ ص ٣٩ / عنایت احمد کاکوروی۔ فضائلِ درود و سلام۔ ص ٢٦ / آبِ کوثر۔ ص ١٥١، ١٥٢

☆ ٤ - صحیح مسلم۔ کتاب الصیام

☆ ٥ - ماہنامہ "الوارث" کراچی۔ اپریل ١٩٩١۔ ص ٣٧، ٣٨

☆ ٦ - شہناز کوثر۔ حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت۔ اختر کتاب گھر، لاہور۔ ١٩٩١

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّیْتَ عَلَیْہِ
وَمَلٰٓئِکَتُکَ وَجَمِیْعُ مَخْلُوْقَاتِکَ حَتّٰی
الْاٰنِ وَتُصَلِّیْ عَلَیْہِ اِلَی الْاَبَدِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت مُحمّد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر اُتنی تعداد میں دُرود اور خُوب
سلام بھیج جتنی تعداد میں تُو نے اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام
مخلُوقات نے آج تک بھیجا اور ابد تک بھیجتے رہیں گے۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوائدِ درود و سلام۔ واقعات کی روشنی میں

آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے

۱۔ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ کو اہلِ بغداد دیوانہ خیال کرتے تھے۔ وہ ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ علیہ کے پاس آئے تو انھوں نے شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سوال پر بتایا کہ انھوں نے خواب میں شیخ شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بوسہ لیتے دیکھا ہے۔ اور وجہ یہ ارشاد فرمائی ہے کہ شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

"لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولّوا فقل حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت و هو رب العرش العظیم اور اس کے بعد تین مرتبہ "صلّی الله علیك یا محمد" پڑھتا ہے (۱)

۲۔ محمد بن مطرف رحمہ اللہ علیہ ہر روز ایک خاص تعداد میں درود و سلام پڑھ کر سوتے تھے۔ ایک دن خواب میں حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لے آئے۔ فرمایا، تو جس منہ سے مجھ پر درود پڑھتا ہے، لا، میں اُسے بوسہ دوں۔ انھوں نے شرم سے سر جھکا لیا تو سرکارِ والا تبار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

رُخسار پر بوسہ دیا۔ رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپیٹیں نکلتی رہیں۔ (۲)

۳۔ حضرت یحییٰ کرمانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابو علی بن شاذان علیہ الرحمہ کے پاس تھے۔ ایک نوجوان آیا' ابو علی کے بارے میں پوچھ کر انھیں بتایا کہ حضور آقا و مولا علیہ التحیہ والثنا نے خواب میں مجھے فرمایا ہے کہ آپ سے مل کر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچا دوں۔ حضرت ابو علی نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اس کرمِ بے انتہا کے لائق میرا اور تو کوئی عمل نہیں' بس میں احادیث پڑھا کرتا ہوں اور جہاں حضور نبیٔ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا نامِ پاک یا ذکرِ پاک آتا ہے' درود و سلام پڑھتا ہوں۔ (۳)

"امتی ہو تو درود و سلام کا تحفہ کیوں نہیں بھیجتے"

مُلّا معین واعظ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نیک' پرہیزگار' پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کے باوجود درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کرتا تھا۔ خواب میں زیارتِ رسولِ انام علیہ الصلوۃ والسلام سے مشرف ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ بار بار سامنے آتا لیکن توجّہ نصیب نہ ہوئی۔ عرض کی' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا' نہیں۔ میں تجھے پہچانتا نہیں ہوں۔ عرض کی' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ کا امتی ہوں۔ فرمایا' امتی ہو تو درود و سلام کا تحفہ کیوں نہیں بھیجتے۔ پھر وہ شخص درود پاک کا عامل ہو گیا۔ (۴)

درود خواں کو خوش نہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوئے

حضرت ابو محمد جزری قدس سرہ کہتے ہیں' ایک دن ہماری رباط (سرائے) میں ایک مفلوکُ الحال نوجوان آیا اور آتے ہی دو رکعت پڑھ کر درودِ پاک پڑھنے بیٹھ گیا۔ شام کو ہمیں شاہی پیغام ملا کہ سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں

دعوت ہے۔ میں نے اس دُرویش سے بھی چلنے کو کہا۔ اس نے کہا' مجھے بادشاہ کے ہاں جانے کی ضرورت نہیں' ہاں میرے لیے گرم گرم حلوہ لیتے آنا۔ حضرت جزری کہتے ہیں' میں نے سوچا' میں کوئی اس کا ملازم ہوں چنانچہ میں حلوہ نہیں لایا۔ رات کو خواب میں حضور سیدُ الانبیاء علیہ الصلوۃ والثنا کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیکھ کر منہ دوسری طرف پھیر لیتے تھے۔ میں نے پوچھا' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جو آپ کی توجہ سے محروم ہوں؟ فرمایا' ہمارے ایک درویش کی خواہش تم نے کیوں پوری نہیں کی۔ میں نیند سے بیدار ہوتے ہی بھاگا تو وہ درود خواں باہر جا رہا تھا۔ میں نے اس سے گزارش کی کہ وہ کھانا کھا کر جائے تو اس سے کہا' ایک روٹی کے لیے تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی سفارش چاہیے۔ مجھے ایسی روٹی کی ضرورت نہیں۔ وہ درویش چلا گیا' اور حضرت ابو محمد جزری کہتے ہیں' میں آج تک پچھتا رہا ہوں۔ (۵)

سرکار علیہ الصلوۃ والسلام درود خواں کی شفاعت فرمائیں گے

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ نے فرمایا' میں خواب میں حضور محبوبِ کبریا علیہ السلام والثنا کے دیدار سے مشرف ہوا اور عرض کی' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم! میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔ فرمایا' کثرت سے درود و سلام پڑھا کر۔ (۶)

درود شریف لکھنے والے کو آخرت کی فکر کیا

مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں ایک کاتب تھا۔ وہ ہر روز کتابت شروع کرنے سے پہلے ایک بیاض میں درودِ پاک لکھتا تھا۔ جانکنی کے وقت فکرِ آخرت ہوئی تو ایک مجذوب آپہنچے اور فرمانے لگے۔ بابا! گھبراتا کیوں

ہے۔ تیری بیاض سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔(۷)

درودِ پاک پر کتاب لکھنے والا صِدّیقین میں شمار ہو گا

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں' میرا ایک دوست فوت ہو گیا۔ خواب میں مجھ سے ملا تو میں نے اپنے بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا۔ بھائی' تجھے بشارت ہو' تو اللہ کے نزدیک صدیقوں میں سے ہے۔ میں نے پوچھا' کس وجہ سے؟ تو اس نے بتایا' اس لیے کہ تو نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔(۸)

درود و سلام کی کثرت کا صلہ

۱۔ ابو الحفص کاغذی قدس سرہ السامی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو فرمایا' اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔ تفصیل پوچھی تو فرمایا' میری لغزشوں' غلطیوں اور گناہوں کے شمار سے درود و سلام زیادہ نکلا۔(۹)

۲۔ حضرت حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ نے فرمایا' میں نے ابو صالح موذن کو خواب میں دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہیں۔ حالات پوچھے تو فرمایا' اگر آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود و سلام کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔(۱۰)

۳۔ عبد اللہ بن حکم علیہ الرحمہ نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو فرمایا' اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا' مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح دُلھن کو لے جایا کرتے ہیں' مجھ پر رحمت کے پھول اس طرح نچھاور کیے گئے جس طرح دُلھن پر نچھاور کیے جاتے

ہیں۔ میں نے پوچھا' یہ عزت افزائی کس بات کا صلہ ہے تو کہنے والے نے مجھے کہا کہ تو نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو درود لکھا ہے' یہ اس کا صلہ ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا' وہ درود شریف کس طرح ہے؟ امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (۱۱)

درود خواں کا تصرف

حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ علیہ کو ایک جگہ وضو کرنا تھا لیکن کنوئیں سے پانی نکالنے کا سامان نہیں تھا۔ پریشان تھے تو ایک بچی نے اپنے مکان کے اوپر سے پوچھا کہ آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ حضرت جزولی نے معاملہ بتایا تو بچی نے کنوئیں میں اپنا لعابِ دہن ڈال دیا۔ پانی کناروں تک آ پہنچا۔ استفسار پر لڑکی نے بتایا کہ یہ درودِ پاک کی برکت ہے اور یہ کہ درودِ پاک پڑھنے والا اگر جنگل میں جائے تو درندے چرندے اس کے دامن میں پناہ لیں۔ یہ دیکھ کر حضرت جزولی قدس سرہ نے قسم کھائی کہ درود و سلام پر کتاب لکھیں گے چنانچہ انھوں نے "دلائلُ الخیرات" لکھی۔ (۱۲) جسے دنیا بھر میں عقیدت و احترام سے پڑھا جاتا ہے۔

درود شریف کی حفاظت میں

علامہ راغب احسن قیامِ پاکستان کے وقت کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے۔ پولیس نے مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ نے ضروری کاغذات بغل میں لیے اور درودِ پاک پڑھتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے۔ اس وقت پولیس کے افسر اور
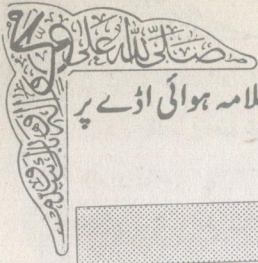
اہلکار سیڑھیاں چڑھ رہے تھے لیکن کوئی انھیں نہ دیکھ سکا۔ علامہ ہوائی اڈے پر پہنچے، ٹکٹ لے کر ہوائی جہاز سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ (۱۳)

جانکنی میں آسانی

۱۔ "نزہتہ المجالس" میں ہے، ایک مریض نزع کی حالت میں تھا۔ اس کے دوست نے جانکنی کی تلخی کے بارے میں پوچھا تو مریض نے کہا، مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جو شخص حبیبِ خداوندِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔ (۱۴)

۲۔ میری والدہ محترمہ (نور فاطمہ) رحمہا اللہ تعالیٰ درود شریف کی کثرت کرتی تھیں۔ زیارتِ حرمینِ شریفین کے بعد تو ہمہ وقت اسی شغل میں مصروف رہتی تھیں۔ ۱۸۔ اگست ۱۹۹۰ کو رات بارہ بجے تک ہم سب اہلِ خانہ مل کر درودِ پاک پڑھتے رہے۔ والدہ صاحبہ ٹھیک ٹھاک تھیں۔ صبح چار بجے سے پہلے ایک دم خون کی قے آئی۔ میں نے اُٹھ کر سنبھالا تو حوصلے میں تھیں۔ دو تین بار اوپر تلے قے آئی، ایک لمحے کو آنکھوں میں تحیُّر کی کیفیت ابھری، انھوں نے ٹانگیں سیدھی کیں اور گردن ڈال دی۔ واللہ، انھیں ہچکی بھی نہیں آئی۔ میں نے اپنی زندگی میں اس قدر آسانی سے موت کی راہ پر چلتے کسی کو نہیں دیکھا۔

حواشی

☆ ۱ - سعادت الدارین۔ ص ۳۴۳ / آبِ کوثر۔ ص ۱۷۱، ۱۷۲ / انعاماتِ درود شریف۔ ص ۲۸، ۲۹

☆ ۲ - القول البدیع۔ ص ۱۳۵ / جذب القلوب۔ / سعادت الدارین۔ ص ۳۳۹، ۳۴۰

☆ ۳ - سعادت الدارین۔ ص ۳۵۱

☆ ۴ - معارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۳۲۸
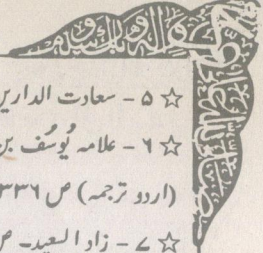
☆ ۵ - سعادت الدارین- ص ۳۷۱

☆ ۶ - علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی- سعادت الدارین- فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین- حصہ اول (اردو ترجمہ) ص ۳۳۶

☆ ۷ - زاد السعید- ص ۱۳

☆ ۸ - آبِ کوثر- ص ۱۵۹

☆ ۹ - القول البدیع- ص ۱۱۸ / سعادت الدارین- ص ۳۳۲ / آبِ کوثر- ص ۲۰۸

☆ ۱۰ - سعادت الدارین- ص ۳۳۳

☆ ۱۱ - ابن قیم جوزی- جلاء الافہام مطبوعہ قاہرہ، مصر- ص ۲۴۷

☆ ۱۲ - سعادت الدارین- ص ۱۴۴

☆ ۱۳ - خزینۂ کرم- ص ۶۹۱ بحوالہ آبِ کوثر- ص ۱۳۹

☆ ۱۴ - آبِ کوثر- ص ۲۰۲
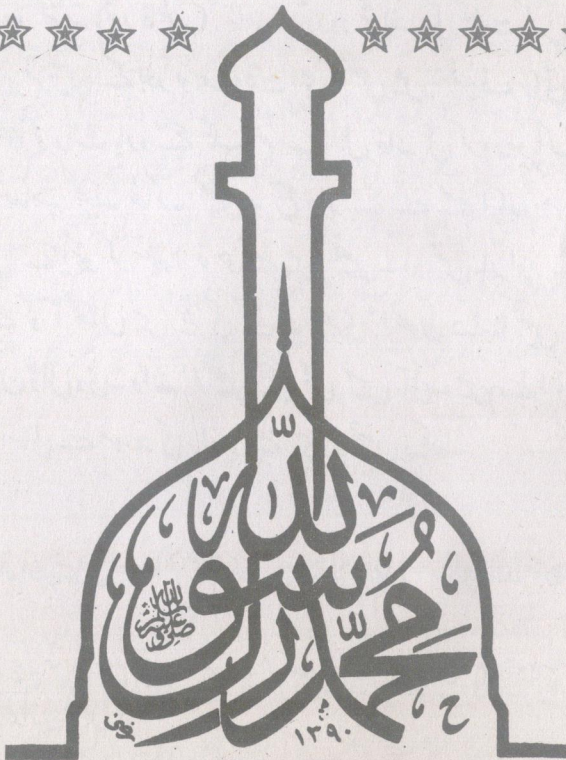
دورِ جدید کے چند ایمان افروز واقعات

☆ ۱- محترم فیاض حسین چشتی نظامی بتاتے ہیں کہ محترمہ رضیہ لال شاہ صاحبہ تہجد گزار تھیں اور درود شریف کی کثرت کیا کرتی تھیں۔ انھیں دوبار تہجد کے وقت حضور آقائے کائنات علیہ السلام والصلوۃ کی زیارت ہوئی۔ تیسری مرتبہ دن کے گیارہ بجے گنگ محل گلبرگ میں بیداری کے عالم میں زیارت ہوئی۔ (ا) اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

☆ ۲- ہمارے ایک دوست محمود احمد بٹ دفتر کے ملازمین کی تنخواہیں لے کر جا رہے تھے کہ راستے میں ڈاکو رقم لے اڑے۔ یہ ملازمت سے معطل ہو گئے۔ فیاض حسین چشتی نظامی کے بتانے پر "یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم نظرِ کرم!" کا وِرد جاری رکھا تو ڈاکو پکڑے گئے اور یہ ملازمت پر باعزت بحال ہوئے۔

☆ ۳- میں نے پہلی بار سفرِ حرمین شریفین اختیار کیا تو والدہ صاحبہ (اللہ انھیں جنت میں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت کا شرف بخشے) اور خالہ جان ساتھ تھیں۔ واپسی پر جدّہ ایئرپوٹ پر یہ دونوں معزز و محترم خواتین میری تلاش میں، کسی قطار میں لگے بغیر، پولیس کی تلاشی کے بعد لاؤنج میں چلی گئیں اور میں انھیں اِدھر اُدھر ڈھونڈتا پھرا۔ ان کے پاسپورٹ میرے پاس

تھے۔ جب میں انھیں بلانے یا ان سے رابطہ کرنے میں ناکام ہوا اور عرب صاحب پاسپورٹ کے مالکان کو دیکھے بغیر "خرُوج" کی مہر لگانے پر کسی صورت راضی نہ ہوئے، تو میں نے درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھے عرب صاحب نے مجھ سے دو تین بار بات کرنا چاہی مگر میں اپنے کام میں مصروف تھا، کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔ آخر کار انھوں نے پاسپورٹ پر "خرُوج" کا اندراج کر دیا۔۔۔۔ آج تک کوئی نہیں مانتا کہ انھوں نے پاسپورٹ ہولڈر کو دیکھے بغیر خروج کیسے لگا دیا، لیکن یہ واقعہ ہے۔(۲)

☆ ۴ - ۱۹۹۱ء میں عیدالاضحیٰ سے کوئی دو ہفتے بعد ہم اہلِ خانہ جھیل سیفُ الملوک پر درودِ پاک پڑھنے کی نیت سے درودِ پاک پڑھتے چلے اور ہفتے کے بعد درودِ پاک پڑھتے واپس ہوئے۔ رات ۹ بجے کے بعد ہم گھر پہنچے تو ہمارے گھر کے گیٹ کا تالا کھُلا ہوا اور کمرے کا ٹوٹا ہوا مِلا۔ کمرے کا پنکھا چل رہا تھا لیکن گھر کی سُوئی بھی اِدھر سے اُدھر نہیں ہوئی تھی۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْد

☆ ۵ - ہمارے دوست، پروفیسر خلیل احمد نوری (لاہور) کا پیارا سا بیٹا ٹی بی کے مُوذی مرض میں مبتلا تھا، بہت علاج کرایا، افاقہ نہ ہوا۔۔۔۔ تو انھوں نے اہلِ خانہ کے ساتھ مل کر ہر جمعہ کو بعدِ نمازِ عصر "حلقۂ درودِ پاک" قائم کیا، اور اب اللہ کے فضل و کرم اور سرکار محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی رحمت سے، کئی بار کی تحقیق و تفتیش کے بعد بھی ٹی بی کا کہیں سراغ نہیں ہے، اللہ محفوظ رکھے۔

☆ ۶ - ہمارے دوست شیخ سعید احمد اختلالِ دماغی کا شکار تھے، کاروباری لحاظ سے بھی ان کی پوزیشن بہت خراب تھی۔ الحمدُ للہ کہ درود و سلام کی برکت سے ذہنی طور پر عام آدمی سے زیادہ صحت مند اور کاروباری لحاظ سے مطمئن ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے ہر روز پانچ ہزار درودِ پاک کا ہدیہ آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کی بارگاہ میں پیش کرنے کا مزا لیتے ہیں۔

☆ ۷ - ایک اور دوست ملک سلطان محمود کو ہر قسم کی پریشانیوں نے گھیر رکھا تھا۔ درود و سلام پر لگے تو ہر پریشانی دور ہو گئی ہے، اور اب وہ ہم سب دوستوں سے زیادہ درودِ پاک پڑھتے ہیں۔ روزانہ چودہ ہزار مرتبہ۔

☆ ۸ - میرے ۱۹۹۱ء کے سفرِ حرمین کے ساتھی، جو دفتر میں بھی میرے ساتھی ہیں، رفیق احمد خان ----- رہائش کے معاملے میں سخت پریشان تھے۔ اہلِ خانہ کے ساتھ مل کر درودِ پاک پڑھنا شعار کیا ہے تو اللہ کریم نے بہت خوبصورت دیدہ زیب مکان بھی بنوا دیا ہے اور الحمدُللہ کہ خوشحالی نے ان کا گھر بھی دیکھ لیا ہے۔

☆ ۹ - محترم فیاض حسین چشتی نے لکھا ہے کہ ان کی ہمشیرۂ محترمہ کے سُسرال میں ایک عورت آپا صغریٰ آتی تھیں اور کچھ دن قیام کے بعد چلی جاتی تھیں۔ ان کی ساس صاحبہ نے آپا کی خدمت پر ان کی ہمشیرہ محترمہ کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی جسے یہ کسی قدر ناگواری کے احساس سے انجام دیتی تھیں۔ لیکن ایک رات ہمشیرۂ محترمہ نے خواب دیکھا کہ آپا صغریٰ کا جنازہ گھر کے صحن میں رکھا ہے اور سب لوگ پریشان ہیں کہ جنازہ کون پڑھائے گا۔ اسی اثنا میں حضور فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالی کملی اوڑھے صحن کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اس کی نمازِ جنازہ میں پڑھاؤں گا کیونکہ اس کا مجھ پر اُدھار ہے۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ صبح ہمشیرہ صاحبہ نے اپنی ساس صاحبہ سے خواب کا ذکر کیا تو انھوں نے بتایا کہ آپا صغریٰ رات رات بھر درود شریف پڑھتی ہیں اور اب تو ان کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ نماز میں بھی، قیام و سجود کے دوران بھی درود شریف ہی پڑھتی رہتی ہیں۔ آپا صغریٰ نے ۱۹۸۸ء کے اواخر میں وفات پائی۔ (۳)

یہ چند واقعات تو نمونے کے طور پر لکھے گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے
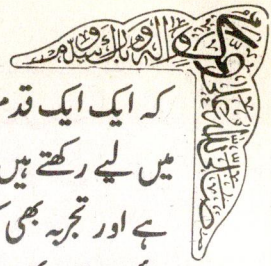
کہ ایک ایک قدم پر درود و سلام کے فیوض و برکات درود خواں کو اپنے گھیرے میں لیے رکھتے ہیں اور کسی دکھ پریشانی کو قریب نہیں پھٹکنے دیتے۔ میرا مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی کہ اگر درود خواں کی قسمت میں کوئی حادثہ، کوئی مصیبت لکھی ہوئی ہو تو وہ بھی یوں آتی ہے اور یوں گزر جاتی ہے کہ مصیبت لگتی ہی نہیں، راحت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جو آدمی اِس وظیفۂ خداوندی کو شعار کرلے گا، وہ دیکھتی آنکھوں اَن ہونیاں ہوتی دیکھے گا۔

حواشی

☆ ۱- درود شریف کے فوائد۔ ص ۶۵، ۶۶

☆ ۲- راجا رشید محمود۔ سفرِ سعادت، منزلِ محبت۔ ص ۲۵، ۲۶

☆ ۳- درود شریف کے فوائد۔ ص ۷۹

* * *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علامہ اقبالؒ حکیم الامت کیسے بنے

مشہور صحافی م ش نے لکھا کہ ۱۹۳۷ کی گرمیوں میں ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ انھوں نے جواب دیا، میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا وِرد کیا ہے۔ (۱) علامہ نے ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کو بتایا کہ میرا معمول ہے، میں روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ (۲)

مشہور مسلم لیگی لیڈر راجا حسن اختر کہتے ہیں، میں نے ایک دفعہ ازراہِ عقیدت حضرت علامہ کی خدمت میں عرض کیا "اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا ہے"۔ فرمانے لگے، ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا۔ مجھے نفع تو صرف اُس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی۔ مجھے جستجو ہوئی، دل کو مضبوط کر کے عرض کیا۔ "وہ بات پوچھنے کی مَیں جسارت کر سکتا ہوں"۔ "فرمانے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوٰۃ و درود"۔ (۳)

مولانا سید محمودؒ احمد رضوی نے اپنے والدِ محترم مولانا ابوالبرکات سیّد احمد قادری اشرفی کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں ساقی کوثر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی ذاتِ اقدس سے بے حد عشق تھا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک سنتے ہی وجد میں آجاتے اور فرماتے۔ "درود بکثرت پڑھا کرو۔ جو کچھ میں نے پایا، درودِ پاک کے وِرد سے پایا"۔ (۴)

حواشی ☆ ۱۔ "نوائے وقت" (روزنامہ) لاہور۔ اشاعتِ خاص ۲۱۔ اپریل ۱۹۸۸

☆ ۲۔ "دعوتِ تنظیم الاسلام" (ماہنامہ) گوجرانوالہ۔ مارچ ۱۹۹۰۔ ص ۶۷

☆ ۳۔ سلطان ظہور اختر (مولف)۔ حسن آفاقی۔ مطبوعہ راولپنڈی۔ ص ۲۳۳

☆ ۴۔ محمود احمد رضوی۔ سیدی ابوالبرکات۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۷۹۔ ص ۱۷۸

❖❖❖❖❖❖❖❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درودِ پاک کے آداب

علامہ سید عبدالرحمٰن بخاری نے اس ضمن میں لکھا ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ وقت ممکن ہو، اپنے آقا و مولا حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں درود و سلام پیش کرتے رہیں۔ جب بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ مبارک زبان سے لیں، کہیں پڑھیں یا کسی سے سُنیں، فوراً درود شریف پڑھیں۔ مقدور بھر زیادہ سے زیادہ تعداد میں درودِ پاک پڑھنا اپنا روزمرہ کا معمول بنالیں اور اس میں کبھی ناغہ نہ کریں۔ جب بھی کسی مجلس میں بیٹھیں تو اٹھنے سے پہلے درودِ پاک ضرور پڑھیں۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرتے وقت صلوٰۃ اور سلام دونوں کا اہتمام کریں۔ حضور سیدِ عالم مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ مبارک سے پہلے ہمیشہ "سیدنا و مولانا" کے الفاظ بڑھائیں۔ درودِ پاک انتہائی ذوق و شوق، ادب و عقیدت اور محبت واخلاص کے ساتھ پڑھیں۔ درودِ پاک صرف خدا تعالیٰ کی رِضا اور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قُرب حاصل کرنے کی نیت سے پڑھیں۔ درودِ پاک بلاوضو بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ درود پڑھنے والا پاک بدن، صاف لباس اور باوضو ہو۔ درودِ پاک پڑھتے وقت آواز میں سوز و گداز، لہجے میں دلکشی و ملائمت، آہنگ میں عقیدت و محبت اور انداز میں ادب و احترام نمایاں

طور پر قائم رکھیں۔ ناپاک حالات' غلیظ جگہ اور بے ہُودہ ماحول میں درودِ پاک پڑھنے سے احتراز کریں۔ اور جب بھی کسی تحریر یا عبارت میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک لکھیں تو اس کے ساتھ درود و سلام یعنی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پورا تحریر کریں۔ (۱)

میرے نزدیک سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کو یہ احساس ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے چلے ہیں اور اپنے آقا و مولا حضور حبیبِ خداوندِ کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی بارگاہ میں اس درود و سلام کی معرفت آپ کی حاضری ہو گی۔ حاضری اور حضوری کی کیفیت میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنا اصل بات ہے۔ آپ باوضو ہوں' پاک صاف کپڑے پہنے ہوں' خوشبو لگا لیں' مؤدب بیٹھ کر یہ وظیفۂ خداوندی پڑھیں' یہ مثالی صورتِ حال ہے اور اس کا بڑا مقام ہے۔ لیکن اگر کسی وقت یہ اہتمام نہ کر سکیں تو درود شریف پڑھنے سے کسی صورت باز نہ رہیں۔ وضو نہیں ہے تو بے وضو پڑھیں۔ بیٹھ نہیں سکتے تو کھڑے ہو کر' چلتے پھرتے پڑھیں۔ بعض علما کہتے ہیں کہ محض وقت گزاری کے لیے درودِ پاک کا شغل اختیار نہ کریں مگر میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ آپ کے پاس کسی وقت بھی چند لمحے میسر آئیں تو وہ درود پاک پڑھنے میں صَرف کر دیں۔ آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں' درود شریف پڑھیں۔ آپ سفر میں ہیں' درود شریف پڑھیں۔ کہیں گانوں کی آوازیں آپ کے کانوں تک پہنچ رہی ہیں تو بھی درود و سلام کو یوں پڑھیں کہ گانوں کی آوازیں مدھم پڑتے پڑتے معدوم ہو جائیں۔ ہاں ---- یہ بات ذہن میں رہے کہ بغیر وضو' چلتے پھرتے' ہر حالت میں درودِ پاک پڑھتے ہوئے' اپنے کسی لمحے کو اس کام سے محروم نہ رکھیں لیکن اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں ہے کہ اس طرح درود و سلام پڑھنے میں لگے رہنے کی وجہ سے حاضری اور حضوری کی پوری کیفیتوں کے ساتھ' درود و سلام پڑھنے کا اہتمام ہی نہ کریں۔ اصلِ مراد وہی ہے۔ ہر وقت' ہر حالت میں درود پڑھنا آپ

کے دماغ اور دل کو اور زبان کو اس نیک کام میں مصروف کر دے گا اور اہتمام کے ساتھ حضوری کے احساس کے ساتھ درود و سلام میں مشغول ہونا آپ کی روح کو انتہائی اہم مقامات پر پہنچا دے گا۔

درود شریف کے آداب میں سب سے اہم یہ ہے کہ اس کا مقصود محض خوشنودیٔ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو۔ اللہ تعالیٰ نے "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کہہ کر ایسے تمام کاموں کی جو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے کرنے ہوں، وجہ متعین فرما دی۔ "لَکَ" آپ کی خاطر، آپ کی خوشنودی کی خاطر۔ اگر اللہ کریم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ان کی خوشنودی کی خاطر بلند کرتا ہے تو طے ہو گیا کہ ہم درودِ پاک بھی محض اسی مقصدِ عظیم کے لیے پڑھ سکتے ہیں، اس کے علاوہ کسی مقصد کے لیے نہیں۔

اس سلسلے میں میری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ ندائیہ درود و سلام "اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ" حضوری کے مضبوط احساس کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ یہ درودِ پاک کسی طرح بے توجہی سے نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ اس میں تو ہم اپنے آقا و مولا، اپنے سرکار، اپنے مالک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کر رہے ہوتے ہیں۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو براہِ راست توجہ فرمانے، نظرِ کرم فرمانے کی گزارش کرتے ہوئے جو درود و سلام پیش کرنا ہے، اس میں بے توجہی کی کسی طرح گنجائش نہیں نکلتی۔ ذرا سوچیں، ہم "یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)" کہیں، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف توجہ فرمائیں اور ہم کچھ اور سوچ رہے ہوں، درود خوانی میں ہمارے تمام حواس پوری طرح مشغول نہ ہوں تو کتنی بری بات ہو گی۔

حاشیہ ☆ ۱۔ سید عبدالرحمٰن بخاری۔ اسلامی آداب۔ ص ۹۴۔ ۹۷

درود شریف کی قبولیت

امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، جب درود انسانوں کا اپنا فعل نہیں ہے بلکہ خالصتاً فعلِ الٰہی ہے تو بندہ اگر اللہ تعالیٰ کا فعل کرے یا اللہ جل شانہ کی ہاں میں ہاں ملائے تو ایسے اعمال میں قبول و نامنظوری کی بحث سرے سے پیدا ہی نہیں ہو گی۔ بلکہ درود ہمیشہ مقبول ہی ہو گا کیونکہ یہ اللہ جل مجدہ کا اپنا فعل ہے۔ امام رازی مزید نکتہ ارشاد فرماتے ہیں کہ استغفار و درود میں کامیابی و نجات کے لیے درود زیادہ محفوظ طریقہ ہے کیونکہ درود کے نامنظور و نامقبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ تو سراسر فعلِ الٰہی ہے۔ مگر استغفار بندے کی طرف سے دُعا اور درخواست ہے جو مقبول بھی ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے رد بھی فرما سکتا ہے۔ ان حالات میں پُرامن اور طمانیت بخش راہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ و سلام کا وِرد رکھیں اور عفو و استغفار کا کام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیں کیونکہ قرآنِ کریم کے اپنے اعلان کے مطابق حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے لیے ربُ العزت کی بارگاہ میں عفو و مغفرت کے طلبگار رہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی قبولیت ہر حال میں یقینی ہے۔(۱)

حاشیہ

☆ ۱۔ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ نومبر ۱۹۸۹۔ درود و سلام حصہ دوم۔ ص ۵۴، ۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرانۂ سلام

اگرچہ عُرفِ عام میں درود شریف یا درودِ پاک کے الفاظ ہی استعمال کیے جاتے ہیں لیکن اس سے مراد درود و سلام ہی ہے۔ قرآنِ پاک کے حکم کی رُو سے سلام پر تو نسبتاً زیادہ زور دیا گیا ہے۔ پھر صرف درود شریف جس میں سلام نہ ہو' پیش کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ درودِ ابراہیمی کی بحث پہلے آ چکی ہے کہ یہ اس لیے سکھایا گیا کہ سلام پہلے سے رائج تھا۔ چنانچہ جو شخص درودِ ابراہیمی پڑھے' اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سے پہلے یا بعد میں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَتُہُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ" کہے۔

"القولُ البدیع" کے حوالے سے مولانا محمد زکریا سہارنپوری نے ابو سلیمان حرانی اور ابراہیم نسفی کے واقعے نقل کیے ہیں۔ یہ دونوں حضرات آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود تو بھیجتے تھے لیکن سلام پیش نہیں کرتے تھے۔ حضورِ اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے ان دونوں حضرات کو اپنی زیارت سے مشرف فرما کر ہدایت فرمائی کہ وہ سلام بھی بھیجا کریں۔ (۱)

ابنِ کثیر لکھتے ہیں۔ "اب رہا سلام۔ سو اس کے بارے میں شیخ ابو محمد جوینی فرماتے ہیں کہ یہ بھی صلوٰۃ کے معنی میں ہے' پس غائب پر اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ اور جو نبی نہ ہو' اس کے لیے خاصۃً اسے بولا بھی نہ جائے..... ہاں' جو سامنے موجود ہو' اس سے خطاب کر کے "سلام علیک یا سلام علیکم یا السلام علیک یا السلام علیکم" کہنا جائز ہے' اور اس پر اجماع ہے"۔ (۲) مفتی احمد

خانہ کے ساتھ مل کر قائم کریں گے جس میں آپ کی بیگم، آپ کے بچے، آپ کے بزرگ سب شامل ہوں گے تو یقین فرمائیے، آپ درود شریف کے سلسلے میں نازل ہونے والی رحمتوں، برکتوں اور خوبیوں کا براہِ راست ہدف بن جائیں گے ---- اور، میں اپنے تجربے اور مشاہدے کے بل پر حلفیہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کی دنیا و آخرت کے لیے اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں۔ آزما کر دیکھ لیں۔

چند مجرّب درودِ شریف

اگر آپ درودِ پاک کے عامل ہیں تو اللہ کے فضل و کرم اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے، خطرات اور آفات آپ سے پہلو بچا کے نکل جائیں گے۔ لیکن کبھی آپ محسوس کریں کہ کوئی خطرہ آگیا ہے یا کوئی آفت آ سکتی ہے یا کوئی حاجت آن پڑی ہے تو درودِ تنجینا پڑھیں، ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ یا تین سو بار۔

تنگدستی دُور کرنے اور معاشی خوشحالی حاصل کرنے کے لیے، نیز ایصالِ ثواب کی خاطر درودِ تاج پڑھیں۔

کوئی مشکل آپڑے اور اس سے نکلنے کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی ہو تو

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمْ نظرِ کرم

پڑھیں، ایک ہزار مرتبہ روزانہ، پوری توجہ سے اپنے آپ کو گنبدِ خضرا کے سامنے حاضر تصوّر کر کے۔

گھر والوں کی صحت و خیریت کے لیے ایک ایک کا نام لے کر "یا رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیکَ وسلم نظرِ کرم فلاں پر" ایک ایک تسبیح روزانہ یا تین روزانہ پڑھیں۔
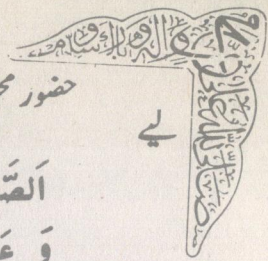
حضور محبوبِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ کرم میں رہنے کے لیے

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

---یا---

اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

پڑھیں۔ لیکن یہ درود خاص اہتمام کے ساتھ حاضری کے احساس کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

آپ چاہیں کہ آپ کا کوئی کام بہت معمولی وقت میں ہوجائے یا کسی دشمن کا سامنا ہو تو ایک ایک تسبیح

اَنَا مُسْتَجِیْرٌ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ۔

اور

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدً مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

کی پڑھ لیں۔

جونہی دینی یا دُنیوی لحاظ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا لطف و کرم محسوس کریں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

پڑھنا شروع کریں، زیادہ سے زیادہ۔۔۔ الطاف و کرم بہت زیادہ ہو جائیں گے۔

❖❖❖❖❖

درود و سلام اور اطاعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ درود کے ساتھ اللہ کریم نے ہدیۂ سلام پیش کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور اس کو یوں فرمایا ہے: وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اس کا معنیٰ یہ بھی ہے کہ سلام کرو تسلیم کے ساتھ۔ آقا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی عظمت کو تسلیم کرکے، آپ کے مقام کو مان کر اور اپنے کردار اور عمل کے ذریعے آپ کے احکام و فرمودات کو مان کر۔ یعنی اگر ہم محض درود و سلام کو شعار کرلیں گے اور آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات و فرامین سے مکمل رُوگردانی اختیار کیے رکھیں گے تو یہ کردار محبت و عقیدت کا نہیں ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ جب آدمی درود و سلام پڑھنا شروع کردیتا ہے تو محبت کی اس دلدل سے نکل نہیں سکتا، اس میں آگے اور آگے بڑھتا ہے۔ محبت بڑھتی ہے تو جذبہ مستحکم ہوتا جاتا ہے اور اس کے نتائج سامنے آتے جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں درودِ پاک کو اختیار کرتے ہوئے شعوری طور پر اطاعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہوں کو اختیار کرنا ہوگا۔

حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اسلامی موضوعات پر کتابیں

- 16- احادیث اور معاشرہ- 1986' 1987' 1988 (بھارت میں بھی چھپی) صفحات 192
- 19- ماں باپ کے حقوق- 1985' 1993 (صفحات 112)
- 20- حمد و نعت (تدوین) 16 مضامین' 49 منظومات- 1988 (صفحات 224)
- 21- میلادُ النّبی [ﷺ] (تدوین) 16 مضامین' 80 میلادیہ نعتیں- 1988 (صفحات 236)
- 22- مدینۃُ النبی [ﷺ] (تدوین) 16 مضامین' 57 منظومات- 1988 (صفحات 224)

تاریخ اور تاریخی شخصیّات پر کتابیں

- 23- اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبرؐ- 1977' 1979' 1982 (کلکتہ) 1987 (صفحات 112)
- 24- اقبالؒ' قائدِ اعظمؒ اور پاکستان- 1983' 1987 (صفحات 160)
- 25- قائدِ اعظمؒ---- افکار و کردار- 1985 (صفحات 160)
- 26- تحریکِ ہجرت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) 1982' 1986' 1994 (464)

مزید کتابیں

- 27- میرے سرکار [ﷺ]- 1987 (صفحات 144)
- 28- حضور [ﷺ] اور بچّے- 1993 (صفحات 112)
- 29- تسخیرِ عالمین اور رحمتٌ للعالمین [ﷺ]- 1993 (صفحات 256)
- 30- درود و سلام- 1993' 1994' 1995 (سات ایڈیشن چھپے) صفحات 128
- 31- قرطاسِ محبّت (حُبِّ رسُول [ﷺ] کے مظاہر) 1992 (صفحات 144)
- 32- سفرِ سعادت' منزلِ محبّت (سفرنامۂ حجاز) 1992 (صفحات 224)
- 33- راج دُلارے (بچوں کے لیے نظمیں) 1985' 1987' 1991 (صفحات 96)
- 34- میلادِ مُصطفیٰ [ﷺ]- 1991- (صفحات 48)
- 35- عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبُوّت [ﷺ]- 1991 (صفحات 32)
- 36- منظومات (نعتیں' مناقب' نظمیں) 1995 (صفحات 160)
- 37- دیارِ نُور- (سفرنامۂ حجاز) 1995 (صفحات 112)
- 38- حضور [ﷺ] کی عاداتِ کریمہ- 1995 (صفحات 256)

تراجم

- 39- الخصائص الکُبریٰ- جلد اوّل و دُوُم (از علّامہ سیوطیؒ) 1982
- 40- فتوحُ الغیب (از حضرت غوث اعظمؒ) 1983
- 41- تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرینؒ) 1982
- 42- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) 1971
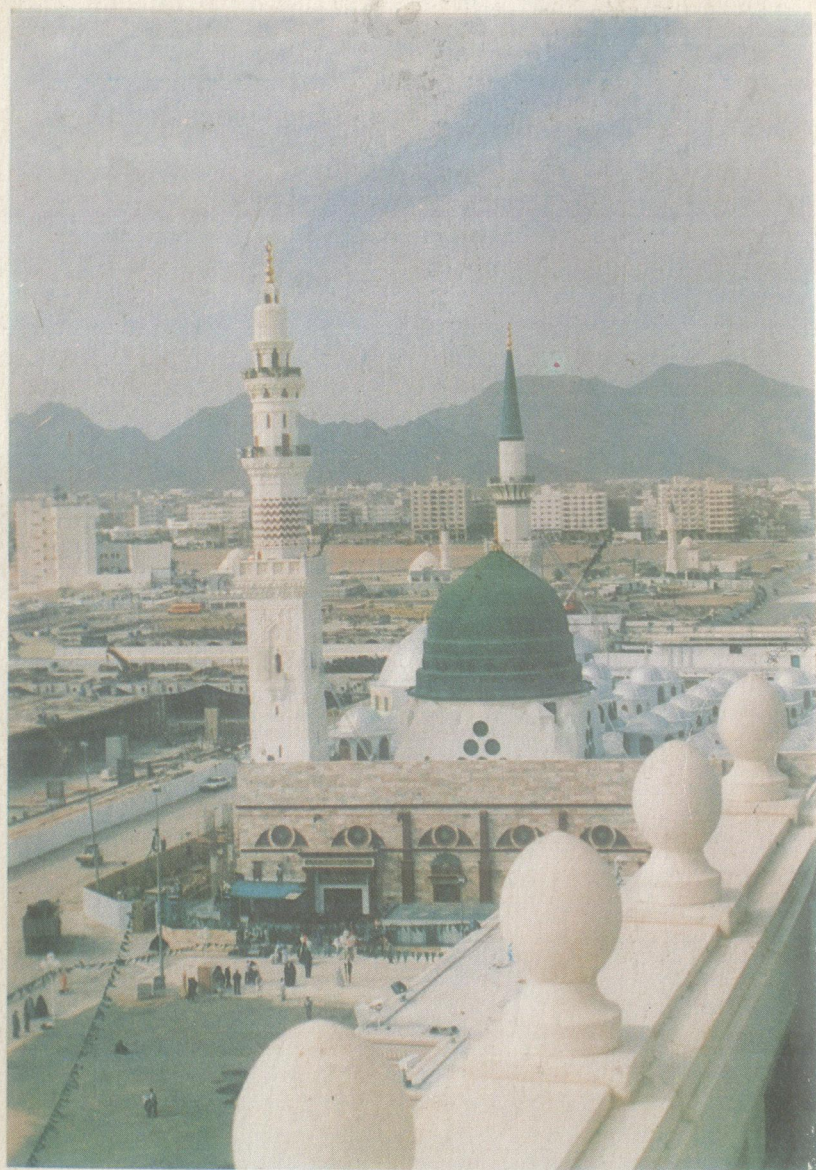
{شہریارِ مدینہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس و اطہر اور شہر کا کچھ حصہ}